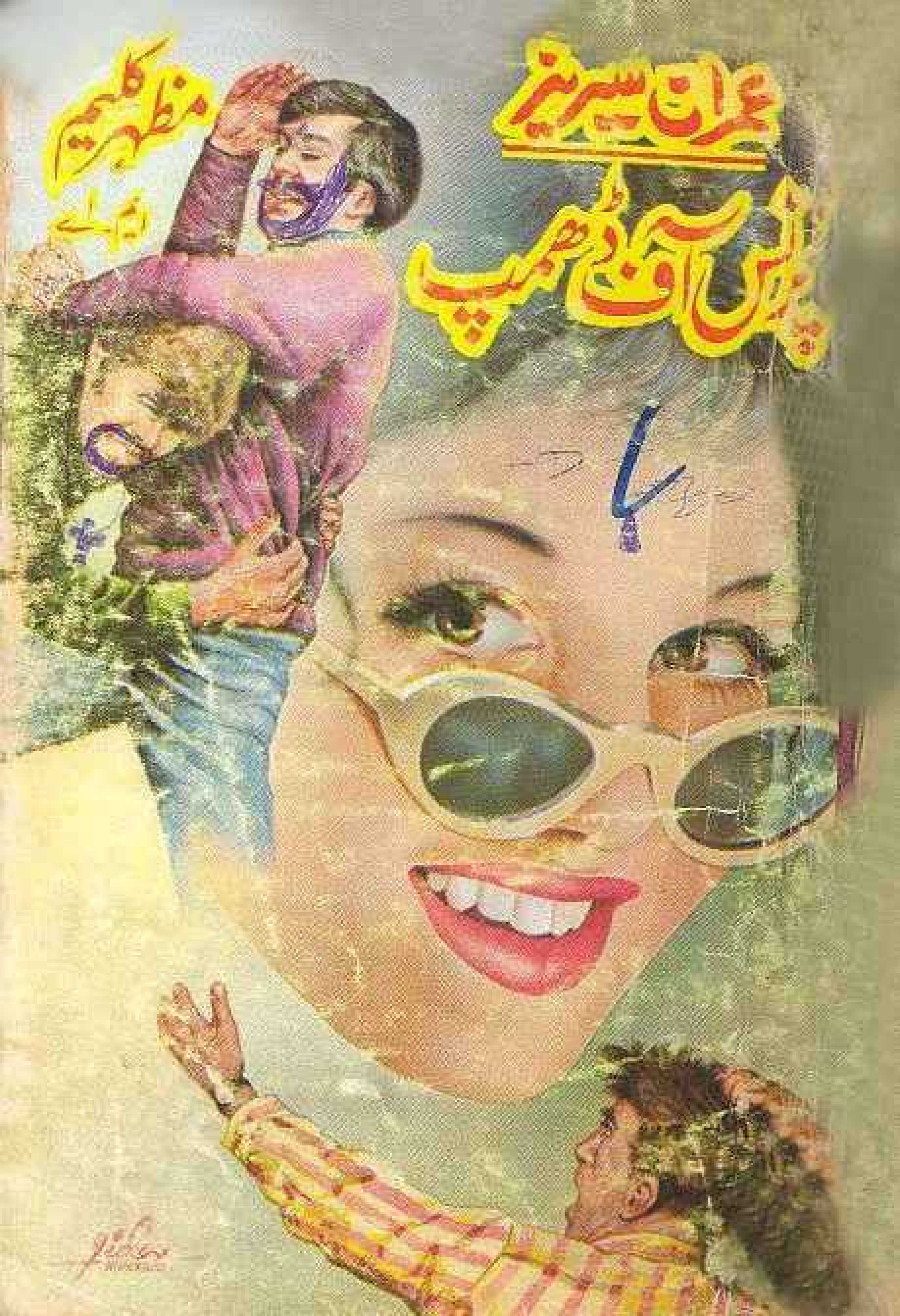
عمران سیریز
پرنس آف ڈھمپ
مظہر کلیم
ایم اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

چند باتیں

معزز قارئین!

سلام مسنون۔ نیا ناول "پرنس آف ڈھمپ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور اس ناول کی خاص بات یہ ہے کہ عمران جیسا شخص بھی شادی پر تیار ہو جاتا ہے۔

ارے ہاں، یقین کیجئے بعض واقعات ایسے آ جاتے ہیں جب عمران جیسا شخص بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ اور یہی مجبوری وہ کچھ کرا دیتی ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ آپ خود اندازہ کیجئے کہ عمران کے والد اپنی کنپٹی پر ریوالور رکھ کر جب عمران کو دھمکی دیں کہ وہ فوراً ایک بین الاقوامی مجرمہ سے شادی کرے ورنہ وہ خودکشی کر لیں گے تو عمران کے پاس سوائے شادی کے کیا چارہ رہ جاتا ہے۔

لیکن آخر یہ شادی کیوں ہو رہی تھی۔ ایک بین الاقوامی مجرمہ عمران سے شادی پر کیوں رضامند ہوئی۔ کیا یہ اس کی کسی گہری اور خوفناک سازش کا ایک حصہ تھی۔ اور ایسا کون سا مقصد تھا جس کے لئے شادی ضروری ہو۔ ان سب تفصیلات کا تو آپ کو ناول پڑھنے پر ہی پتہ چلے گا۔ بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ یہ ناول آپ کو

پرنٹرز لاہور

بے حد پسند آئے گا۔ یہ عام ڈگر سے ہٹ کر لکھا گیا ہے۔ خوبصورت کہانی کے ساتھ دلچسپ واقعات نے اسے انتہائی شاندار بنا دیا ہے۔ اپنی آراء سے ضرور نوازیے گا۔

والسلام

مخلص

مظہر کلیم ایم اے

آفیسرز کالونی میں سر رحمان کی کوٹھی دلہن کی طرح سجی ہوئی تھی۔ پوری کوٹھی پر مختلف رنگوں کے چھوٹے بلبوں کی لڑیوں کو کچھ اس طرح سجایا گیا تھا کہ دیکھنے والے کی نظریں ہی نہ جمتی تھیں۔ لان کے ہر درخت میں بے شمار ننھے ننھے بلب جل رہے تھے۔ دوسرے لفظوں میں پوری کوٹھی بقعہ نور بنی ہوئی تھی ——— کوٹھی کے وسیع و عریض لان میں پھیلے ہوئے قیمتی صوفوں پر ملک کے تمام اعلیٰ افسران اور معزز شہری موجود تھے۔ سر رحمان نے آج کریم رنگ کی شیروانی پہنی ہوئی تھی۔ ان کے سر پر مخصوص قبائلی کلاہ موجود تھی جس کی وجہ سے ان کی وجاہت دوبالا ہو گئی تھی۔ ایک صوفے پر سر سلطان گہرے رنگ کے سوٹ میں ملبوس بیٹھے مسکرا رہے تھے ——— سیکرٹ سروس کے تمام ممبران بھی لان میں موجود تھے۔ سوائے جولیا کے۔ جو اچانک غائب ہو گئی تھی۔ ایک کونے میں بلیک زیرو بھی نیلے رنگ کے سوٹ میں

ملبوس بیٹھا تھا۔ کوٹھی کے گیٹ کے باہر سینکڑوں مسلح وردی پوش سپاہی ملیں ہر طرف کاروں کی قطاریں بکھری ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ اور اعلیٰ وردیوں میں ملبوس پولیس اور فوج کے سپاہی چاروں طرف بکھرے ہوئے تھے۔ ابھی صدر مملکت خود تشریف لانے والے تھے۔ اور سب لوگ ان ہی کا انتظار کر رہے تھے۔

آج عمران کی شادی تھی۔ اور وہ سب عمران کی شادی میں شرکت کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ عمران کا شادی پر آمادہ ہو جانا بھی اس صدی کا عجوبہ تھا۔ اور اس کی تحریک خود عمران نے کی تھی۔ پہلے تو اس کی بات پر کسی کو یقین نہ آیا۔ مگر جب اس نے انتہائی سنجیدگی سے سر سلطان کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ واقعی اب شادی کرنا چاہتا ہے ——— اور اس سلسلے میں اس نے اپنی دلہن کا انتخاب بھی کر لیا ہے تو سر سلطان کو یقین کرنا پڑا۔ عمران نے اپنی ہونے والی دلہن سے سر سلطان کو بھی ملایا اور ان کی سنجیدگی کو محسوس کر کے سر سلطان کو بھی سنجیدہ ہونا پڑا۔ اب دوسرا مرحلہ سر رحمان کو یقین دلانا تھا۔ چنانچہ جب سر سلطان نے اس سلسلے میں سر رحمان سے بات کی تو انہوں نے حسب عادت ان کی بات کا یقین نہ کیا ——— مگر سر سلطان نے اس سلسلے میں کامیاب حربہ استعمال کیا۔ انہوں نے اپنی لڑکی کی معرفت عمران کی والدہ کو عمران کے ارادے اور اس کی سنجیدگی سے آگاہ کیا۔ تو عمران کی والدہ جو نجانے کب سے عمران کی شادی کا ارمان دل میں چھپائے بیٹھی تھیں پنجے جھاڑ کر سر رحمان کے پیچھے پڑ گئیں اور مجبوراً سر رحمان کو ان کی بات ماننی پڑی۔ عمران کی والدہ اور اس کی بہن ثریا نے عمران کی ہونے

والی بہو کو پسند کر لیا تھا۔ جو ڈاکٹر داور کے گھر میں ٹھہری ہوئی تھی۔ وہ سچ مچ بہت اچھی لگی تھی۔ اور وہ انتہائی خوب صورت اور گداز جسم کی لڑکی تھی۔ جس کا چہرہ اس قدر معصومیت لئے ہوئے تھا۔ کہ اسے دیکھ کر حوروں کا تقدس یاد آ جاتا تھا ——— اس کی ماں کا تعلق مغربی جرمنی سے تھا۔ جب کہ اس کا باپ ترک تھا۔ عمران کے مطابق اس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ عمران کی والدہ اس سے مل کر بے حد خوش ہوئی۔ اور انہوں نے فوراً ہی اس کا نام حوریہ رکھ دیا۔ حوریہ اس قدر معصوم اور سادہ لڑکی تھی کہ یوں لگتا تھا جیسے مغرب کی ہوا اُسے چھو کر بھی نہیں گزری ہے ——— چنانچہ انہوں نے عمران اور حوریہ کی شادی کا اعلان کر دیا۔ اور پھر حوریہ کو ڈاکٹر داور نے اپنی بیٹی بنا لیا۔ وہ اس کی ڈولی اپنی کوٹھی سے بھیجنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر داور نے ہی شادی کی تاریخ کا اعلان کیا۔ سر رحمان بھی حوریہ سے مل کر بے حد متاثر ہوئے۔ اور دل ہی دل میں عمران کے انتخاب کی داد دی۔

چنانچہ آج سر رحمان کی کوٹھی دلہن کی طرح سجی ہوئی تھی۔ سلیمان بھی سنہری تلے والی شیروانی پہنے خوشی سے اچھلتا پھر رہا تھا۔ وہ بار بار چونک پڑتا تھا۔ اور پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سب لوگوں کو دیکھتا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ کوئی ایسا وقت بھی آ سکتا ہے جب عمران کی شادی ہو سکتی ہے۔ مگر یہ ایک زندہ اور اٹل حقیقت تھی۔ اس لئے فوراً ہی خوشی کے مارے اس کی باچھیں کھل اٹھتیں۔

مہمانوں میں ایک طرف جوزف بھی بیٹھا تھا۔ وہ اُسی طرح اپنی خاکی وردی میں دونوں پہلوؤں میں ہولسٹر لٹکائے بڑی شان سے

گھومتا پھر رہا تھا۔ تب جیسے ہی عمران کی شادی کا علم ہوا۔ اُس نے عمران کو روکر یہ یقین دلانے کی کوشش کی کہ عورت عمران کو لے ڈوبے گی۔ مگر عمران شادی کے معاملے میں موت کی طرح سنجیدہ تھا۔ اس لئے مجبوراً اُسے ہار ماننا پڑی۔ اور اب وہ شادی میں شرکت کے لئے موجود تھا ـــــ عمران کی شادی پر سب سے زیادہ خوشی تنویر کو ہو رہی تھی۔ اس کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں۔ جولیا کے معاملے میں اس کے خیال کے مطابق سب سے بڑی رکاوٹ عمران تھا اور اب عمران کا کانٹا نکل جانے کے بعد اُسے یقین تھا کہ وہ جولیا کو ہموار کرے گا۔

عمران بھی ایک خوب صورت شیروانی میں ملبوس سر پر پھولوں اور سنہری تاروں کا بنا ہوا سہرا باندھے لان کے درمیان میں رکھے ہوئے تخت پر بڑے شاہانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس وقت سچ مچ کا شہزادہ لگ رہا تھا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران نے اُسے گھیر رکھا تھا۔

"جولیا کہاں ہے صفدر" ـــــ عمران نے اچانک اِدھر اُدھر نظریں گھماتے ہوئے پوچھا۔

"جولیا آج صبح سے غائب ہے۔ وہ شاید آپ کی شادی برداشت نہیں کر سکی" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میری شادی کی خبر سُن کر اُسے ضرور بدہضمی ہو گئی ہو گی۔ بے چاری کا معدہ بڑا کمزور ہے" ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا۔ پولیس کی گاڑیوں کے

ہوٹر اور ہارن تیز آواز میں سنائی دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی کوٹھی سے باہر لوگوں کی سیٹیاں گونج اٹھیں۔ لان میں موجود سب لوگ چوکنے ہو گئے۔ شاید صدر مملکت تشریف لا رہے تھے ـــــ تھوڑی دیر بعد صدر مملکت مسکراتے ہوئے اپنے باڈی گارڈوں کے حلقے میں کوٹھی میں داخل ہوئے۔ سر رحمان نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا ـــــ اور وہ سب سے ہاتھ ملاتے اور سلام کا جواب دیتے ہوئے تخت کے قریب موجود ایک مخصوص صوفے پر آکر بیٹھ گئے۔ فوراً ہی انہیں مشروب پلایا گیا اور پھر بارات کے چلنے کا اعلان کر دیا گیا۔ چنانچہ سب لوگ آہستہ آہستہ کوٹھی سے نکل کر کاروں کی طرف بڑھنے لگے ـــــ صدر مملکت کی کار کو جان بوجھ کر درمیان میں رکھا گیا تھا۔ ان کی کار کے پیچھے دولہا یعنی عمران کی کار تھی۔ عمران کی کار جوزف چلا رہا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ صفدر بیٹھا ہوا تھا ـــــ پچھلی سیٹ پر عمران سہرا باندھے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ایک طرف کیپٹن شکیل اور دوسری طرف نعمانی بیٹھا ہوا تھا۔

بارات بڑی آہستگی سے چل رہی تھی۔ کیوں کہ بارات کے سامنے فوج کا مخصوص بینڈ خوب صورت دھنیں بکھیرتا ہوا پیدل چل رہا تھا۔

"عمران صاحب ـــــ واقعی یقین نہیں آ رہا کہ آپ کی شادی ہو رہی ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا۔ مگر بدقسمتی کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے۔ بے چارگی خود یہ ہے" ـــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور

کا قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"عمران صاحب ـــــ کم از کم اس وقت تو بدفال منہ سے نہ نکالتے"۔ ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بھئی ـــــ یہ بد اور نیک فال اپنی سمجھ سے باہر ہے۔ ہمیں تو سکول میں فال کا معنی آبشار بتایا گیا ہے اور آبشار اب بڑی ہو یا نیک ـــــ اس سے کیا فرق پڑتا ہے"۔ ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"میں اردو کی فال کی بات کر رہا ہوں انگریزی فال کی نہیں"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لو ـــــ اب فال کی نئی قسمیں بھی سامنے آ گئیں ـــــ یعنی اردو اور انگریزی فال"۔ ـــــ عمران نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی طرح کی خوش گپیوں میں وقت گزرنے کا پتہ بھی نہ چلا اور بارات ڈاکٹر داور کی کوٹھی پر پہنچ گئی۔ جو سر رحمان کی کوٹھی سے بھی زیادہ خوبصورت انداز میں سجی ہوئی تھی ـــــ وہاں بھی شہر کے معززین اکٹھے تھے جن میں زیادہ تعداد سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کی نظر آ رہی تھی۔

بارات کا استقبال نہایت پُرجوش طریقے سے کیا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد سب لوگ اپنی اپنی مخصوص جگہوں پر بیٹھ گئے۔ عمران کے لیے ایک خصوصی تخت کا بندوبست کیا گیا تھا ـــــ اس تخت پر سنہرے رنگ کا خوبصورت قالین بچھا ہوا تھا اور سنہرے رنگ کے گاؤ

تکیے موجود تھے۔ عمران کو تخت پر لے جا کر بٹھایا گیا۔ تخت کے پیچھے جوزف یوں اکڑا کھڑا تھا کہ جیسے کسی جن کی طرح حکم ملتے ہی عمران کو اٹھا کر فضا میں پرواز کر جائے گا۔

تخت پر عمران کے ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ایک مولانا تشریف لائے اور عمران کے ساتھ تخت پر بیٹھ گئے۔ وہ نکاح پڑھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔

"میرا خیال ہے نکاح کی کارروائی شروع کی جائے"۔ ـــــ سر سلطان نے سر رحمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر داور سے پوچھ لو ـــــ وہ ہی بیٹی کے باپ ہیں"۔ سر رحمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان مسکراتے ہوئے ڈاکٹر داور کی طرف بڑھ گئے۔ مگر ابھی انہوں نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک بقعہ نور بنی ہوئی کوٹھی یک دم تاریک ہو گئی۔ انتہائی تیز روشنی کے یک دم بجھ جانے کی وجہ سے اندھیرا اس قدر گہرا تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے ہر شخص اندھا ہو گیا ہے ـــــ اور دوسرے لمحے بے تحاشا فائرنگ سے کوٹھی کا لان گونج اٹھا۔ پورے لان میں اچانک بھگدڑ سی مچ گئی۔

چند ہی لمحوں میں روشنی دوبارہ آ گئی۔ مگر انہی چند لمحوں میں لان کا حلیہ ہی بگڑ گیا تھا۔ کرسیاں اوندھی ہوئی تھیں۔ لوگ لان میں بکھرے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ بھگدڑ کی وجہ سے اوندھے منہ لان پر پڑے ہوئے تھے۔

البتہ صدر مملکت محفوظ تھے۔ اندھیرا ہوتے ہی ان کے محافظ

عملے نے انہیں اپنے جسموں کے نیچے چھپا لیا تھا۔

تخت پر عمران بیٹھا الو کی طرح دیدے پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ جیسے اُسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ یہ سب کچھ کیا ہوا ہے۔ اسی لمحے کوٹھی کے اندر سے چیخنے چلانے اور عورتوں کے رونے کی آوازیں سنائی دیں ——— اور سب لوگ ادھر دوڑ پڑے۔ یہ روح فرسا خبر سنی گئی کہ دلہن کو اغوا کر لیا گیا ہے ——— فائرنگ دراصل کوٹھی کے اندر ہوئی تھی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ کوئی عورت بھی زخمی نہیں ہوئی تھی۔ صرف دلہن کو غائب کر دیا گیا تھا۔

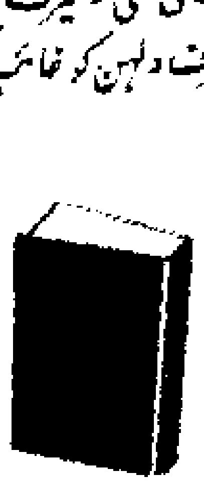

ڈاکٹر داور کی کوٹھی رنگین بلبوں سے جگمگا رہی تھی۔ زنان خانے میں عورتوں کا ایک میلہ سا لگا ہوا تھا۔ ابھی بارات آنے میں کچھ دیر تھی ——— دلہن کو سجا بنا کر ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا۔ اور دلہن کے قریب صرف گھر کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ چوں کہ بار بار عورتیں دلہن کو ڈسٹرب کرتی تھیں ——— اس لئے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا گیا تھا۔ اور یہ طے کر لیا گیا تھا کہ جب

تک بارات نہ آ جائے۔ دلہن کو باہر نہ لے آیا جائے۔

ڈاکٹر داور کے خاندان کی عورتیں انتظامات میں بُری طرح مصروف تھیں۔ چوں کہ مسز داور بیمار تھیں۔ کوٹھی کے بائیں باغ میں بچھے ہوئے صوفوں پر براجمان تھیں ——— اور بائیں باغ کے دروازے کے باہر نوکروں اور عورتوں سے ہدایات لینے والے لوگ اکٹھے تھے۔

دروازے کے قریب ہی ایک صوفے پر جولیا بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے مقامی عورتوں جیسا میک اپ کر رکھا تھا ——— آنکھوں پر گہرے رنگ کے شیشوں کی عینک تھی۔ وہ بڑے اشتیاق آمیز انداز میں بائیں باغ میں بکھری ہوئی عورتوں کو دیکھ رہی تھی ——— زندگی میں پہلی بار اس نے اس ملک میں شادی کی کسی تقریب میں شرکت کی تھی۔ اس لئے وہ یہاں کے دلچسپ اور انوکھے رسوم و رواج کو حیرت اور اشتیاق سے دیکھ رہی تھی ——— اس نے سادہ سا لباس پہنا ہوا تھا۔ اور اپنے آپ کو مسز احمد کے نام سے اس نے یہاں متعارف کرایا تھا۔ چوں کہ یہاں کوئی عورت اس سے واقف نہ تھی اس لئے وہ بڑی خاموشی سے ایک طرف بیٹھی ہوئی تھی۔

اچانک ایک خادمہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

"آپ مسز احمد ہیں" ——— خادمہ نے جولیا کے قریب آ کر پوچھا۔

"ہاں ——— کیا بات ہے" ——— جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کے شوہر آپ کو دروازے پر بلا رہے ہیں" ——— خادمہ

نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— اچھا شکریہ" ——— جولیا نے کہا اور پھر تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے پر ایک لمبا تڑنگا خوب صورت سا نوجوان کھڑا تھا۔

جیسے ہی جولیا اس کے قریب پہنچی اس نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔ "مسز احمد ——— تمام منصوبہ مکمل ہے۔ بس جیسے ہی بجلی جائے آپ نے دلہن کو پچھلی دیوار تک اٹھا کر لے آنا ہے۔ باقی سب کچھ ہم سنبھال لیں گے"

"ٹھیک ہے ——— میں اسے پہنچا دوں گی ——— تم بے فکر رہو۔ یہ خیال رکھنا کہ میرے آنے تک اس سے کوئی بات نہ کرے"

جولیا نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ——— آپ کی ہدایات کی مکمل تعمیل کی جائے گی" ——— نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر واپس چلا گیا۔ اور جولیا دوبارہ اندر لوٹ آئی۔

چند لمحوں بعد دور سے بینڈ اور پولیس کی سیٹیوں کی آواز سنائی دی اور عورتوں میں بھگدڑ سی مچ گئی۔ ہر طرف بارات آ گئی۔ بارات آ گئی کا شور برپا ہو گیا ——— تھوڑی دیر بعد دلہن کو لا کر بائیں باغ میں بٹھا دیا گیا۔ اب یہ جولیا کی خوش قسمتی تھی کہ دلہن کی نشست بائیں باغ کی پچھلی دیوار کے قریب ہی رکھی گئی تھی ——— جولیا تیزی سے اٹھ کر دلہن کی طرف بڑھی اور پھر وہاں جا کر دلہن کے قریب کھڑی ہو گئی۔ وہاں بے شمار عورتوں نے دلہن کو گھیر رکھا تھا۔ پھر ڈاکٹر داور

کے کہنے پر دور دور سے بیٹھنے والیوں کے قریب سے عورتوں کو ہٹانا شروع کر دیا۔ تاکہ دلہن کو گرمی [illegible] اور حبس سے پریشان نہ ہو جائے۔ جولیا کو بھی وہاں سے ہٹنے کے لئے کہا گیا مگر جولیا ادھر ادھر ٹہل کر پھر دلہن کے قریب پہنچ گئی۔

دلہن سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔ اسے بھاری ریشمی کپڑے پہنائے گئے تھے۔ اور سر پر پھولوں کا خوب صورت سہرا باندھا گیا تھا۔ جولیا بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہی تھی ——— اس پر لمحہ بہ لمحہ بے چینی سی طاری ہو رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ اب دلہن کے بالکل قریب پہنچ گئی تھی۔ اور پھر اس نے گھڑی دیکھی اور جیب سے ایک سبز رنگ کا رومال نکال لیا۔

"مجھے بھی دلہن کا منہ دیکھنے دیا جائے" ——— اچانک جولیا نے دلہن پر جھکتے ہوئے کہا۔ رومال اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ دلہن پر جھکی اچانک بجلی غائب ہو گئی ——— اور اس کے ساتھ ہی بائیں باغ کے کناروں سے بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور عورتوں کی چیخوں سے بائیں باغ گونج اٹھی۔ وہاں بھگدڑ سی مچ گئی ——— جولیا نے اندھیرا ہوتے ہی انتہائی پھرتی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا رومال دلہن کی ناک پر جما دیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر دلہن کو یوں اٹھا لیا جیسے وہ کاغذ کی بنی ہوئی گڑیا ہو ——— پھر وہ انتہائی تیزی سے واپس مڑی اور دیوار کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ وہ راستے کا اندازہ اور رخ پہلے ہی دیکھ چکی تھی اس لئے اسے گھپ اندھیرے کے باوجود دیوار تک پہنچنے میں کوئی تکلیف

نہ ہوئی۔ دلہن کا جسم ڈھیلا پڑ چکا تھا۔ اس لئے جولیا نے دوبارہ اٹھا لیا تھا۔

پھر جیسے ہی وہ دیوار کے قریب پہنچی ایک مدھم سی آواز سنائی دی۔

"مسز احمد" ——— یہ آواز اُسی نوجوان کی تھی جس نے دروازے پر اس سے بات کی تھی۔ جولیا نے دیکھا کہ ایک سیاہ پوش دیوار پر چڑھا ہوا تھا۔ آواز اُسی سیاہ پوش کی تھی ——— جولیا نے انتہائی پھرتی سے گٹھڑی سی بنی ہوئی دلہن کو دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھا دیا۔ دلہن کو اس سیاہ پوش نے جھپٹ لیا۔ اور دوسرے لمحے وہ دیوار سے غائب ہو گیا ——— جولیا اس کے غائب ہوتے ہی تیزی سے واپس لوٹی اور پھر وہ تخت کے قریب ہی گھاس پر اوندھے منہ لیٹ گئی۔ زیادہ سے زیادہ چند لمحوں بعد روشنی واپس آ گئی ——— عورتوں کی چیخوں سے ابھی تک پائیں باغ گونج رہا تھا۔ روشنی آتے ہی وہ سب چونک پڑیں۔ بے شمار عورتیں گھاس پر پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سب اٹھ کھڑی ہوئیں ——— اُسی لمحے کسی نے کہا کہ دلہن غائب ہے۔ اور پھر سب عورتیں تیزی سے اس تخت کی طرف لپکیں۔ جولیا بھی اب اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اور پھر عورتوں کے شور سے پوری کوٹھی گونج اٹھی ——— پھر پولیس، فوج اور بے شمار مردانہ خانے میں گھس آئے۔ مگر دلہن وہاں ہوتی تو نظر آتی۔ وہاں چونکہ سب معزز عورتیں تھیں ——— اس لئے پولیس اور فوج والے عورتوں سے سختی سے پوچھ گچھ نہ کر سکے۔ اور ادھر اُدھر دیکھنے کے بعد انہوں

نے بہر حال وہاں موجود عورتوں کو جانے کی اجازت دے دی۔ جولیا بھی خاموشی سے چلتی ہوئی دروازے سے باہر آ گئی۔ دروازے سے باہر آتے ہی وہ سیدھی اسی طرف بڑھ گئی جدھر بے شمار کاریں کھڑی تھیں ——— یہاں زبردست پہرہ تھا اور ہر کار کی تلاشی لے کر اُسے جانے کی اجازت دی جا رہی تھی۔ جولیا کی کار کی بھی اچھی طرح تلاشی لی گئی مگر اس میں کچھ ہوتا تو ملتا ——— اس لئے اُسے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اور جولیا کار کوٹھی سے باہر لے آئی۔ مختلف سڑکوں پر کار دوڑانے کے دوران وہ چیک کرتی رہی کہ کہیں اس کا تعاقب تو نہیں کیا جا رہا ——— مگر کسی کو تعاقب میں نہ پا کر اس نے کار کا رخ شہر سے باہر ایک مضافاتی کالونی کی طرف کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سرخ رنگ کی ایک کوٹھی کے گیٹ پر موجود تھی ——— جولیا نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو ایک نوجوان گیٹ سے باہر آ گیا۔

"پھاٹک کھولو" ——— جولیا نے تحکمانہ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور نوجوان نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا ——— جولیا کار سیدھی پورچ میں لے گئی اور پھر وہ کار سے اتر کر تیزی سے کوٹھی کے اندر داخل ہو گئی۔ کمرے میں وہی نوجوان جس نے جولیا سے دلہن کو چھینا تھا بڑے مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔

"کیا دلہن ہوش میں آ گئی ہے مائیکل" ——— جولیا نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں مسز احمد ——— شاید کلوروفارم کی زیادہ مقدار اس کے

پھیپھڑوں میں چلی گئی ہے۔ وہ تہہ خانے میں ہے" ۔۔۔۔ مائیکل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی اسے لے آنے میں" ۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔۔ ہر کام بالکل منصوبے کے مطابق ہوا۔ مارٹن بجلی والے کے روپ میں مین سوئچ کے قریب تھا ۔۔۔۔ اس نے مین سوئچ آف کر دیا۔ آپ نے دلہن کو بے ہوش کر کے میرے حوالے کر دیا۔ اُسے لے کر سیدھا کوٹھی کی بیرونی دیوار کے قریب پہنچا ۔۔۔۔ وہاں سے ایلکس نے اُسے چھپایا اور قریبی گلی میں کھڑی کار میں ڈال کر سیدھا یہاں لے آیا۔ نمائشی فائرنگ کرنے والے آدمی بھی بکھر گئے ۔۔۔۔ وہ سب مختلف ملازموں کے روپ میں تھے۔ ریوالور گٹر میں پھینک دیے گئے ۔۔۔۔ اس طرح منصوبہ تکمیل کو پہنچ گیا" ۔۔۔۔ مائیکل نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ۔۔۔۔ میں تہہ خانے میں جا رہی ہوں۔ تم خیال رکھنا" ۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مسز احمد ۔۔۔۔ مائیکل اپنا کام فرض شناسی سے کرتا ہے" ۔۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے تہہ خانے میں جانے والی سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔

تہہ خانے میں صرف ایک بستر موجود تھا جس پر عمران کی ہونے والی دلہن بے ہوش پڑی ہوئی تھی ۔۔۔۔ جولیا نے تہہ خانے کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ تیزی سے بستر کی طرف بڑھ گئی۔ اس کی آنکھوں میں

بے پناہ چمک تھی۔ ایسی چمک جیسے کسی شکاری کی آنکھوں میں اپنا پسندیدہ شکار دیکھ کر پیدا ہوتی ہے ۔۔۔۔ اس نے دلہن کی ناک چٹکی سے پکڑ لی اور دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ دبا دیا۔ تاکہ وہ سانس نہ لے سکے۔ زیادہ سے زیادہ ایک لمحے میں دلہن کے جسم میں حرکت پیدا ہو گئی ۔۔۔۔ اور اس کا جسم تڑپنے لگا۔ آنکھیں کھل گئیں۔ اور جولیا پیچھے ہٹ گئی۔ اب دلہن تیزی سے سانس لے رہی تھی اس کی کھلی آنکھوں میں وحشت کے سائے تھے ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی وہ مکمل طور پر ہوش میں آگئی اور پھر وہ اچھل کر بستر پر بیٹھ گئی۔ اب وہ حیرت سے تہہ خانے اور جولیا کو دیکھ رہی تھی۔

"م ۔۔۔۔ میں کہاں آگئی ہوں" ۔۔۔۔ دلہن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"عمران کے حجلۂ عروسی میں" ۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کک ۔۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔۔ دلہن شاید حجلۂ عروسی کا مطلب نہیں سمجھ سکی تھی۔

"مطلب یہ کہ تم عمران کی مخصوص خواب گاہ میں ہو۔ جہاں وہ ہر نئی دلہن کو شادی کے بعد لے آتا ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے بڑے زہریلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہر نئی دلہن کو" ۔۔۔۔ دلہن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں مادام اشمارا ۔۔۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں عمران کی ایک سو بائیسویں بیوی ہوں۔ اور میرے بعد اب تمہارا نمبر ایک سو

تیئسویں ہو گئی ہے" ـــــ جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک سو تئیس ـــــ خدا کی پناہ ـــــ کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔ مم ـــــ مگر مجھے تو بے ہوش کر دیا گیا تھا" ـــــ مادام اشمارا نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ اسی طرح کرتا ہے ـــــ چوں کہ عمران کا مذہب اسلام ہے اس لئے چار سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا۔ چنانچہ چار کے بعد اس نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے ـــــ کہ عین نکاح سے پہلے دلہن کو بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا جاتا ہے۔ اور دلہن یہی سمجھتی رہتی ہے کہ اس کی شادی ہو گئی ہے۔ حالاں کہ شادی نہیں ہوتی ـــــ جب اس کا دل بھر جاتا ہے تو وہ کسی نئی شادی کا ڈھونگ رچاتا ہے" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

"خدا کی پناہ ـــــ وہ عمران اس قدر دھوکے باز ہے"
مادام اشمارا کی آنکھوں سے حیرت جھلک رہی تھی۔

"ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے۔ یہاں تو ایسے ایسے نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں کہ روح بلبلا اٹھتی ہے۔ عمران شدید قسم کا اذیت پسند واقع ہوا ہے ـــــ وہ پہلے تو بیوی کو کوڑوں سے پیٹتا ہے۔ پھر خنجر سے اس کے جسم پر زخم لگاتا ہے۔ پھر ان زخموں پر نمک اور مرچیں چھڑک دیتا ہے۔ جب اس کی بیوی زخمی کبوتر کی طرح تڑپتی ہے تو وہ خوشی اور مسرت سے چیخیں مارتا ہے ـــــ یہ عمل روزانہ دوہرایا جاتا ہے" ـــــ جولیا نے اسے اور زیادہ ڈراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نو ـــــ میں کس شیطانی چکر میں پھنس گئی۔ خدا کے لئے مجھے اس دلدل سے کسی طرح نکالو" ـــــ مادام اشمارا نے واقعی خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ تم نے عمران سے شادی پر خود اصرار کیا تھا" ـــــ جولیا نے کہا۔

"ہاں ـــــ یہ غلطی مجھ سے ہوئی تھی۔ میں اس کی معصوم حرکتوں اور خوب صورتی پر مر مٹی تھی۔ اب مجھے کیا معلوم کہ وہ انسان کے روپ میں شیطان ہے" ـــــ مادام اشمارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی ماری ہے۔ اب یہاں سے تو مر کر ہی نجات ملے گی" ـــــ جولیا نے جواب دیا۔

"نہیں ـــــ ایسا نہیں ہو سکتا۔ عمران میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بس طرح میں نے عمران کو شادی پر مجبور کیا تھا۔ اسی طرح میں اسے اس بات پر بھی مجبور کر دوں گی کہ وہ مجھے چھوڑ دے" ـــــ اچانک مادام اشمارا نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر موجود معصومیت یک دم غائب ہو گئی تھی اب وہ کسی بھوکی اور زخمی شیرنی کی طرح غرا رہی تھی۔

"کوشش کر دیکھو" ـــــ جولیا نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں ابھی یہاں سے جاؤں گی" ـــــ اچانک مادام اشمارا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باہر سخت پہرہ ہے۔ تم نے اس دروازے سے باہر قدم رکھا تو گولیاں تمہارے جسم کو شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنا دیں گی" ـــــ

"تو پھر عمران کو بلواؤ جلدی ـــــ اب میں یہاں ایک منٹ بھی نہیں رکنا چاہتی" ـــــ مادام اشمارا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنی مرضی کا مالک ہے ـــ جب اس کی مرضی ہوگی آجائے گا" ـــ جولیا نے جواب دیا۔

"نہیں ـــ میں یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتی۔ یہ میرا فیصلہ ہے" مادام اشمارا نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کچھ سمجھتی۔ مادام اشمارا نے اچانک جولیا پر چھلانگ لگا دی ـــ اور جولیا کو لیتے فرش پر گر گئی۔ پھر اس سے پہلے کہ جولیا سنبھلتی مادام اشمارا نے انتہائی پھرتی سے جولیا کی کنپٹی پر مکہ مارا۔ اور جولیا نے ایک لمحے کے لئے سر ادھر اُدھر پٹخا۔ دوسرے لمحے وہ ساکت ہو گئی۔ ایک ہی مکے نے اُسے بے ہوش کر دیا تھا۔

"ہوں ـــ ایک سو تئیسویں بیوی ـــ خدا کی پناہ ـــ میں اس شیطان سے ایسا انتقام لوں گی کہ اس کی روح بھی جہنم میں بلبلاتی رہے گی" ـــ مادام اشمارا نے کہا۔ اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے بھاری ریشمی کپڑے اتار دیئے اور جولیا کے کپڑے اتارنے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ جولیا کے سادہ کپڑے پہنے کھڑی تھی ـــ اس نے اپنے بھاری کپڑے جولیا کو پہنا دیئے اور پھر اُسے اٹھا کر بستر پر لٹا دیا۔

"اب عمران آئے گا تو اُسے اپنی ایک سو بائیسویں بیوی ہی بستر پر ملے گی" ـــ مادام اشمارا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور خود تیزی سے تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ مادام اشمارا کی پشت

[illegible] نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ تھی۔ مادام اشمارا نے بڑی آہستگی سے تہہ خانے کا دروازہ کھولا اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر کمرے میں آگئی ـــ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا اور اس کا سامنے والا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ دروازے میں سے ہوتی ہوئی سیدھی برآمدے میں آگئی۔ یہاں پورچ میں جولیا کی کار کھڑی تھی ـــ مادام اشمارا جھپٹ کر کار میں بیٹھی۔ چابی اگنیشن میں موجود تھی۔ دوسرے لمحے اس نے کار اسٹارٹ کی اور پھر اُسے موڑ کر اس کا رخ گیٹ کی طرف کیا ـــ اسی لمحے مائیکل قریبی کمرے سے باہر نکلا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"کہاں جا رہی ہیں آپ" ـــ مائیکل نے چیخ کر کہا مگر مادام اشمارا نے پلٹ کر نہیں دیکھا بلکہ اس نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ کار ابھی گیٹ سے دور تھی کہ گیٹ کے قریب کھڑے نوجوان نے کار کو آتے دیکھ کر تیزی سے گیٹ کھول دیا ـــ مادام اشمارا نے مسکراتے ہوئے ایکسیلیٹر پوری قوت سے دبا دیا۔ اور کار رائفل سے نکلی ہوئی گولی کی طرح گیٹ کراس کرتی ہوئی سڑک پر پہنچ گئی۔ مادام اشمارا نے بڑی پھرتی سے کار کا رخ موڑا ـــ کار کے ٹائروں نے احتجاجی چیخیں ماریں مگر مادام اشمارا نے رفتار کم نہ کی اور کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی شہر جانے والی سڑک پر غائب ہو گئی۔

عمران دانش منزل کے مخصوص کمرے میں بلیک زیرو کے
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر ابھی تک وہ شیروانی تھی جو اس نے
شادی پر پہنی تھی ـــــ دلہن کے غائب ہونے کے بعد جب سب
لوگ چلے گئے۔ تو سر سلطان اور سر رحمان عمران کے پاس آ گئے
ان کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

"کیا یہ تمہاری شرارت تو نہ تھی" ـــــ سر رحمان نے عمران
مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا۔

"کمال کرتے ہو سر رحمان ـــــ بھلا عمران نے ایسے موقعے پہ کیا
شرارت کرنی تھی۔ خدا خدا کر کے تو یہ شادی پر آمادہ ہوا تھا"
سر سلطان نے کہا۔

"دیکھو ـــــ میں حوریہ کو پاتال سے بھی نکال لاؤں گا اب وہ
میری عزت ہے۔ لیکن اگر بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اس میں تمہاری
شرارت ہے تو میں گولیوں سے تمہارا سینہ چھلنی کر دوں گا"
سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی ـــــ حوریہ کو پاتال سے کھینچنے کے لئے آپ بورنگ کا

[illegible] ہونی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ حوریہ کی بجائے
[illegible] ـــــ عمران نے بڑے معصوم سے
[illegible] کیا اور سر رحمان غصے سے بل کھا گئے۔ اسی لمحے سر سلطان سر
رحمان کو [illegible] ایک طرف لے گئے ـــــ اور پھر عمران بلیک
زیرو سمیت وہاں سے سیدھا دانش منزل آ گیا۔ جوزف کو اس نے
واپس زیرو ہاؤس بھیج دیا اور سیکرٹ سروس کے باقی ممبران بھی عمران
سے افسوس کر کے اپنے فلیٹوں کی طرف بڑھ گئے تھے۔

"ویسے عمران صاحب ـــــ مجھے اس تمام واقعے پہ شدید حیرت
ہے۔ دلہن کو آخر کس نے اغوا کیا ہو گا اور کس طرح کیا ہو گا"
بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جس نے بھی اغوا کیا ہے وہ انتہائی بزدل ہے۔ بھلا اغوا اس طرح
کیا جاتا ہے۔ انہیں تو چاہئے تھا سیدھے آتے اور زور سے کہتے۔ یہ
شادی نہیں ہو سکتی دلہن میری منگیتر ہے۔ ہا ـــــ ہا ـــــ ہا ـــــ
پھر وہاں لاٹھیوں سے زبردست لڑائی ہوتی اور وہ دلہن کو اغوا کر کے
لے جاتے۔ کچھ ایکشن پیدا ہوتا۔ کچھ لطف آتا۔ یہ کیا کہ بجلی کا مین سوئچ بند
کیا۔ دلہن کو اٹھایا اور بھاگ کھڑے ہوئے" ـــــ عمران نے برا سا
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کے اطمینان سے مجھے کچھ ایسا شک سا پڑ رہا ہے کہیں سر رحمان
کا خیال درست نہ ہو" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ـــــ اب آخر میں اور کیا کروں۔ پنجابی فلموں کے ہیرو کی
طرح گھوڑا دوڑاتے ہوئے اغوا کرنے والوں کا تعاقب کروں۔ اور

زبردست مار دھاڑ کے بعد اُسے واپس لے آؤں وہ پہلے ورنہ وہ میری بانہوں میں دم توڑ دے گی" ——— عمران نے جواب دیا۔

پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ کہتا اچانک عمران کی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی سے ایک باریک سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اور عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا ——— عمران نے بڑی پھرتی سے گھڑی کا ونڈ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے گھڑی کے ڈائل پر ایک سبز نقطہ چمکنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ——— جولیا سپیکنگ اوور" ——— دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس ——— ایکسٹو سپیکنگ اوور" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔ اور بلیک زیرو کے چہرے پر جولیا کی آواز سن کر حیرت کے آثار پھیل گئے۔

"باس ——— آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ مادام اشمارا میرا لباس پہن کر کوٹھی سے نکل گئی ہے۔ وہ میری کار بھی لے گئی ہے۔ اب مزید کیا حکم ہے اوور" ——— جولیا نے کہا۔

"بس ٹھیک ہے تمہارا کام ختم ——— تم ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں کو فارغ کر دو اور خود اپنے فلیٹ پر پہنچ جاؤ مگر اس بات کا خیال رہے کہ کسی کو بھی کوٹھی کے سیکرٹ میرے سامنے ہونے میرے کو اس بات کا علم نہیں ہونا چاہیے اوور" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— مگر ...." ——— جولیا نے شاید

پکڑ لیا جاتا۔

"جولیا ——— جتنا کہا جائے اتنا ہی کیا کرو۔ زیادہ تجسس نقصان دہ ہوتا ہے اوور اینڈ آل" ——— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"یہ کیا چکر ہے عمران صاحب" ——— بلیک زیرو نے رابطہ ختم ہوتے ہی کہا۔

"وہی میری شادی کا چکر ہے۔ اور کیا چکر ہونا ہے۔ آؤ آپریشن روم میں چلیں باقی باتیں وہیں ہوں گی" ——— عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ کوئی بیوقوف تو نہ تھا کہ بات سمجھ نہ سکتا ——— اُسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ دلہن کا اغوا خود عمران نے کرایا ہے۔ اور اس سلسلے میں اس نے جولیا کو استعمال کیا ہے۔ مگر آخر اس ڈھونگ کی عمران کو ضرورت کیا تھی ——— یہ بات وہ جاننا چاہتا تھا۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ کوئی بڑا کیس شروع ہونے والا ہے۔

جلد ہی وہ دونوں دانش منزل کے آپریشن روم میں پہنچ گئے۔ یہ آپریشن روم جدید سائنسی لیبارٹری تھی۔ عمران نے جاتے ہی ایک مشین کا سوئچ آن کر دیا ——— اور مشین پر لگی ہوئی بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ وہ دونوں کرسیاں کھینچ کر مشین کے سامنے بیٹھ گئے سکرین پر ایک کار کا منظر ابھر آیا۔ جسے ایک غیر ملکی عورت چلا رہی تھی ——— کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑ رہی تھی مشین بیک وقت کار کا اندرونی اور بیرونی منظر پیش کر رہی تھی۔

کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی شہر کے بڑے چوک سے پہنچی پھر اس غیر ملکی عورت نے کار ایک سائیڈ سٹریٹ میں روک دی اور خود تیزی سے کار سے باہر آ گئی۔ اب اس کا چہرہ سکرین پر واضح ہو گیا تھا۔

"اسے پہچانتے ہو بلیک زیرو" ۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ۔۔۔ کون ہے یہ" ۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ میری ہونے والی بیوی تھی ۔۔۔ مادام اشمارا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"مادام اشمارا" ۔۔۔ بلیک زیرو بری طرح چونک پڑا۔

"ہاں ۔۔۔ وہی مادام اشمارا ۔۔۔ جس کی فائل ایک ہفتہ قبل میں نے مغربی جرمنی سے منگوائی تھی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ تو یہ بات ہے ۔۔۔ مگر شادی کے ڈھونگ کی کیا ضرورت تھی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہی مجبوری تھی ۔۔۔ عورت کو مکمل طور پر قابو کرنے کا بس ایک ہی طریقہ ہے کہ اس سے شادی کر لو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ اب وہ کہانی کو کسی حد تک سمجھ گیا تھا۔

سکرین پر اب مادام اشمارا ایک ٹیکسی میں بیٹھی نظر آ رہی تھی۔ پھر ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی گلستان کالونی میں داخل ہو گئی۔ گلستان کالونی کے آخری سرے پر ایک بہت بڑی کوٹھی کے سامنے

ٹیکسی رک گئی۔ مادام اشمارا نیچے اتری اور پھر اس نے کال بیل بجا دی۔ دوسرے لمحے پھاٹک کھلا اور ایک غیر ملکی نے سر باہر نکالا۔

"پیچھے ہٹو" ۔۔۔ مادام اشمارا نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور خود تیزی سے پھاٹک کے اندر داخل ہو گئی۔ غیر ملکی نوجوان ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ مادام اشمارا تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی سیدھی کوٹھی میں داخل ہوئی ۔۔۔ برآمدے میں چار غیر ملکی ہاتھوں میں مشین گنیں لئے کھڑے تھے۔ انہوں نے سر جھکا کر مادام اشمارا کو سلام کیا۔ مگر مادام اشمارا ان کی طرف توجہ دیئے بغیر سیدھی کمرے میں داخل ہوئی ۔۔۔ کمرے میں پہنچ کر اس نے ایک دیوار پر زور سے ہاتھ مارا۔ دیوار اپنی جگہ سے ہٹتی چلی گئی۔ اب وہاں سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی صاف نظر آ رہی تھیں ۔۔۔ مادام اشمارا سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ سیڑھیوں کا اختتام ایک چھوٹے سے کمرے میں ہوا جو بڑے خوب صورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ مادام اشمارا نے کمرے میں جاتے ہی تیزی سے الماری کھولی اور پھر اس میں سے ایک چست قسم کا لباس نکال لیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر مشین کا سوئچ آف کر دیا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ خدا کے لئے تفصیل بتائیے۔ آخر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ مجھے تو اس کیس کی ہوا بھی نہیں لگی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہوا لگنے سے نمونیہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہوا سے ہمیشہ بچنا چاہئے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر اٹھ کر تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر موٹر سائیکل پر سوار شہر سے باہر واقع ہل پارک کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ شہر سے باہر پہاڑیوں کے درمیان ایک خوب صورت جھیل اور اس کے ارد گرد پھیلے ہوئے — خوب صورت باغ کو انتہائی خوب صورتی سے ایک پُر فضا تفریحی مقام میں تبدیل کیا گیا تھا — اور شام کو وہاں تفریح کے لئے آئے ہوئے جوڑوں کا بے حد رش ہوتا تھا۔

ہل پارک ٹائیگر کا سب سے پسندیدہ مقام تھا اور وہ جس شام کو بھی ذرا سی فرصت ملے۔ ہل پارک ضرور جاتا تھا — آج کل وہ فارغ تھا۔ کافی دنوں سے عمران نے اس کے ذمے کوئی کام نہیں لگایا تھا۔ اس لئے وہ روزانہ اپنی شام ہل پارک میں گزارتا تھا آج بھی اپنی موٹر سائیکل اڑاتا ہوا ہل پارک کی طرف ہی جا رہا تھا — ایک خوب صورت لڑکی اس کی نئی نئی دوست بنی تھی۔ اور اس نے اس لڑکی سے ہل پارک میں ملنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اس لڑکی کے ساتھ رات کا کھانا ہل پارک کے ایئر کنڈیشنڈ

ریسٹورنٹ میں کھائے گا — ٹائیگر نے کراس پاکٹ ٹی شرٹ اور ہلکی نیلے رنگ کی خوب صورت پتلون پہن رکھی تھی۔ اس ہلکے پھلکے لباس میں اس کی شخصیت اور بھی زیادہ نکھر آئی تھی۔

ٹائیگر کی موٹر سائیکل نے جیسے ہی ہل پارک کی طرف مڑنے والی سڑک کا موڑ کاٹا اس نے ایک نئی مرسیڈیز کار کو سڑک کے کنارے کھڑا دیکھا — اور ایک غیر ملکی لڑکی کار کے قریب کھڑی اسے رکنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ ٹائیگر نے سپیڈ کم کی اور پھر غیر ملکی لڑکی کے قریب جا کر موٹر سائیکل روک دیا۔

"جی فرمائیے — میں کیا خدمت کر سکتا ہوں" — ٹائیگر نے بڑے مہذبانہ لہجے میں پوچھا۔

"کیا آپ کار ڈرائیو کر سکتے ہیں" — لڑکی نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں — کیوں" — ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پھر ایک تکلیف کیجئے — آپ میری کار لے کر ہل پارک آ جائیے اور اپنی موٹر سائیکل مجھے دے دیجئے" — غیر ملکی لڑکی نے کہا۔

"کیوں — کیا کار خراب ہے" — ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں — ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل کار کا ایئر کنڈیشنر خراب ہو گیا ہے۔ اور میں اس شدید گرمی میں کار میں نہیں بیٹھ

سکتی۔ میرا دل ڈوبتا ہے" ۔۔۔ لڑکی نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے آپ یہ موٹر سائیکل لیجئے میں آپ کی کار میں آجاتا ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر خود موٹر سائیکل سے اتر آیا۔

"ہل پارک ریسٹورنٹ میں ملاقات ہوگی۔ میں آپ کی بے حد مشکور ہوں" ۔۔۔ لڑکی نے کہا اور پھر وہ اچھل کر موٹر سائیکل پر بیٹھ گئی۔ اور دوسرے لمحے موٹر سائیکل ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

ٹائیگر تیزی سے کار کی طرف مڑا۔ اگنیشن میں چابی موجود تھی۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی تو کار فوراً سٹارٹ ہو گئی ۔۔۔ کار بالکل نئی تھی۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لی۔ لڑکی کا یہ بہانہ اس کے حلق سے تو نہ اترا تھا مگر اپنے فطری تجسس کی بنا پر اس نے لڑکی کی بات مان لی تھی۔

بھلا دس کلومیٹر کا فاصلہ کار میں طے نہیں کیا جا سکتا کہ گرمی لگتی ہے جبکہ موٹر سائیکل پر تو زیادہ گرم ہوا لگتی ہے۔ بہرحال اس نے کار کی رفتار تیز کی اور ہل پارک کی طرف جانے لگا۔

اور پھر ابھی اس نے ڈیڑھ کلومیٹر کا فاصلہ ہی طے کیا ہوگا کہ اچانک ایک موڑ مڑتے ہی اسے بڑے زور دار انداز میں بریک لگانی پڑی۔ کیونکہ سڑک پر ایک ٹرک ترچھا ہو کر کھڑا تھا ۔۔۔ جس سے پوری سڑک بلاک ہو کر رہ گئی تھی۔ جیسے ہی ٹائیگر کی کار ٹرک کے قریب جا کر

رکی۔ ٹرک کی پچھلی طرف جھاڑیوں کے پیچھے سے تین مسلح افراد باہر نکلے اور انہوں نے کار گھیر لی۔ پھر انتہائی پھرتی سے کار کے دروازے کھلے اور وہ کار میں سوار ہو گئے ۔۔۔ ایک آگے اور دو پیچھے ۔۔۔ ان تینوں کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ اور چہرے پر سختی تھی۔ وہ سب مقامی تھے۔

"کار کو تیزی سے دائیں طرف موڑ لو۔ اس کچی سڑک پر جلدی" ۔۔۔ ٹائیگر کے قریب بیٹھے ہوئے آدمی نے ریوالور کی نال ٹائیگر کی پسلیوں میں گھسیڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ٹائیگر کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی ۔۔۔ وہ لڑکی کا سارا ڈرامہ سمجھ گیا تھا۔ لڑکی کو خطرے کا اندازہ پہلے ہی ہو گیا تھا۔ اس لئے اس نے کار ٹائیگر کے سر منڈھ دی اور خود نکل لی ۔۔۔ اب یہ بات واضح تھی کہ حملہ آور صرف کار پہچانتے تھے۔ انہیں لڑکی کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ ورنہ ظاہر ہے لڑکی بھی موٹر سائیکل پر سوار اسی راہ سے گزری ہوگی ۔۔۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے کار دائیں طرف کچی سڑک پر موڑ دی۔ اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ٹائیگر کبھی اس طرف نہیں آیا تھا ۔۔۔ اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ کوئی کچی سڑک ادھر جاتی بھی ہے۔ مگر وہ بڑی خاموشی سے کار چلائے جا رہا تھا۔ کافی دور جا کر سڑک ایک فارم ہاؤس کے دروازے پر جا کر ختم ہو گئی ۔۔۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے ٹائیگر کار سیدھی اندر لے گیا اور پھر پورچ میں جا کر کار روک دی۔

"اب فرمائیے کیا کرنا ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے قریب بیٹھے ہوئے حملہ آور سے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے نیچے اتر آؤ۔ اگر کسی گڑبڑ کی کوشش کی تو یہاں تمہاری لاش پر رونے والا بھی کوئی نہیں ہوگا"۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور خود بھی نیچے اتر گیا۔ پیچھے بیٹھے ہوئے دونوں افراد بھی اتر آئے تھے۔ ٹائیگر نیچے اتر آیا۔ اور پھر ان میں سے ایک نے ٹائیگر کی تلاشی لی۔۔۔ مگر اس کے پاس کوئی اسلحہ ہوتا تو نکلتا وہ تو خالی تفریح کے لئے گھر سے نکلا تھا۔

"جیگر۔۔۔ کار کو پیچھے لے جاؤ"۔۔۔ ٹائیگر کے قریب والے نے اپنے ایک ساتھی سے کہا اور وہ سر ہلاتا ہوا کار کی ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"اندر چلو مسٹر"۔۔۔ اسی آدمی نے کہا اور ٹائیگر لمبے لمبے قدم اٹھاتا عمارت کے اندر داخل ہوگیا۔ ریوالور بردار اس کے پیچھے تھے پھر ان کے کہنے کے مطابق وہ مختلف کمروں سے گزرنے کے بعد ایک کمرے کے دروازے پر رک گئے۔۔۔ ان میں سے ایک نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔

"آجاؤ"۔۔۔ اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ اور ٹائیگر نے اندر قدم رکھ دیئے دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک زبردست جھٹکا لگا۔۔۔ کیونکہ سامنے ایک بڑی میز کے پیچھے وہی غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جو اس کا موٹر سائیکل لے کر اسے کار دے گئی تھی۔

"اس نے گڑبڑ کرنے کی کوشش تو نہیں کی"۔۔۔ لڑکی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں مادام"۔۔۔ ایک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس ترکیب کی ضرورت کیا تھی۔ آپ مجھے ویسے ہی کہہ دیتیں تو میں یہاں چلا آتا"۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آہستہ بولو۔۔۔ مادام کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے والے کی زبان کاٹ لی جاتی ہے"۔۔۔ اچانک قریب کھڑے ایک آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

"ساتھیو۔۔۔ اسے رسیوں سے باندھ دو۔۔۔ اس کی تلاشی لے لو"۔۔۔ لڑکی نے اسی آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لے لی مادام۔۔۔ اس کے پاس اسلحہ نہیں ہے"۔ ساتھیوں نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے اپنی بیلٹ کے ساتھ لٹکے ہوئے نائیلون کی رسی کا گچھا اتارا۔ اور ان دونوں نے بڑی پھرتی سے ٹائیگر کو باندھ دیا۔

لڑکی نے بڑی پھرتی سے میز کی دراز کھولی اور ایک بلو لیمپ نکال لیا۔ یہ لیمپ آٹومیٹک تھا۔ اس میں سے آگ کی تیز دھار نکلتی تھی۔۔۔ عام طور پر یہ لیمپ زیر زمین ٹیلی فون کی تاروں کو جوڑنے اور کاٹنے کے کام آتا تھا۔ غیر ملکی لڑکی بلو لیمپ اٹھائے آہستہ آہستہ ٹائیگر کے قریب آ گئی۔۔۔ ٹائیگر کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ اسے اب تک اس سارے چکر کی سمجھ نہیں آئی تھی۔

"ہاں۔۔۔ اب بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیا کام کرتے ہو"۔ لڑکی نے ٹائیگر کے قریب رکتے ہوئے بڑے سخت اور سپاٹ

لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تمہیں کیا ـــ مجھ سے کیا دشمنی پیدا ہو گئی ہے۔ میں ایک عام سا کاروباری آدمی ہوں اور تفریح کے لئے جل پارک جا رہا تھا کہ تم نے خواہ مخواہ ایک چکر ڈال کر مجھے یہاں گھسیٹ لیا ہے" ـــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں کہ تمہاری باتیں سنتی رہوں۔ بس میرے سوالوں کے جواب دیتے جاؤ" ـــ لڑکی نے لہجے کو پہلے سے زیادہ سخت کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــ پوچھو ـــ اب شام تو غارت ہو ہی گئی" ٹائیگر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام" ـــ لڑکی نے پوچھا۔

"سلیم رضا" ـــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا کام کرتے ہو" ـــ لڑکی نے دوسرا سوال کیا۔

"موچی ہوں" ـــ ٹائیگر نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"موچی ـــ وہ کیا ہوتا ہے" ـــ لڑکی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شو میکر کو کہتے ہیں" ـــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا" ـــ لڑکی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جل پارک کیا کرنے جا رہے تھے" ـــ لڑکی نے چند لمحوں کی

خاموشی کے بعد پوچھا۔

"ایک لڑکی دوست سے ملنے" ـــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس کا" ـــ لڑکی نے پوچھا۔

"مارگریٹ جونین" ـــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہ کہاں کام کرتی ہے" ـــ لڑکی نے پوچھا۔

"وہ کسی کاروباری فرم میں سیکرٹری ہے۔ مجھے زیادہ تفصیل کا علم نہیں۔ بس ایک کیفے میں ملاقات ہو گئی تو آج شام جل پارک ملنے کا وعدہ کر لیا گیا" ـــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہوں ـــ ٹھیک ہے" ـــ لڑکی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑی اور اس نے میز کی دراز کھول کر بلو لیمپ واپس دراز میں ڈال دیا۔

"اسے چھوڑ دو ـــ اس کا موٹر سائیکل اس کے حوالے کر دو۔ یہ جا سکتا ہے۔ ہم نے غلط آدمی پہ ہاتھ ڈال دیا ہے" ـــ لڑکی نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر مادام ـــ یہ بعد میں ہمارے لئے کوئی مصیبت نہ کھڑی کر دے۔ کیوں نہ اسے ختم کر دیا جائے" ـــ سالومن نے کہا۔

"نہیں ـــ میں خواہ مخواہ کی قتل و غارت پسند نہیں کرتی۔ ہم اس کے جاتے ہی یہ جگہ چھوڑ دیں گے" ـــ مادام نے جواب دیا اور سالومن نے سر ہلاتے ہوئے ٹائیگر کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر رسیوں کی بندش سے آزاد ہو گیا پھر سالومن کے اشارے پر وہ اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔ مختلف

کمروں سے گزر کر وہ اُسے فارم ہاؤس کے پورچ میں لے آئے جہاں جیگر
وہیں موجود تھا۔
"جیگر ——— اس کا موٹر سائیکل لے آؤ" ——— سالومن نے
جیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور جیگر سر ہلا کر تیزی سے عمارت کے
کی طرف چل دیا۔
"سنو مسٹر ——— یہ ہماری مادام کی رحم دلی ہے کہ تم زندہ
واپس جا رہے ہو۔ لیکن تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم اپنی یادداشت
سے اس تمام واقعے کو کھرچ دینا ——— ورنہ دوسری بار مادام تم
سے کام نہیں لے گی" ——— سالومن نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا
"مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ خواہ مخواہ کی الجھنوں میں پھنسوں۔
میری طرف سے بے فکر رہو" ——— ٹائیگر نے انہیں اطمینان دلاتے
ہوئے کہا اور سالومن نے سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد جیگر اس کا
موٹر سائیکل کھینچتا ہوا پورچ میں لے آیا۔
"اب تم جا سکتے ہو" ——— سالومن نے کہا اور ٹائیگر تیزی سے
موٹر سائیکل پر سوار ہوا۔ اس نے اُسے سٹارٹ کیا اور پھر اس کا
موٹر سائیکل خاصی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا فارم ہاؤس کا دروازہ
کراس کر گیا ——— اس کا رخ پکی سڑک کی طرف تھا۔ وہ دل ہی
دل میں مجرموں کی سادہ لوحی پر ہنس رہا تھا جنہوں نے بڑی آسانی
سے اس کی باتوں پر اعتبار کر لیا تھا۔ مگر ٹائیگر کو یہ معلوم نہیں
تھا کہ مجرم اتنے سادہ لوح نہیں جتنا وہ انہیں سمجھ رہا ہے ——— اس
کی موٹر سائیکل کے انجن میں ایک ایسا آلہ نصب کر دیا گیا تھا جس

مجرم اپنا اصل مقصد حاصل کر سکتے تھے اور ظاہر ہے اس آلے کی
موجودگی سے ٹائیگر قطعاً لاعلم تھا۔

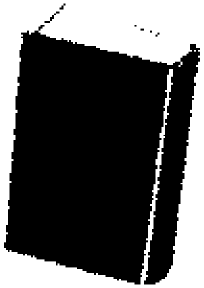

مادام اشعارا کا ذہن غصے اور نفرت سے بُری طرح کھول رہا
تھا جب سے جولیا نے اُسے عمران کے متعلق تفصیلات بتائی تھیں
اس کا جی چاہ رہا تھا کہ عمران کی بوٹیاں نوچ کر خود اپنے آپ کو گولی
مار دے ——— وہ جو اپنے آپ کو دنیا کی سب سے بڑی عیار سمجھتی
تھی۔ اس عمران کے ہاتھوں بُری طرح بے وقوف بن گئی۔ اُسے وہ دن
یاد آ رہا تھا جب وہ ایک خصوصی مشن پر اس ملک میں داخل ہوئی تھی۔
اور پھر اپنی چالاکی اور ہوشیاری کی بنا پر وہ چند دنوں میں اپنے مشن
میں کامیاب ہو گئی ——— اور کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہوئی۔ اس
روز وہ ہوٹل میں بیٹھی واپس جانے کا پروگرام بنا رہی تھی کہ اچانک
اس نے ڈائننگ ہال میں عمران کو داخل ہوتے دیکھا ——— عمران نے
پرنسوں سا لباس پہن رکھا تھا اور وہ کسی مشرقی شہزادے کی طرح
نظر آ رہا تھا ——— اس کے پیچھے ایک دیو ہیکل حبشی دونوں پہلوؤں

میں دیوالور نکلے بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا ——
اشمارا زندگی میں پہلی بار کسی مشرقی ملک میں آئی تھی۔ اس نے مشرق اور خصوصاً مشرقی شہزادوں کے بارے میں بڑی پراسرار کہانیاں سن رکھی تھیں —— اس لئے عمران کو دیکھتے ہی اس کا دل مچل اٹھا۔ اتنا خوب صورت۔ اتنا وجیہہ نوجوان اس نے زندگی میں نہ دیکھا تھا۔ اس لئے بے اختیار وہ عمران کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی —— عمران اس وقت بڑے باوقار انداز میں چلتا ہوا اس کی میز کے قریب سے گزر رہا تھا۔

"کیا آپ چند لمحے مجھے اپنی میزبانی کا شرف بخشیں گے" مادام اشمارا نے کھڑے ہو کر بڑے مہذب لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیکرٹری —— کیا یہ محترمہ اس قابل ہے کہ ہم اسے شرف میزبانی بخشیں" —— عمران نے اپنے پیچھے آتے ہوئے جوزف سے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا اور اس کے معصوم سے انداز پر مادام اشمارا اور بھی زیادہ شیفتہ ہو گئی۔

"شکل سے تو شریف معلوم ہوتی ہے۔ مگر باس —— سب عورتیں ایک جیسی ہوتی ہیں" —— جوزف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں جوزف —— یہ خاتون بے حد مہذب ہیں اور ہمیں پسند آئی ہیں اس لئے ہم انہیں ضرور شرف میزبانی بخشیں گے" عمران نے کہا اور پھر وہ بڑے اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

مادام اشمارا بھی اس کے بیٹھتے ہی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کی آنکھوں سے عمران کے لئے بے پناہ اشتیاق کی قندیلیں جل اٹھی تھیں۔

عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہی ایک ویٹر انتہائی تیز رفتاری سے اس کے قریب آ کر بڑے مؤدب انداز میں جھک گیا۔

"آپ کی تعریف" —— عمران نے اس کے جھکتے ہی بڑے شاہانہ انداز میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس —— یہ ایک معمولی سا ویٹر ہے" —— جوزف نے جو عمران کی کرسی کے پیچھے بڑے مؤدب انداز میں کھڑا تھا۔ فوراً جواب دیا۔

"اوہ —— اچھا —— تم ویٹر ہو۔ مگر تم ہمارے سامنے جھکے کیوں کھڑے ہو۔ کیا تمہاری کمر میں کوئی تکلیف ہے" —— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اس وقت اس کے چہرے پر فرشتوں جیسی معصومیت تھی۔

"یہ آرڈر لینے کے لئے آیا ہے۔ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے" مادام اشمارا نے ہلکی سی مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم اکیلے کبھی کچھ نہیں پیتے۔ مسٹر ویٹر —— ہال میں جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کو میری طرف سے ہوٹل کا سب سے مہنگا مشروب پیش کیا جائے —— اور ہمارے لئے سادہ پانی کا ایک گلاس" —— عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا اور ویٹر کے چہرے پر حیرت جیسے ثبت ہو کر رہ گئی۔

"جی —— جی باس [illegible] اگر تم نے باس کی

تفصیل میں ایک سطے کی بھی دیر کی تو .... — جوزف نے انتہائی
سخت لہجے میں کہا اور ویٹر تیزی سے جوزف کے لہجے سے گھبرا کر تیزی
سے مڑا۔ اور پھر مادام اشمارا نے دیکھا کہ ... ہال میں مشروب کے
جام تقسیم کئے جانے لگے — ہوٹل کا منیجر خود ہر میز پر جا کر عمران
کی اس پیش کش کے متعلق بتایا۔ اور وہ سب مڑ مڑ کر بڑی حیرت سے
عمران کی طرف دیکھتے۔ مگر عمران یوں بے نیازی سے بیٹھا ہوا تھا
جیسے اس نے مشروب کی بجائے لوگوں کو سادہ پانی دیا جا رہا ہو۔
"آپ کون سی ریاست کے شہزادے ہیں" — مادام اشمارا
نے پوچھا۔

"ہم ریاست ڈھمپ کے شہزادے ہیں۔ کوہ ہمالیہ کے دامن
میں پھیلی ہوئی عظیم ریاست — مگر ہمارے ڈیڈی نے ریاست ہمارے
حوالے کر کے یہاں اس ملک میں نوکری کر لی ہے جو ہمیں بالکل پسند
نہیں۔ اس لئے ہم ڈیڈی سے ناراض ہیں" — عمران نے بڑے
سادہ سے لہجے میں اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"نوکری کر لی — یعنی بادشاہ سلامت نے —" مادام
اشمارا نے چونک کر کہا۔

"ہاں — وہ اس ملک کی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں
سر رحمان" — عمران نے جواب دیا۔
"اوہ اچھا" — مادام اشمارا اور زیادہ مرعوب ہو گئی۔
"بس — پہلے تعارف ہونا چاہئے۔ مہذب لوگ بات کرنے
سے پہلے اپنا تعارف کراتے ہیں" — جوزف نے اچانک کہا۔

"اوہ — ہاں یہ ٹھیک ہے — ہم بھول گئے۔ اچھا ہوا تم نے
یاد دلا دیا۔ ہاں تو محترمہ — پہلے آپ میرا تعارف سن لیں۔ ورنہ
ہمارا یہ نوکر ... سمجھے گا کہ ہمیں فوراً غیر مہذب قرار دے دے
گا — ہمارا نام علی عمران ہے۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی
ایس سی (آکسن) اور جیسا کہ ہم نے پہلے بتایا ہے۔ ہم پرنس آف
ڈھمپ ہیں" — عمران نے فوراً اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔
"میرا نام مادام اشمارا ہے۔ میرا تعلق مغربی جرمنی سے ہے۔ میں
یہاں تفریح کے لئے آئی تھی — یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ
سے ملاقات ہو گئی" — مادام اشمارا نے اپنا تعارف کراتے ہوئے
کہا۔

"اوہ مادام اشمارا اچھا نام ہے۔ اور آپ خود بھی بے حد حسین
ہیں۔ بالکل شبنم کی طرح پاکیزہ اور مقدس ہیں۔ آپ سے مل کر بے حد
خوشی ہوئی ہے" — عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔
"شکریہ — یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو
گئی۔ مجھے مشرقی شہزادوں سے ملنے کی بے حد حسرت تھی۔ کیا آپ
مجھے اپنی ریاست کی سیر کرائیں گے" — مادام اشمارا نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ مادام اشمارا — یہ بڑا مشکل مسئلہ ہے۔ ہماری ریاست
کا قانون ہے کہ کوئی غیر ملکی عورت ریاست میں داخل نہیں ہو سکتی"
عمران نے جواب دیا۔

"اوہ — یہ تو بڑا سخت قانون ہے۔ کیا کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے

کر میں ریاست کی سیر کر سکوں" ــــــ مادام اشمارا نے کہا۔

"ایک طریقہ تو ہے۔ مگر اُسے آپ پسند نہیں کریں گی۔ ویسے طریقہ بے حد دل کش ہے" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کون سا طریقہ ہے۔ مجھے بتائیں" ــــــ مادام اشمارا نے بے چینی سے پوچھا۔

"وہ طریقہ یہ ہے کہ آپ مجھ سے شادی کر لیں اور پھر آپ ریاست کی بطور شہزادی سیر کر سکیں گی۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ مجھے شادی کے لفظ سے ہی نفرت ہے" ــــــ عمران نے آخری الفاظ سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شادی آپ سے ــــــ مگر آپ کو کیوں اس لفظ سے نفرت ہے" ــــــ مادام اشمارا نے عجیب سے لہجے میں پوچھا۔

"بس ہے نفرت ــــــ ہم تفصیل نہیں بتا سکتے۔ اس لئے اشمارا یہ طریقہ تو ناممکن ہے" ــــــ عمران نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھ سے برائے نام شادی کر لیں۔ صرف دنیا کو دکھانے کے لئے۔ میں آپ کی ریاست کی سیر کر لوں پھر میں واپس اپنے ملک چلی جاؤں گی" ــــــ اچانک مادام اشمارا نے کہا۔

"برائے نام شادی ــــــ وہ کیا ہوتی ہے" ــــــ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ دنیا کو دکھانے کے لئے ہم میاں بیوی ہوں۔

درحقیقت [illegible] صرف دوست رہیں" ــــــ مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"ایسا ممکن تو ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں پورے ٹھاٹ باٹ سے شادی کرنی پڑے گی۔ تمام رسوم و رواج پورے کرنے پڑیں گے" ــ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــــ یہ تو اور بھی دل کش بات ہے۔ اس طرح میں ذاتی طور پر مشرق کو قریب سے دیکھ سکوں گی" ــــــ مادام اشمارا نے مچلتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــــ اگر آپ چاہتی ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر یہ سوچ لیں کہ صرف دنیا کو دکھانے کے لئے ہی میاں بیوی ہوں گے۔ اگر آپ نے بعد میں کچھ اور مطالبات شروع کر دیئے۔ تو ہم خودکشی کر لیں گے" ــــــ عمران نے بڑی معصومیت سے کہا۔

"اوہ ــــــ آپ بے فکر رہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں" مادام اشمارا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ مشرقی شادی کے رسم و رواج دیکھنے کے لئے اس کا دل بُری طرح مچل اٹھا تھا۔

"لیکن ایک اور بھی مسئلہ ہے کہ شادی سے قبل آپ کو اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی ہمیں تحفے کے طور پر دینی پڑے گی" ــ عمران نے اس کے ہاتھ میں پہنی ہوئی ایک خوبصورت سی انگوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ انگوٹھی ــــــ نہیں ــــــ یہ ناممکن ہے۔ میں یہ انگوٹھی کسی بھی قیمت پر اپنے آپ سے جدا نہیں کر سکتی" ــــــ مادام اشمارا

نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"ارے ۔۔۔ آپ گھبرا گئیں۔ یہ تو ایک رسم ہے۔ ہم یہی آپ کو چند روز میں دوبارہ واپس تحفے کے طور پر دے دیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ایک اور انگوٹھی آپ کو تحفے کے طور پر دی جائے گی جس کی مالیت کم از کم ایک لاکھ ڈالر ہو گی" ۔۔۔ عمران نے بڑے بے نیازانہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر کی انگوٹھی" ۔۔۔ مادام اشمارا کی آنکھیں کی کھلی رہ گئیں۔

"تو کیا ہوا۔ ہمارے پاس ایسے خاندانی زیورات ہیں جن کی قیمت شاید پوری دنیا کی دولت دے کر بھی پوری نہ کی جا سکے۔ خاندانی زیورات میں ایک ایسا ہیرا ہے جو کوہ نور ہیرے سے جسامت کا ہے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ بدستور بے نیازی لئے ہوئے تھا۔

"اوہ ۔۔۔ کوہ نور سے دوگنی جسامت کا ہیرا۔ اوہ حیرت ۔۔۔

مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میرا مطلب ہے یہ معمولی سی انگوٹھی لے کر کیا کریں گے۔ یہ تو بہت سستی ہے۔ مجھے تو دراصل یہ پسند لگی تو میں دو ڈالر میں خرید لی" ۔۔۔ مادام اشمارا نے انگلی میں پہنی ہوئی انگوٹھی گھماتے ہوئے کہا۔

"ہمیں دولت یا قیمت کی کوئی پرواہ نہیں مادام اس ہماری نظروں میں رسم و رواج اہم ہوتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے

"مگر کیا واقعی آپ واقعی مجھے واپس کر دیں گے" ۔۔۔ مادام اشمارا نے الجھی ہوئی نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ جیسے وہ شدید قسم کی کشمکش میں مبتلا ہو۔

"تو ہم نے اسے کیا کرنا ہے۔ یہ تو صرف ایک رسم ہے۔ اس سے مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ دلہن کی مرضی اس شادی میں شامل ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"او کے ۔۔۔ میں یہ انگوٹھی آپ کو دے دوں گی۔ لیکن اس روز جس روز شادی کی رسوم ادا کی جائیں گی" ۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہمیں کیا اعتراض ہے۔ آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر کسی کوٹھی میں منتقل ہو جائیں تاکہ ہماری والدہ اور بہن آپ سے مل سکیں" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ مگر ۔۔۔ وہ ۔۔۔" مادام اشمارا نے [illegible]

"آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ آپ یہاں کس کی کوٹھی پر ٹھہریں گی تو ایسی کوئی بات نہیں۔ فکر نہ کرو اور یہاں کے بہت بڑے سائنس دان ہیں ۔۔۔ آپ میرے ساتھ چلیں تو آپ وہاں بہت خوش رہیں گی۔ ڈاکٹر داور کی لڑکی تحمینہ بھی پڑھی لکھی ہیں جیسے کے خوش مزاج بے حد خوش اور شرارتی ہے وہ آپ کو خوش رکھے گی" ۔۔۔ عمران نے فوراً ہی تجویز پیش کر دی۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ ان سے بات کر لیں میں کل ہی منتقل

ہو جاؤں گی" ۔۔۔۔ مادام اشمارا نے دفعتاً سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ شادی کی بات طے ہونے کے بعد آپ ہوٹل میں نہیں رہ سکتیں۔ یہ ہمارے خاندانی روایات ہیں" ۔۔۔ عمران نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"میں فوراً نہیں جا سکتی۔ یہ اچھا نہیں رہے گا" ۔۔۔۔ مادام اشمارا نے اس بار قدرے غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"تو مت جائیں ۔۔۔۔ ہم نے کونسی آپ کی منت کی ہے کہ آپ ہم سے شادی کریں۔ ہم تو صرف آپ کی خاطر یہ زہر کی گولی کھانے پر تیار ہو گئے تھے" ۔۔۔۔ عمران نے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے کہا۔ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"ارے ارے ۔۔۔۔ آپ تو ناراض ہو گئے۔ چلیے میں ابھی چلتی ہوں۔ میں کب کہہ رہی ہوں کہ آپ کو ناراض نہیں کر سکتی" ۔۔۔۔ مادام اشمارا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ۔۔۔۔ ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی اور آپ ہماری مرضی کا خیال رکھنے لگیں۔ اگر آپ کے یہی انداز رہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں ہمارا ارادہ بدل جائے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام اشمارا بے اختیار ہنس دی۔

"میں سامان لے لوں" ۔۔۔۔ مادام اشمارا نے کہا۔

"سامان ہوٹل والے پہنچا دیں گے۔ اب پرنسس عمران کی ہونے والی بیوی سامان اٹھاتی پھرے گی۔ آپ بے فکر رہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر جوزف سے کہا۔

سیکرٹری"

"یس باس" ۔۔۔۔ جوزف نے اٹین شن ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"بل ادا کر دو ۔۔۔۔ اور مادام اشمارا کے کمرے کا تمام بل ادا کر دو۔ ہوٹل والوں کو حکم دے دو کہ مادام اشمارا کا سامان ڈاکٹر داور کی کوٹھی میں پہنچا دیا جائے" ۔۔۔ عمران نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"او کے باس" ۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا استقبالیہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"بڑا شاندار سیکرٹری ہے" ۔۔۔۔ مادام اشمارا نے جوزف کے ڈیل ڈول کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کو پسند ہے تو ہم شادی کے موقع پر اسے تحفے کے طور پر آپ کو دے دیں گے۔ مگر یہ آپ کو علم ہو کہ یہ روزانہ وہسکی کی دو سو بوتلیں پیتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"دو سو بوتلیں وہسکی کی" ۔۔۔۔ مادام اشمارا کی آنکھیں پوری حد تک پھیلتی چلی گئیں۔

"ہاں ۔۔۔۔ ایسے صرف اسی کا گزارہ ہوتا ہے۔ ظالم اتنا بلانوش ہے کہ دو ڈرم وہسکی کے پینے کے باوجود اسے نشہ نہیں ہوتا" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

اسی لمحے جوزف واپس آ گیا۔

"باس ۔۔۔۔ بل کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ ہوٹل کے تمام بیروں کو ٹپ بھی دے دی گئی ہے" ۔۔۔۔ جوزف نے مودبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اوہ کے ـــــ آئیے مادام اشمارا" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور مادام اشمارا اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب عمران اور مادام اشمارا اکٹھے چلتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ اور ان دونوں کے پیچھے پیڑ مؤدبانہ انداز میں قدم اٹھاتا چلا جا رہا تھا ـــــ اور ہال میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ حیرت اور رشک بھری نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ مادام اشمارا کا دل عجیب احساس برتری سے بھرا جا رہا تھا ـــــ پھر عمران کی شاندار کار میں بیٹھ کر وہ ڈاکٹر داور کی عظیم الشان کوٹھی میں آ گئے۔

تمام واقعات فلم کی ریل کی طرح مادام اشمارا کے ذہن میں چل رہے تھے۔ ڈاکٹر داور کے گھر والوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا اور پھر دوسرے روز عمران کی والدہ اور بہن اس سے ملنے آئیں پھر وہ دلہن بنائی گئی ـــــ عجیب و غریب قسم کے لباس اور عجیب و غریب قسم کے رواجات۔ انتہائی حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ اور پھر شادی کا دن آ گیا ـــــ مادام اشمارا اپنی زندگی کے حیرت انگیز تجربے سے گزر رہی تھی۔ ڈاکٹر داور کی لڑکی نجمہ اسے ایک لمحے کے لئے بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیتی تھی ـــــ مادام اس انگوٹھی کی وجہ سے بے حد پریشان تھی۔ وہ جس راز کو حاصل کرنے کے لئے اس ملک میں آئی تھی وہ اس انگوٹھی میں ہی پوشیدہ تھا ـــــ اور وہ کسی قیمت پر یہ انگوٹھی اپنے آپ سے جدا نہ کرنا چاہتی تھی۔ مگر شادی والے دن صبح ہی صبح ایک نوجوان عمران کا پیغام لے کر آ گیا کہ رسم کے مطابق وہ انگوٹھی عمران کو پہنچا دی جائے

مگر مادام اشمارا نے انگوٹھی دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ وہ یہ انگوٹھی خود عمران کے حوالے کرے گی ـــــ اس نوجوان کے جانے کے بعد اس نے نجمہ کو مجبور کیا کہ وہ بازار جانا چاہتی ہے تاکہ عمران کے لئے کوئی خوبصورت تحفہ خرید سکے۔ اور پھر وہ چپکے سے کار میں بیٹھ کر نجمہ کے ساتھ بازار چلی گئی۔

"میں ایک فون کر لوں" ـــــ مادام اشمارا نے ایک ہوٹل کے باہر پبلک فون بوتھ کو دیکھتے ہی کہا اور نجمہ نے سر ہلا دیا۔

مادام اشمارا فوراً فون بوتھ میں گھس گئی۔ اس نے ایک نمبر گھمایا اور رسیور کان سے لگا لیا ـــــ چند ہی لمحوں میں رابطہ قائم ہو گیا۔

"ہیلو اشیل سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"مادام اشمارا" ـــــ مادام اشمارا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام ـــــ آپ ہوٹل سے یکایک کہاں چلی گئی تھیں۔ ہم نے سارے شہر میں آپ کو چھان مارا۔ گریٹ باس بھی آپ کی طرف سے بے حد پریشان ہے" ـــــ دوسری طرف سے بے چین لہجے میں کہا گیا۔

"میں ایک ضروری کام میں مصروف ہوں۔ تم ایسا کرو کہ فوراً ڈبیو ٹھری ٹائپ کی ایک خالی انگوٹھی لے کر بلازا شاپنگ سنٹر آ جاؤ۔ وہ انگوٹھی مجھے دے دینا اور میری انگوٹھی لے آنا۔ مگر اسے انتہائی

"حفاظت سے رکھنا۔ میں واپس آکر لے لوں گی" ۔۔۔ مادام اشمارا نے کہا۔

"او کے مادام ۔۔۔ مگر کیا اس انگوٹھی کو گریٹ باس تک پہنچا دیا جائے" ۔۔۔ راشیل نے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ ابھی کام نامکمل ہے۔ میں اسے جلد ہی مکمل کر لوں گی۔ پھر اسے باس تک پہنچا دیا جائے گا۔ تم فی الحال ویسا ہی کرو جیسا میں کہہ رہی ہوں" ۔۔۔ مادام اشمارا نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ۔۔۔ میں تھوڑی دیر میں پلازا شاپنگ سنٹر پہنچ رہا ہوں" ۔۔۔ راشیل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو ۔۔۔ میرے ساتھ ایک مقامی لڑکی ہوگی۔ اس لیے لین دین انتہائی خفیہ اور ہوشیاری سے ہوگا" ۔۔۔ مادام اشمارا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

پھر فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ نجمہ کو ساتھ لیے سیدھی پلازا شاپنگ سنٹر آگئی۔ وہاں اس نے ایک خوب صورت اور قیمتی جین خریدا ۔۔۔ پلازا شاپنگ سنٹر کی وسیع عمارت میں گھومتے پھرتے انہیں کافی دیر ہوگئی۔ اور اسی دوران راشیل وہاں پہنچ گیا۔ وہ ایک خوب صورت غیر ملکی نوجوان تھا ۔۔۔ جو کسی سیاح کے بھیس میں تھا۔ ایک کاؤنٹر پر مادام اشمارا اور راشیل اکٹھے ہوئے۔ اور مادام اشمارا نے نجمہ کو ایک خوب صورت گھڑی دیکھنے کا اشارہ کیا اور جیسے ہی نجمہ ادھر متوجہ ہوئی۔ مادام نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی انگوٹھی

راشیل کے حوالے کر دی اور اس کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی پلک جھپکنے میں مادام کے ہاتھوں میں پہنچ گئی۔ اور مادام نے وہ انگوٹھی پہن لی۔ نجمہ کے فرشتوں کو بھی اس لین دین کا علم نہ ہوا۔

پھر مادام اشمارا واپس آگئی۔ اب وہ مطمئن تھی۔ ان کے واپس پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد عمران وہاں پہنچ گیا ۔۔۔ نجمہ نے اس کے شادی والے دن دلہن کے گھر آنے کا خوب مذاق اڑایا۔ مگر عمران بھی ایک ڈھیٹ واقع ہوا تھا۔ بہرحال وہ انگوٹھی لے گیا۔

اور اب مادام اشمارا راشیل کی کوٹھی کے خفیہ تہہ خانے میں بیٹھی دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہی تھی۔ وہ عمران کی معصومیت سے مار کھا گئی تھی ۔۔۔ اگر اسے پہلے پتہ چل جاتا کہ عمران کی ایک سو بائیس بیویاں موجود ہیں تو وہ عمران کے قریب بھی نہ آتی۔ بہرحال اسے یہ اطمینان تھا کہ اصل انگوٹھی محفوظ ہے۔

اسی لمحے کمرے میں گھنٹی کی تیز آواز گونج اٹھی اور مادام اشمارا خیالات کی دنیا سے واپس آگئی۔ اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے بڑے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا ۔۔۔ اس کے ساتھ ہی گھنٹی کی آواز بند ہوگئی۔ اب اس سے ایک بھاری مردانہ آواز نکل رہی تھی۔

"گریٹ باس سپیکنگ اوور" ۔۔۔ بھاری اور تحکمانہ آواز میں دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مادام اشمارا سپیکنگ فرام دس اینڈ" ۔۔۔ مادام اشمارا نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام ۔۔۔ مشن کا کیا رہا۔ راشیل نے رپورٹ کی تھی کہ

"تم چند روز کے لئے غائب ہو گئی تھیں اوور" ۔۔۔ گریٹ باس نے پوچھا اس بار اس کا لہجہ نرم تھا۔

"گریٹ باس ۔۔۔ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ مشن کے سلسلے میں مجھے غائب ہونا پڑا۔ اوور" ۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیا ہے اب وہ گریٹ باس کو اپنی حماقت کے بارے میں تو کچھ بتا سکتی تھی۔

"کیا وہ رانڈ ڈبلیو تھری رنگ میں منتقل ہو چکا ہے اوور" گریٹ باس نے پوچھا۔

"یس باس اوور" ۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ کسی کو اس بارے میں علم تو نہیں ہوا اوور" ۔۔۔ گریٹ باس نے پوچھا۔

"آپ مادام اشمارا کی توہین کر رہے ہیں باس ۔۔۔ مادام نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں اوور" ۔۔۔ مادام اشمارا نے اس قدرے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ بات نہیں ۔۔۔ میں نے تو ویسے ہی پوچھ لیا تھا تم ایسا کرو ۔ ڈبلیو تھری رنگ رومانیہ کے سفیر کے حوالے کر دو۔ سفارتی تھیلے میں بڑی حفاظت سے وہ ہمارے پاس پہنچ جائے گی ۔۔۔ اس طرح تم اس کی حفاظت سے بے فکر ہو کر واپس آسکو گی اوور" گریٹ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ کل وہ سفیر کو پہنچا دیا جائے گا اوور" مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ کیونکہ ڈبلیو تھری ہی رہے گا۔ میں ابھی سفیر کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل ۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ گھنٹی کی آواز ابھرنے لگی۔ مادام اشمارا نے اس کا بٹن آف کر دیا۔

وہ سوچ رہی تھی کہ اگر جذبات میں آکر وہ اصل انگوٹھی عمران کو دے دیتی تو اس وقت کتنا بڑا مسئلہ پیدا ہو جاتا۔ ویسے اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ انگوٹھی سفیر کو پہنچانے کے بعد وہ کچھ روز یہاں رہے گی اور عمران سے اپنی توہین کا بھرپور بدلہ لے گی ۔۔۔ ایسا بدلہ کہ عمران تو کیا اس کی آئندہ نسلیں بھی شادی کا نام سنتے ہی کانوں کو ہاتھ لگائیں گی۔

چند لمحوں بعد ان آوازوں پر ایک مردانہ آواز غالب آگئی۔
"ہیلو ہیلو اسپیکنگ فرام ہیڈکوارٹر اوور" ——— بولنے کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"بلیک گرل فرام بس اینڈ اوور" ——— لڑکی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم اوور" ——— موکل کا لہجہ یکدم مؤدبانہ ہوگیا۔

"عمران کے ساتھی کے موٹر سائیکل میں میگا فون نصب کر دیا گیا ہے۔ اسے چیک کرو اوور" ——— لڑکی نے جس نے اپنے آپ کو بلیک گرل کہا تھا ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم ——— ہم نے پہلے ہی چیکنگ شروع کر دی ہے اوور" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"میڈم اشمارا کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے اوور" بلیک گرل نے پوچھا۔

"نہیں مادام ——— اس کا پتہ نہیں چل سکا اوور" ——— موکل نے جواب دیا۔

"راشیل کی کیا پوزیشن ہے۔ اس نے کچھ بتایا ہے اوور" بلیک گرل نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام ——— بے پناہ تشدد کے باوجود اس سے کچھ حاصل نہیں ہوسکا اوور" ——— موکل نے اس بار قدرے ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں خود آکر اس سے معلوم کرتی ہوں۔ وہ تمہارے

ٹائیگر کو رخصت کرنے کے بعد سالومن واپس اسی کمرے میں آیا جہاں وہ غیر ملکی لڑکی موجود تھی۔

"چلا گیا ہے" ——— غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں مادام ——— اب کیا حکم ہے" ——— سالومن نے لہجے میں کہا۔

"میں ہیڈکوارٹر جا رہی ہوں۔ تم سے جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ یہ کر دو" ——— لڑکی نے اٹھتے ہوئے کہا اور سالومن نے ادب سے سر جھکا دیا۔ اور پھر غیر ملکی لڑکی کے پیچھے چلتا ہوا وہ عمارت کے پچھلے پورچ میں آیا ——— جہاں ایک سپورٹس کار موجود تھی۔ لڑکی دروازہ کھول کر سٹیرنگ پر بیٹھ گئی اور چند لمحوں بعد کار تیزی سے سائیڈ گلی سے ہوتی ہوئی عمارت کی اگلی طرف آئی اور پھر پھاٹک سے باہر نکلتی چلی گئی۔ سڑک پر پہنچتے ہی لڑکی نے کار کا رخ شہر کی طرف موڑ دیا۔ اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا یا۔ دوسرے لمحے ڈیش بورڈ سے بیپ کی آوازیں نکلنے لگیں ——— لڑکی بڑے اطمینان سے کار چلا

بس کا نمبر ہے۔ اور ہینڈز آل ۔۔۔۔ بلیک گرل نے سفاکی سے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ پر
لگا ہوا بٹن آف کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔
وہ سوچ رہی تھی کہ آخر میڈم اشمارا کہاں غائب ہو گئی ۔۔۔۔ اُسے
اچانک ہی اطلاع ملی تھی کہ میڈم اشمارا ایک خصوصی مشن پر پاکیشیا
گئی ہے۔ چونکہ اُسے معلوم تھا کہ میڈم اشمارا کسی عام مشن پر کام
کرتی ۔۔۔۔ اس لئے اس نے اس بات کی تفتیش شروع کر دی
کہ میڈم اشمارا کا پاکیشیا میں کیا مشن ہو سکتا ہے۔ اور پھر اتفاق
اُسے معلوم ہو گیا کہ میڈم اشمارا پاکیشیا میں قائم کئے جانے والے
ایک نئے دفاعی سسٹم کا نقشہ حاصل کرنے گئی ہے ۔۔۔۔ یہ دفاعی
سسٹم حکومت شوگران نے ایک خفیہ معاہدے کے تحت پاکیشیا
کو دیا تھا۔ اور یہ ان کے اپنے سائنس دانوں کی ایجاد تھا ۔۔۔۔ جسے
حاصل کرنے کے لئے ایکریمیا اور روسیاہ کی حکومتوں نے اپنے
پر خود بے حد کوشش کی تھی۔ لیکن شوگران میں انہیں کوئی کامیابی
ہوئی تھی ۔۔۔۔ اس لئے وہ خاموش ہو گئے۔ میڈم آسٹریچ کا تعلق
سے تھا۔ وہ ایکریمین ٹاپ سیکرٹ سروس کی سپیشل ایجنٹ تھی۔ ا
اُسے سرکاری طور پر بلیک گرل کے نام سے پکارا جاتا تھا ۔۔۔۔ اس
نے اپنے ملک کے لئے ایسے ایسے کارنامے انجام دیئے تھے کہ اس
کی شہرت سب ایجنٹوں سے اچھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انتہائی اہم
کے سلسلے میں اُسے آگے بڑھایا جاتا تھا ۔۔۔۔ میڈم اشمارا
متعلق اسے معلوم تھا کہ لازماً وہ ایک مجرم تنظیم سے متعلق ہے۔

[illegible] روسیاہ کی حکومت کی سپیشل ایجنٹ تھی۔ اس لئے وہ خاص طور
پر میڈم اشمارا کی حرکات و سکنات کے متعلق آگاہ رہتی تھی۔ چنانچہ جب
اُسے اطلاع ملی کہ میڈم اشمارا پاکیشیا کسی خاص مشن پر گئی ہے تو وہ چونک
پڑی ۔۔۔۔ اور پھر جب تفتیش کی گئی تو اُسے یہ اہم اطلاع ملی کہ میڈم
اشمارا پاکیشیا اسی دفاعی سسٹم کا نقشہ حاصل کرنے گئی ہے۔ جس کے
متعلق شوگران میں وہ ناکام رہتے ہیں ۔۔۔۔ چنانچہ اس نے جب ایکریمیا
حکام کو یہ اطلاع دی تو وہ لوگ چونک پڑے۔ انہیں ابھی تک یہ خبر ہی
نہ تھی کہ حکومت شوگران نے یہ اہم دفاعی سسٹم پاکیشیا کے حوالے
کر دیا ہے ۔۔۔۔ چنانچہ ٹاپ سیکرٹ میٹنگ میں یہ طے پایا کہ ایکریمیا
کو یہ راز حاصل کرنا چاہئے۔ اور کوشش یہ ہونی چاہئے کہ روسیاہ تک
یہ راز نہ پہنچ سکے۔ اور پھر میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ مشن بلیک گرل
کے حوالے کیا جائے ۔۔۔۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میڈم آسٹریچ اپنے مخصوص
ساتھیوں سمیت پاکیشیا پہنچ گئی۔ پاکیشیا پہنچنے سے قبل حسب عادت
اس نے مقامی انٹیلی جنس اور سیکرٹ سروس کے متعلق معلومات اکٹھی
کر لیں ۔۔۔۔ اور اس سلسلے میں ہی عمران کا نام سامنے آیا۔ یہاں پہنچ
کر جب اس نے کام کیا تو عمران کا ایک ساتھی ٹائیگر نظروں میں آ گیا۔ اس
کے متعلق انکشاف بھی بس اتفاق سے ہی ہو گیا تھا ۔۔۔۔ کہ ایک ٹرانسمیٹر
کال چیک ہو گئی جس میں عمران نے اُسے ہدایت کی تھی۔ اور پھر اس کے
ذریعے عمران تک پہنچنے کے لئے یہ جال پھیلایا گیا تھا کہ اُسے راستے میں
روک کر اس کی بے خبری میں موٹر سائیکل میں میگا ٹو نصب کر دیا گیا۔
اب جیسے ہی وہ اس موٹر سائیکل پر سوار عمران کے ہیڈ کوارٹر میں جاتا۔

ہیڈ کوارٹر لیس ہو سکتا تھا اور عمران کے متعلق بھی پتہ چل جاتا اس طرح اس کی نگرانی آسانی سے کی جا سکتی تھی ——— عمران کے متعلق تفصیل معلوم کرتے ہوئے اُسے عمران کے فلیٹ کا بھی پتہ چلا تھا لیکن یہاں کر معلوم ہوا کہ فلیٹ گزشتہ ایک ہفتے سے بند پڑا ہوا ہے ——— اشمارا کے ایک ساتھی راشیل کو اتفاق سے چیک کر لیا گیا۔ وہ ایک کیفے سے باہر نکلا تھا اور پھر اُسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آیا گیا۔ اس سے مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا تو علم ہو گیا ——— لیکن مادام اشمارا غائب تھی اور راشیل اس کے متعلق نہیں بتا رہا تھا کہ وہ کہاں گئی اور اس نے مشن کے سلسلے میں کیا کیا ہے ——— اس لئے اب اس نے خود اس سے یہ راز اگلوانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اُسے سب سے زیادہ فکر میڈم اشمارا کی تھی کیوں کہ اس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کی عادی ہے۔ اس لئے اُسے خطرہ تھا کہ کہیں وہ راز حاصل کر کے واپس نہ چلی جائے اور وہ ہاتھ ملتے ہی رہ جائے لیکن راشیل اور مادام اشمارا کے ساتھیوں کی یہاں موجودگی یہ ظاہر کر رہی تھی کہ مادام اشمارا ابھی تک راز حاصل نہیں کر سکی ورنہ ظاہر ہے وہ جا چکی ہوتی ——— لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ آخر وہ کہاں غائب ہے چوں کہ اس راز کے حصول کے بارے میں اُسے تفصیلات کا علم نہیں تھا اس لئے اس نے یہی پلاننگ کی تھی کہ مادام اشمارا کی نگرانی کی جائے اور جیسے ہی وہ کامیاب ہو اُس سے یہ راز حاصل کر لیا جائے ——— اس طرح آسانی سے وہ مشن میں کامیاب ہو جاتی

پر بھی راز کے بارے میں کچھ نہ بتا سکتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ راشیل مادام اشمارا کا خاص ساتھی ہے۔ اس لئے اُسے مادام اشمارا کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو گا ——— لیکن وہ کچھ بتا نہ رہا تھا بہر حال اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے اُسے راشیل کی بوٹی بوٹی کیوں نہ علیحدہ کرنی پڑے وہ اس سے مطلوبہ معلومات ضرور اگلوا لے گی ——— یہی سوچتی ہوئی وہ کار چلاتی شہر کی مضافاتی کالونی شکیل ٹاؤن میں داخل ہو گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار شکیل ٹاؤن کی ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی ——— اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے بیپ بیپ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"موکل سپیکنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد موکل کی آواز سنائی دی۔

"بلیک گرل ——— کوٹھی کا پھاٹک کھلواؤ اوور" ——— بلیک گرل نے جواب دیا اور بٹن آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کوٹھی کا پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور بلیک گرل کار اندر لے گئی۔ اس نے کار کو پورچ میں روکا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گئی ——— برآمدے میں دو مشین گن بردار چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ سامنے سے ایک لمبا تڑنگا نوجوان راہداری سے نکل کر باہر آ گیا۔

"راشیل کو کہاں رکھا گیا ہے موکل" ——— بلیک گرل نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آیئے میرے ساتھ" ——— موکل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ بلیک گرل سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے چل دی۔

عمران کو مادام اشمارا کی پاکیشیا میں موجودگی کا علم اتفاقاً ہی ہوا تھا۔ اُسے یہ اطلاع کیپٹن شکیل نے دی تھی۔ کیوں کہ جب وہ انٹیلی جنس میں تھا تو ایک مشن کے ــــ سلسلے میں اس کا ٹکراؤ مادام اشمارا سے ہوا تھا ــــ اور کیپٹن شکیل نے اتفاقاً مادام اشمارا کو ایک ہوٹل میں بیٹھے ہوئے دیکھ لیا۔ چونکہ کیپٹن شکیل بغیر کسی کیس کے ایکسٹو سے بات نہیں کرتا تھا۔ اس لئے اس نے عمران سے اس کا ذکر کر دیا ــــ اور عمران مادام اشمارا کا نام سن کر چونک پڑا۔ کیوں کہ اس کی لائبریری میں ایک خطرناک مجرمہ کا مادام اشمارا تو درج تھا۔ لیکن اس کے متعلق تفصیلات نہیں تھیں۔ اُسے اس نام کا علم جرمنی کی سیکرٹ سروس سے ہوا تھا۔ اس لئے اس نے جرمن سیکرٹ سروس کے سربراہ سے رابطہ قائم کیا [illegible] وہاں اس کی ایک فائل موجود تھی ــــ چنانچہ عمران نے وہ فائل منگوالی۔ اس فائل سے بھی مادام کے متعلق زیادہ تفصیلات کا علم نہ ہوسکا البتہ اتنا اشارہ مل گیا کہ وہ مجرم تنظیم سے متعلق ہو سکے

[illegible] سیاہ کی کسی خفیہ ایجنٹ سے۔ چنانچہ عمران نے کیپٹن شکیل کے ذمہ مادام اشمارا کی تلاش کا کام لگا دیا تاکہ اس کی نگرانی کر کے اس کے مشن کا پتہ چلایا جا سکے ــــ اور پھر کیپٹن شکیل کی اطلاع پہ ہی کہ وہ ہوٹل سن ویو میں موجود ہے۔ وہ پرنس آف ڈھمپ کے روپ میں جوزف کو ہمراہ لئے پہنچ گیا۔ اور پھر شاید یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ مادام اشمارا نے خود ہی اُسے اپنی میز پر بیٹھنے کی دعوت دے دی ــــ اور اس کے بعد سب کچھ خود بخود ہوتا گیا۔ جب مادام اشمارا نے ریاست ڈھمپ دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو عمران نے فوراً شادی والی بات کر دی ــــ لیکن جب مادام اشمارا شادی پہ تیار ہوگئی تو عمران چونک پڑا۔ اب تک تو وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ خود مادام اشمارا سے اور بے تکلف ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اب اس کی ذہنی رو اچانک پلٹ گئی ــــ مادام اشمارا کا خود ہی اُسے اپنی میز پہ دعوت دینے اور پھر یوں آسانی سے شادی پہ تیار ہو جانے کا مطلب یہی تھا کہ وہ خود ہی اسے اپنے کسی مقصد کی خاطر عمران کے گلے پڑنا چاہتی ہے ــــ اور پھر عمران نے اپنی طرف سے جان چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن مادام اشمارا تو شاید فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ عمران سے شادی کر کے ہی ہٹے گی۔ اور پھر عمران اس نتیجے پر پہنچنے ہی والا تھا کہ اب وہ قہقہہ لگا کر اس شادی والے مذاق کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے ــــ کہ اچانک اس کی نظریں مادام اشمارا کی انگلی میں موجود ایک گھٹیا قسم کی انگوٹھی پہ پڑ گئی۔ مادام اشمارا کا لباس اور اس کا رکھ رکھاؤ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ مالی لحاظ سے بے حد خوش حال ہے۔ لیکن

اس کی انگلی میں انتہائی گھٹیا قسم کی انگوٹھی نے عمران کو چونکا دیا ۔ اور عمران نے جان بوجھ کر اس سے انگوٹھی طلب کر لی —— لیکن جواب میں مادام اشمارا جس طرح چونکی تھی ۔ اور اس کا رنگ اچانک زرد پڑ گیا تھا اس سے عمران کا شک یقین میں بدل گیا کہ انگوٹھی کسی خاص مقصد کے لئے ہے —— حالانکہ بظاہر وہ انگوٹھی ایک سادہ اور گھٹیا سی انگوٹھی نظر رہی تھی جو فٹ پاتھوں پر بیٹھ کر گھٹیا سامان بیچنے والوں کے پاس ڈھیروں کی صورت میں پڑی ہوتی ہیں —— اور پھر عمران کا اصرار بڑھتا گیا ۔ اور جواب میں مادام اشمارا نے جس انداز میں انگوٹھی نہ دینے کی ضد پکڑی اس سے عمران کے ذہن میں موجود شک جڑیں پکڑتا چلا گیا ۔ اور پھر مادام اشمارا اس انداز میں راضی ہو گئی کہ وہ انگوٹھی شادی والے دن دے گی —— تو عمران نے دل ہی دل میں ایک اور فیصلہ کر لیا کہ وہ انگوٹھی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مادام اشمارا اس طرح اس کے ساتھ شادی کا ڈھونگ رچا کر آخر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے —— چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ مادام اشمارا کو ڈاکٹر داور کی کوٹھی پر لے جائے گا ۔ اور پھر وہاں نجمہ سے کہہ کر اس کی مکمل نگرانی کرائے گا چنانچہ وہ اسے زبردستی ڈاکٹر داور کے گھر لے گیا —— اس کا مقصد صرف اتنا تھا کہ وہ اسے وہاں دو چار روز ٹھہرائے گا اور پھر دیکھے گا کہ مادام اشمارا کیا چاہتی ہے ۔ انگوٹھی کے بارے میں اسے اب زیادہ تشویش نہ رہی تھی —— کیونکہ مادام اشمارا اسے نہ صرف انگوٹھی دینے پر رضامند ہو گئی تھی بلکہ وہ اس کے ساتھ سیدھی ڈاکٹر داور کے گھر منتقل ہونے پر بھی تیار ہو گئی تھی ۔ اس سے عمران اس نتیجے پر پہنچا کہ مادام

اشمارا کسی خاص مقصد کے لئے ہر قیمت پر شادی کا ڈھونگ رچانا چاہتی ہے ۔ عمران کا قطعاً اس سے شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا —— کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مادام اشمارا ایک بین الاقوامی مجرمہ ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت روسیاہ کی سپیشل ایجنٹ بھی ہے ۔ اس لئے شادی والی بات تو قطعاً اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی —— اور جہاں تک ریاست ڈھمپ دیکھنے کی بات تھی وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ مادام اشمارا جس نے پوری دنیا دیکھی ہوئی ہے صرف ایک ریاست دیکھنے کی خاطر اس حد تک نہیں جا سکتی —— لیکن جیسے ہی اس نے مادام اشمارا کو ڈاکٹر داور کی کوٹھی پر پہنچایا ۔ معاملات اس کے ہاتھوں سے نکلتے چلے گئے ۔ اور اس نے تو مذاق میں سر سلطان سے شادی کی بات کی لیکن سر سلطان یوں سنجیدہ ہو گئے کہ جیسے وہ پیدا ہی اسی مقصد کے لئے ہوئے ہوں ۔ کہ عمران اور مادام اشمارا کی شادی کرا دیں —— اور بات اس کی والدہ اور بہن ثریا سے ہوتی ہوئی سر رحمان تک پہنچ گئی ۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ بات اس حد تک پہنچ گئی کہ اب عمران کے لئے پیچھے ہٹنا محال تھا —— لیکن اس کے باوجود اس کا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا ۔ اس نے شادی والے روز مادام اشمارا سے وہ انگوٹھی بھی حاصل کر لی اور نجمہ سے اس بات کی تسلی کر لی کہ اس نے مادام اشمارا کو ایک لمحے کے لئے بھی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے دیا —— اور نہ ہی اس سے کوئی ملنے آیا ہے ۔ تو اس نے دانش منزل میں اس انگوٹھی کو اچھی طرح چیک کیا ۔ لیکن وہ ایک عام سی انگوٹھی تھی ۔ البتہ اس میں ایک خاص چیز تھی کہ وہ انگوٹھی اندر سے کسی صندوق کی طرح خالی تھی ۔ اور

اس خانے میں کوئی چھوٹی سی چیز رکھی جا سکتی تھی۔ اس صندوق نما نگینے کو ایک کیل کی مدد سے کھولا اور بند کیا جا سکتا تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ ایسی انگوٹھیاں عام بنتی ہیں ـــــ اس کے اندر لوگ زہر اور عموماً اپنے دوستوں کی چھوٹی چھوٹی تصویریں چھپا کر رکھتے ہیں۔ اس لئے اس نے وہ انگوٹھی ایک طرف پھینکی۔ اور پھر اس نے شادی کے عین وقت پر نمٹنے کے لئے ایک نیا منصوبہ تیار کر لیا ـــــ اس نے بطور ایکسٹو جولیا کو عین موقع پر مادام اشمارا کو اغوا کرنے کے لئے کہا۔ اور اس کے لئے اس نے مقامی بدمعاشوں کے ایک گروپ کی خدمات بھی اپنے ایک دوست کی معرفت جولیا کو دلوا دیں ـــــ شادی والے لاکٹ میں اس نے آئی ویژن بٹن پہلے ہی لگوا دیا تھا۔ تاکہ مادام اشمارا جب اپنی رہائش گاہ پہنچے تو ـــــ اس بٹن کی مدد سے وہ اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلائے ـــــ چنانچہ جولیا نے اپنا کردار بہت اچھی طرح نبھایا اور عین نکاح کے وقت مادام اشمارا کو اغوا کر لیا گیا۔ اور نہ صرف اغوا کر لیا گیا بلکہ اس آئی ویژن بٹن کی وجہ سے وہ اس کی رہائش گاہ کا بھی پتہ چلانے میں کامیاب ہو گیا تھا ـــــ اور سب سے بڑی بات یہ کہ عمران شادی سے بال بال بچ گیا۔ ظاہر ہے جب دلہن ہی غائب ہو جائے گی تو پھر شادی کا مسئلہ تو اپنے آپ ہی ختم ہو جاتا تھا ـــــ اسے خطرہ صرف سر رحمان کی طرف سے تھا کہ وہ مادام اشمارا کی تلاش میں سنجیدہ ہو جائیں گے۔ جیسا کہ انہوں نے دھمکی بھی دی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ مادام اشمارا سپرنٹنڈنٹ فیاض کے بس کا روگ نہیں ہے ـــــ اور سر رحمان کی زیادہ سے زیادہ دوڑ

[illegible] تھی۔ اس لئے وہ اس طرف سے قطعاً مطمئن تھا۔ مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا پتہ چلنے کے بعد اب اس کا پروگرام صرف اس کی نگرانی تک ہی محدود تھا ـــــ تاکہ اس کے مشن کا پتہ چلایا جا سکے۔ چنانچہ اس نے میک اپ کیا اور پھر لباس بدل کر وہ کار لے کر دانش منزل سے باہر نکل آیا۔ تاکہ اطمینان سے اس مادام اشمارا کی رہائش گاہ کی نگرانی کر سکے۔

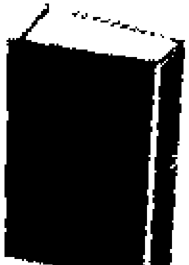

مادام اشمارا نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبایا۔ تو دروازے پر ایک مسلح نوجوان نمودار ہوا۔

"یس مادام" ـــــ اس نوجوان نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"راشیل کو بلاؤ" ـــــ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام ـــــ راشیل آج صبح سے ہی غائب ہے۔ وہ جاتے وقت کہہ گیا تھا کہ وہ آپ سے ملنے کے لئے جا رہا ہے۔ اس کے بعد اس کی واپسی نہیں ہوئی" ـــــ نوجوان نے مودبانہ لہجے میں جواب

دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ راشیل واپس نہیں آیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہاں گیا وہ؟" ——— مادام نے چونک کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام" ——— نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— غضب ہو گیا۔ راشیل کو میں نے ایک اہم ترین انگوٹھی دی تھی تاکہ وہ میرے آنے تک اسے سنبھال کر رکھے۔ مائیکل کو بلاؤ شاید اسے علم ہو" ——— مادام کا لہجہ غضب ناک ہو گیا۔

"یس مادام" ——— نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر غائب ہو گیا۔ مادام کو یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ راشیل انگوٹھی لے کر کہاں چلا گیا ہے۔ راشیل اس کا دست راست تھا۔ وہ اس کے متعلق تو شبہ بھی نہ کر سکتی تھی کہ وہ غداری کا تصور بھی کر سکتا ہے۔ پھر آخر وہ کہاں چلا گیا ——— اسے تو دس بجے کے قریب مادام نے کر وہ انگوٹھی دی تھی۔ لیکن اب تو رات پڑنے والی ہے۔ اتنی دیر کہاں رہ سکتا ہے۔

"یس مادام" ——— اچانک ایک غیر ملکی نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"راشیل کہاں ہے مائیکل" ——— مادام نے غضب ناک لہجے میں پوچھا۔

"وہ صبح دس بجے کے قریب آپ سے ملنے گیا تھا۔ اس کے بعد ... ——— مائیکل نے جواب دیا۔

"اوہ ——— غضب ہو گیا۔ میں نے اسے مشن کی مائیکرو فلم والی انگوٹھی دی تھی تاکہ وہ لٹ کے بعد واپس آ کر لے لوں گی۔ اب میں نے باس کو بھی بتا دیا ہوں کہ مشن مکمل ہو گیا ہے" ——— مادام نے سخت تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— پھر تو واقعی حیرت اور تشویش کی بات ہے۔ راشیل آخر کہاں جا سکتا ہے" ——— مائیکل نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہیں فوراً اسے تلاش کرنا ہو گا۔ زندہ یا مردہ ہر قیمت پر" ——— مادام نے غضب ناک ہوتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی تلاش میں آدمی بھیجتا ہوں مادام" ——— مائیکل نے کہا۔

"وہ کس چیز پر گیا تھا۔ اپنی کار میں یا ٹیکسی میں" ——— مادام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ اب وہ حیرت انگیز طور پر اپنے غصے پر قابو پا چکی تھی۔

"وہ سپورٹس کار میں گیا تھا مادام" ——— مائیکل نے جواب دیا۔

"پھر فوراً اپنے آدمیوں کو اس کار اور راشیل کی تلاش میں بھیج دو۔ جنہوں نے بہت تیز رفتاری سے کام کرنا ہے۔ مجھے جلد از جلد وہ انگوٹھی چاہئے" ——— مادام نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام" ——— مائیکل نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

مادام نے مائیکل کے جانے کے بعد کمرے میں ہی ٹہلنا شروع کر

دیا وہ سوچ رہی تھی کہ آخر راشیل کہاں جا سکتا ہے کیونکہ ابھی تک کوئی مخالف پارٹی بھی سامنے نہ آئی تھی جس کی طرف سے یہ سمجھا جاتا کہ راشیل کو لے اڑی ہو گی ——— تو کیا راشیل خود ہی راز سمیت فرار ہو گیا ہے۔ لیکن وہ اکیلا کیا کر سکتا ہے اور کہاں جا سکتا ہے۔ آخر سوچ کر وہ اس نتیجے پہ پہنچی کہ ہو سکتا ہے راشیل کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہو اور وہ کسی ہسپتال میں پڑا ہو ——— یہ خیال آتے ہی تیزی سے انٹرکام کی طرف بڑھی اور اس نے رسیور اٹھا کر ایک بٹن دبا دیا۔

"یس مادام" ——— دوسری طرف سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"تمام ہسپتال چیک کرو۔ کہیں راشیل کی کار کا ایکسیڈنٹ نہ ہو گیا ہو" ——— مادام نے کہا۔

"نہیں مادام ——— میں نے سب سے پہلے یہی کام کیا تھا۔ آج صرف پانچ ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں۔ جن میں کوئی غیر ملکی زخمی یا ہلاک نہیں ہوا ہے میں نے تمام تھانوں اور ہسپتالوں کو چیک کر لیا ہے مادام" مائیکل نے جواب دیا۔

"اوہ ——— پھر آخر وہ کہاں گیا۔ وہ جا ہی کہاں سکتا ہے" مادام نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مادام ——— پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ابھی اس کا پتہ چل جائے گا۔ ایک منٹ مادام ——— ایک کال آئی ہے" ——— مائیکل نے کہا اور مادام رسیور لے کر کھڑی ہو گئی۔

"ہیلو مادام ——— راشیل کی کار کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ شہر سے کچھ دور کھیتوں میں کھڑی ہے۔ اس کے ٹائروں کے نشانات پر سے پتہ چلا ہے اور کار کی باڈی پر بھی گولیوں کے نشانات ہیں۔ کار کو سڑک پر روکا گیا ہے اور پھر اسے دھکیل کر کھیتوں میں چھپا دیا گیا ہے" ——— مائیکل نے چند لمحوں بعد کہا۔

"اوہ ——— اس کا مطلب ہے راشیل کو جبراً اغوا کیا گیا ہے۔ لیکن ایسی حرکت کون کر سکتا ہے" ——— مادام نے جواب دیا۔

"مادام ——— کار کے قریب ہی ایک چھوٹا سا بٹن بھی ملا ہے۔ نمبر سکسٹی ——— جس نے کار دریافت کی ہے بٹن لے کر آ رہا ہے۔ شاید اس سے اغوا کرنے والوں کا کوئی کلیو مل جائے" ——— مائیکل نے جواب دیا۔

"اچھا ——— جیسے ہی نمبر سکسٹی بٹن لے کر آئے فوراً اسے لے کر میرے پاس آجانا۔ معاملہ کچھ زیادہ ہی خطرناک دکھائی دیتا ہے" ——— مادام نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اب وہ کسی مخالف پارٹی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ لیکن ایسی کوئی پارٹی اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کیونکہ وہ انتہائی خفیہ طریقے سے اس مشن پر آئی تھی ——— مقامی سیکرٹ سروس یا انٹیلی جنس یا ملٹری انٹیلی جنس کے حرکت میں آنے کا بھی کوئی خدشہ نہ تھا۔ کیونکہ اس نے اس سسٹم کو نصب کرنے والے ایجنٹ کو محبت کا فریب دیا تھا ——— اور پھر وہ راتیں اس کے ساتھ فلیٹ میں بسر کرنے کے بعد وہ اس کے نقشے کی مائیکرو فلم اتارنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اسے شاید اتنی آسانی سے یہ نقشہ حاصل نہ ہوتا۔

اگر اس انجینیر نے اپنے طور پر یہ نقشہ بنا کر اپنی ذاتی فائل میں نہ رکھ لیا ہوتا۔ وہ انجینیر اپنے ہر کام کا ذاتی ریکارڈ رکھنے کا عادی تھا۔ بس تلاش کے دوران اُسے وہ ریکارڈ سے مل گیا —— اور پھر اس نے اس نقشے کو اُڑانے کی بجائے بروچ میں لگے ہوئے خفیہ کیمرے کی مدد سے اس کی مائیکرو فلم اتاری اور فلم اس نے اس مقصد کے لئے بنی ہوئی ڈبیہ نما انگوٹھی کے اندر رکھ دی —— اور پھر وہ اس سے رخصت ہو کر چلی آئی۔ وہ اسے ایک سیاح کے روپ میں ملی تھی اس لئے ظاہر ہے اس انجینیر کو اس پر کوئی شک نہ ہو سکتا تھا۔ اب اس کی بدقسمتی تھی کہ وہ واپسی پر ہوٹل میں کھانا کھانے کے لئے بیٹھی اور کھانے کے بعد وہ ابھی شراب پی رہی تھی —— کہ وہ پرنس آف ڈھمپ اس سے ٹکرا گیا۔ اور پھر نجانے اس نوجوان کی بے پناہ معصومیت سے مار کھا گئی یا مشرقی ریاست دیکھنے کے شوق میں وہ ڈاکٹر داور کی کوٹھی میں پہنچ گئی —— اور جہاں عمران سے اس کو بچا لینے کے لئے اُسے راشیل کو بلا کر انگوٹھی اس کے حوالے کرنی پڑی۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ راشیل کو دینے کی بجائے اگر وہ انگوٹھی کسی کو ہی دے دیتی تو ظاہر ہے عمران کو اس انگوٹھی کے راز کا علم ہو سکتا تھا ..... وہ لیکن آسانی سے اس سے حاصل کر سکتی تھی اور پھر اچانک وہ ایک خیال کے آتے ہی چونک پڑی۔ اُسے اپنے بے ہوش ہونے اور پھر اس غیر ملکی لڑکی کی باتیں اور وہاں سے یاد آرہا تھا۔ .... اگر عمران اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا تو اس کا مقصد تو ترجیح ہوتا تو وہ ویسے بھی مادام اشمارا کو اپنے ساتھ

لے جانے کی کیا ضرورت تھی اور اسی لمحے اُسے ڈاکٹر داور کے گھر والوں کا خلوص۔ عمران کی والدہ اور بہن ثریا کی باتیں عمران کے والد سر رحمان سے ملاقات اور خاص طور پر ڈاکٹر داور کی بیٹی نجمہ کی باتیں یاد آرہی تھیں —— وہ لوگ کتنے پر خلوص تھے اور پھر نجمہ نے اُسے کئی بار کہا تھا کہ وہ کتنی خوش قسمت ہے کہ اس کی شادی عمران سے ہو رہی ہے جس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہزاروں لڑکیاں تڑپتی رہ گئی ہیں —— اور پھر وہ تمام رسومات جو شادی سے پہلے ادا کی گئیں۔ اور بے شمار عورتوں کا جمگھٹ۔ کیا یہ سب لوگ عمران کے فراڈ میں شامل ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا —— یہ کوئی اور ہی چکر ہے اب اُسے خیال آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ زبردست دھوکہ کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ غیر ملکی لڑکی جو اپنے آپ کو عمران کی ایک سو بائیسویں بیوی کہہ رہی تھی —— اُسے کسی خاص مقصد کے لئے اُسے اغوا کیا ہو اور پھر اُسے ڈرا کر بھاگنے پر مجبور کیا ہو۔ یا پھر ہو سکتا ہے کہ عمران نے ہی کوئی چکر چلا دیا ہو۔ اسی لمحے اُسے خیال آگیا کہ عمران کا والد مقامی انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہے —— ہو سکتا ہے کہ یہ سب کوئی چکر ہو۔ اور عمران کا تعلق بھی انٹیلی جنس سے ہی ہو۔ لیکن اگر انٹیلی جنس کی یہ حرکت تھی تو انہیں اتنے بڑے ڈھونگ کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن اب اسے محسوس ہو رہا تھا کہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے جتنا وہ سمجھ رہی ہے۔ اس سارے ڈھونگ کی تہہ میں کوئی خاص راز پنہاں ہے —— اس نے تیزی سے میز کی دراز سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا۔ اور پھر اس پر فریکوئنسی سیٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر سے

زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"یس گریٹ باس سپیکنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ایک
کرخت آواز سنائی دی۔

"مادام اشمارا سپیکنگ۔ اوور" ـــــ مادام اشمارا نے کہا

"یس مادام ـــــ کیا بات ہے اوور" ـــــ گریٹ باس نے
اس بار نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ راشیل ڈبلیو تھری انگوٹھی کے ساتھ ہی غائب
ہے۔ میں نے اس کی تلاش شروع کرا دی ہے۔ ابھی ابھی اطلاع ملی
ہے کہ اُسے کسی نے جبراً اغوا کر لیا ہے ـــــ میں نے آپ کو اسی لئے
کال کی ہے کہ آپ سے پہلے جو بات ہوئی تھی۔ وہ ابھی پوری نہیں ہوئی
انگوٹھی جس میں مشن کی فلم تھی اس کی تلاش کا چکر چل پڑا ہے اوور"
مادام اشمارا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ یہ اچانک کیا ہو گیا۔ کس نے راشیل کو اغوا کر لیا
اوور" ـــــ گریٹ باس نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"میں جلد ہی معلوم کر لوں گی۔ آپ بے فکر رہیں اگر میں مشن کی فلم
حاصل کر سکتی ہوں تو میں یہ انگوٹھی بھی برآمد کر لوں گی اوور"
مادام اشمارا نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ـــــ تو پھر فی الحال [illegible]
دے دیتا ہوں۔ کہ وہ انتظار میں نہ رہے اوور" ـــــ گریٹ باس
نے جواب دیا۔

"ہاں ـــــ یہ درست ہے۔ دوسری بات یہ کہ مجھے پاکیشیا

ANS.cc

انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان اور اس کے بیٹے علی عمران کے
بارے میں تفصیلی معلومات چاہئیں۔ آپ کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے معلومات
حاصل کر کے مجھے اطلاع دیں اوور" ـــــ مادام اشمارا نے ہدایت
دیتے ہوئے کہا۔

"سر رحمان کے متعلق تو تم خود بتا رہی ہو کہ وہ انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل
ہے۔ ایسے سرکاری آدمیوں کے متعلق تو کراس ورلڈ آرگنائزیشن ریکارڈ
نہیں رکھتی۔ دوسرا نام علی عمران ـــــ اگر یہ کوئی مجرم ہے تو اس
کا ریکارڈ ہو گا ورنہ نہیں اوور" ـــــ گریٹ باس نے جواب دیا۔

"میں نے تو سنا تھا کہ کراس ورلڈ آرگنائزیشن ہر اس آدمی کا ریکارڈ
رکھتی ہے جس کا کسی بھی طریقے سے جرائم سے تعلق ہو اوور" ـــــ مادام
اشمارا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــــ ایسا ہی ہے۔ زیادہ تر ریکارڈ مجرموں کا ہوتا ہے۔ لیکن
دوسری طرف وہ ریکارڈ صرف سیکرٹ سروس کے ممبران کا رکھتے ہیں۔
انٹیلی جنس کی کراس ورلڈ آرگنائزیشن کی نظروں میں کوئی حیثیت نہیں ہے
اوور" ـــــ گریٹ باس نے جواب دیا۔

"چلیں آپ کوشش تو کریں کم از کم پتہ تو چل جائے گا کہ ان کی کیا
حیثیت ہے اوور" ـــــ مادام اشمارا نے بددلی سے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی کال بیک کرا کر معلوم کر لیتا ہوں۔ میں آدھے
گھنٹے بعد تمہیں اطلاع دوں گا اوور" ـــــ گریٹ باس نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ مادام شمارا نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"مادام ۔۔۔ حاضر ہو سکتا ہوں" ۔۔۔ اسی لمحے دروازے سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔۔۔ آؤ مائیکل" ۔۔۔ مادام نے چونکتے ہوئے کہا اور مائیکل قدم بڑھاتا کمرے میں داخل ہو کر میز کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ بیج ملا ہے راشیل کی کار کے قریب" ۔۔۔ مائیکل نے کہتے ہوئے جیب سے نکال کر ایک چھوٹا سا بیج مادام کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ مادام نے چونک کر بیج اٹھایا اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگی دوسرے لمحے وہ یوں اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے اس کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔

"بلیک گرل ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ یہ میں سمجھی راشیل کو کیا ہوا" مادام نے غصے سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"بلیک گرل ۔۔۔ کیا وہ ایکریمین ٹاپ سپیشل ایجنٹ" مائیکل نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مائیکل ۔۔۔ یہ بیج بلیک گرل کا مخصوص بیج ہے۔ دیکھو اس پر ایک ... لڑکی ڈانس کر رہی ہے اور نیچے لکھا ہے بلیک بیوٹی ۔۔۔ بظاہر یہ عام سا بیج معلوم ہوتا ہے ... کرنے والی کمپنی کا ... لیکن یہ بلیک گرل کا مخصوص ... اور ... راشیل کی کار کے قریب ملنے سے ظاہر ہے کہ بلیک گرل ... ملک میں ... بلکہ وہ ہمارا ... ہو سکتا ہے وہ بھی اسی مشن پر آئی ہو ... راشیل ... ہمارے ... اس مشن پر کام کر رہی ہے ... اور ... اگر بلیک گرل نے وہ انگوٹھی حاصل کر لی تو پھر سمجھو ہم شکست کھا گئے۔ ہمیں فوراً راشیل کو برآمد کرنا ہے ہر قیمت پر" ۔۔۔ مادام نے تلخ لہجے میں کہا۔

"مگر مادام ۔۔۔ ہم کس طرح راشیل کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ سوائے اس بیج کے اور کوئی کلیو ہمارے پاس موجود نہیں ہے" ۔۔۔ مائیکل نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا پتہ لگانا ہو گا ہر قیمت پر ... اوہ ٹھہرو ۔۔۔ رینج نمبر فور پر ٹرائی کرتے ہیں شاید راشیل سے لنک ہو جائے" ۔۔۔ مادام نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ ضروری تو نہیں کہ راشیل نے رینج نمبر فور کا رسیور اپنے پاس رکھا ہوا ہو" ۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس کے پاس ہو ۔۔۔ عام طور پر راشیل اسے اپنے پاس رکھتی ہے۔ اس سے وہ خود تو ہم سے رابطہ قائم نہیں کر سکتی لیکن ہم چاہیں تو اس کے ذریعے اس کی تلاش کر سکتے ہیں۔ آؤ ٹرائی کرتے ہیں" ۔۔۔ مادام نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے پیچھے دیوار میں نصب بڑی سی الماری کی طرف بڑھی اور اس نے الماری کھول کر اس کی ایک سائیڈ دبائی تو الماری کے اندر لگے ہوئے تختے تیزی سے گھوم کر پچھلی طرف چلے گئے اور اب وہاں ایک بڑی سی مشین نصب نظر آ رہی تھی جس کے درمیان میں ایک بڑی سی

ANS.CO

سی سکرین نما جگہ خالی تھی۔ مادام نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو سکرین روشن ہو گئی اور سکرین پر شہر کا نقشہ ابھر آیا۔ مادام نے ایک اور بٹن دبایا تو سکرین پر ایک روشن نقطہ نمودار ہو گیا۔

"ویری گڈ ۔۔۔ راشیل کے پاس رینج فور کا ریسیونگ سیٹ موجود ہے ورنہ یہ نقطہ روشن نہ ہوتا" ۔۔۔ مادام نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے بیک وقت دو بٹن دبا دیئے اور روشنی کا نقطہ تیزی سے مشرق کی طرف اچھل اچھل کر بڑھتا شروع ہو گیا۔ ۔۔۔ انتہائی مشرق میں جانے کے بعد وہ ذرا سا ٹیڑھا ہو کر نیچے اترتا چلا آیا اور پھر ایک جگہ رک کر تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

اور مادام نے آگے بڑھ کر غور سے نقشے کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"شکیل ٹاؤن ۔۔۔ کوٹھی نمبر ۱۲" ۔۔۔ مادام نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"مائیکل ۔۔۔ فوراً شہر میں پھیلے ہوئے اپنے آدمیوں کو کال کر کہو کہ وہ فوراً شکیل ٹاؤن پہنچ کر کوٹھی نمبر ۱۲ کو گھیر لیں۔ راشیل مشن انگوٹھی سمیت اسی کوٹھی میں ہے۔ ہمیں فوراً چھاپا مارنا ہو گا ۔۔۔ میرا خیال ہے بلیک گرل نے یہاں ہی ہیڈ کوارٹر بنایا ہے" ۔۔۔ مادام اشمارا نے مشین کو دوبارہ گھما کر الماری میں فٹ کرتے ہوئے کہا۔

"مگر مادام ۔۔۔ اگر یہاں بلیک گرل کا ہیڈ کوارٹر ہے تو ہمیں پوری طرح تیار ہو کر جانا ہو گا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہاں بلیک گرل کا پورا [illegible] موجود ہو گا" ۔۔۔ مائیکل نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ہاں واقعی یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ہمیں پوری

[illegible] تم اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو۔ میں خود ان کے [illegible] ہر قیمت پر ۔۔۔ مکمل مشن انگوٹھی میں ہے۔ ایسا نہ ہو بلیک گرل وہ انگوٹھی حاصل کر لے" ۔۔۔ مادام اشمارا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور مائیکل تیزی سے سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا جب کہ مادام اشمارا ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آئی تو اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ لباس کی خفیہ جیبوں میں اس نے ضروری سامان بھر لیا تھا ۔۔۔ اور اب وہ بلیک گرل کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھی۔ اور پھر وہ مائیکل کے پاس جانے کے لئے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور مادام چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے بٹن دبایا۔ تو اس میں سے گریٹ باس کی آواز بلند ہوئی۔

"گریٹ باس کالنگ مادام اشمارا اوور" ۔۔۔ گریٹ باس کے لہجے میں جوش نمایاں تھا۔

"یس مادام ۔۔۔ اٹینڈنگ اوور" ۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام ۔۔۔ وزارت خارجہ کی آرگنائزیشن سے حیرت انگیز معلومات ملی ہیں۔ پاکیشیا کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کے بارے میں ان کے پاس کوئی فائل موجود نہیں ہے۔ البتہ علی عمران کے متعلق حیرت انگیز انکشافات ہوئے ہیں اوور" ۔۔۔ گریٹ باس نے جوشیلے لہجے میں

کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا وہ کوئی مجرم ہے۔ اوور" ...
چونکتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے تو عمران کا نام صرف اس لئے
لیا تھا کہ وہ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس کا بیٹا ہے۔

"مادام ——— وہ مجرم نہیں بلکہ مجرموں کے لئے عزرائیل
رکھتا ہے۔ معصوم عزرائیل ——— کراس ورلڈ آرگنائزیشن
فوری رپورٹ دی ہے۔ اس کے مطابق وہ بظاہر ایک احمق سا
سا نوجوان ہے جو عام طور پر احمقانہ سا لباس پہنتا ہے اور ا...
کرتا ہے ——— اور اس کی حرکات بظاہر احمقانہ دکھائی دی...
اپنے نام کے علاوہ وہ اپنے آپ کو ایک فرضی ریاست ڈھمپ...
شہزادہ بھی بتاتا ہے۔ یعنی پرنس آف ڈھمپ ——— ایک
پہلوؤں میں ریوالور لٹکنے اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ عمران
خطرناک ترین آدمی ہے۔ یہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس...
ایکسٹو کے لئے کام کرتا ہے ——— بے حد عیار، چالاک
ترین آدمی ہے۔ بے شمار بین الاقوامی مجرم تنظیمیں اس کے
کے گھاٹ اتر چکی ہیں اور لاتعداد بین الاقوامی مجرم اس کے
گردنیں تڑوا چکے ہیں ——— مارشل آرٹ کا اتنا بڑا ماہر ہے
سے بڑا لڑاکا بھی آج تک اس سے نہیں جیت سکا۔ جوڈو، [illegible]
کنگ فو۔ غرضیکہ ہر قسم کے فن حرب کا ماہر ہے۔ مشنگ آرٹ
مشنگ آرٹ کا مطلب ہے کہ وہ اتنا پھرتیلا ہے کہ بڑے سے
بھی ریوالور کی گولی اُسے نہیں مار سکتا۔ مختصر یہ کہ وہ پوری...

... وہ جس مجرم تنظیم کے پیچھے لگ جائے اس
تنظیم کی موت مقدر بن جاتی ہے ——— کنوارہ ہے
اور ایک باورچی کے ساتھ ... روڈ کے فلیٹ نمبر ۲۰۰ میں رہتا ہے۔
اس کے دیگر آدمیوں کے متعلق کسی کو کوئی علم نہیں۔ میک اپ کا ماہر
ہے ——— اتنا ماہر کہ چند منٹوں میں مکمل طور پر حلیہ بدلنے پر قادر ہے
اوور ——— گریٹ باس نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ گاڈ ——— اس قدر خطرناک آدمی ——— اتنی خوبیاں کسی
انسان میں تو نہیں ہو سکتیں۔ میرا خیال ہے کراس ورلڈ والوں نے
مبالغے سے کام لیا ہے۔ اوور" ——— مادام نے طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔

"نہیں مادام ——— کراس ورلڈ کی معلومات غلط نہیں ہو سکتیں۔
یہ لوگ زبردست چھان بین کے بعد معلومات اکٹھی کرتے ہیں۔ اوور"
گریٹ باس نے جواب دیا۔

"اوکے ——— پھر کراس ورلڈ والوں کو آپ بتا دیں کہ اُن کا یہ
سپر مین مادام اشمالا کے ہاتھوں چند روز بعد موت کے گھاٹ اتر
چکا ہوگا۔ اوور" ——— مادام اشمالا نے بڑے مضبوط لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"مادام اگر ہو سکے تو ایسے لوگوں کو چھیڑے بغیر تم اپنا مشن مکمل کر لو۔
ایسا نہ ہو کہ مشن کے درمیان یہ رکاوٹ بن جائے۔ اوور" ——— گریٹ
باس نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"گریٹ باس ——— مشن کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ مشن مکمل ہو...

چکا ہے۔ اس کی فلم میں نے ڈبیہ جیسی انگوٹھی میں ڈال کر محفوظ کر …
اب یہ اتفاق ہے کہ مجھے یہ انگوٹھی ماشیل کو دینی پڑی …
اغوا کر لیا گیا ـــــ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ ماشیل کو کس نے ا…
اور اس وقت وہ کہاں ہے۔ میں اپنے آدمی لے کر بس وہاں …
والی تھی کہ آپ کی کال آ گئی۔ اور میں رک گئی اوور" ـــــ
اشمارا نے جواب دیا۔

"کس نے اغوا کیا ہے۔ کیا کوئی مخالف پارٹی میدان میں …
ہے اوور" ـــــ گریٹ باس نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ تو ابھی علم نہیں ہے کہ وہ کس حد تک مخالف ہے۔ بہر …
کو انہوں نے اغوا کیا ہے۔ اور آپ سن کر حیران ہوں گے کہ …
بلیک گرل کہتے ہیں اوور" ـــــ مادام اشمارا نے بتایا۔

"بلیک گرل ـــــ اوہ ـــــ مگر وہ پاکیشیا میں کیسے …"
گریٹ باس نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ماشیل کی کار کے پاس سے اس کا مخصوص بیج ملا ہے …
نے بیج فورسے ماشیل کو ٹریس کر لیا ہے۔ اس سے معلوم …
کہ ماشیل بلیک گرل کے قبضے میں ہے ـــــ ماشیل کے …
پوری طرح علم ہے کہ چاہے اس کی جان کیوں نہ چلی جائے …
نہیں بتائے گا۔ لیکن ایک مسئلہ ہے کہ ماشیل کو اس انگو …
اہمیت کا خود بھی علم نہیں ہے اوور" ـــــ مادام نے جواب …

"اوہ ـــــ یہ تو اچھا ہے کہ اسے انگوٹھی کی اہمیت کا …
ورنہ ہو سکتا ہے وہ بے پناہ تشدد کے سامنے گھٹنے ٹیک …

… اور سنو اگر ضرورت محسوس کرو تو مجھے کال کر
لینا میں خود بھی پاکیشیا آ جاؤں گا اوور" ـــــ گریٹ
باس نے آفر دیتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں فی الحال تو اس کی نوبت نہ آئے گی۔ لیکن اگر
ضرورت محسوس ہوئی تو میں اطلاع دے دوں گی اوور"
مادام نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ ماشیل کو بلیک گرل کے پنجے سے چھڑانے کے
بعد فوری حال سے مجھے مطلع کر دینا۔ کیونکہ مجھے فکر رہے گی اوور"
گریٹ باس نے ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اوور۔ اینڈ آل" ـــــ مادام نے جواب دیا۔ اور
ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔
گیسٹ کے باہر ہی مائیکل اس سے ٹکرا گیا۔

"میں آپ ہی کی طرف آ رہا تھا مادام ـــــ سب آدمی پوری طرح
تیار ہیں۔ لیکن ایک آدمی نے جو پچھلی سڑک سے آیا ہے نے رپورٹ
دی ہے کہ اس نے ایک پھرتیلے سے نوجوان کو ہماری کوٹھی کی پچھلی
دیوار پھاند کر اندر صحن میں غائب ہوتے دیکھا ہے" ـــــ مائیکل
نے کہا۔

"ہماری کوٹھی کی دیوار ـــــ کیا اسے یقین ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
دیوار پر تو بجلی کی تاریں لگی ہوئی ہیں" ـــــ مادام نے چونکتے ہوئے جواب
دیا۔

"جی ہاں مادام ـــــ میں نے چیک کیا تو تاریں بھی صحیح ہیں اور ان

میں کرنٹ بھی دوڑ رہا ہے "——— مائیکل نے کہا۔

"کس نے رپورٹ دی ہے" ——— مادام نے پوچھا۔

"الیون تھرٹی نے مادام" ——— مائیکل نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ" ——— مادام نے کہا۔

"وہ باہر لوبرج میں موجود ہے" ——— مائیکل نے جواب

"آؤ ——— میں خود اس سے پوچھتی ہوں" ——— مادام نے

وہ تیزی سے لوبرج کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اور پھر اس نے الیون تھرٹی

سے خود پوچھ گچھ کی۔ الیون تھرٹی کو اندھیرے میں احساس سا

لیکن وہ حتمی طور پر کچھ نہ بتا سکتا تھا۔ اس لئے مادام نے آخرکار

سمجھ کر ٹال دیا۔

اور پھر وہ دس مسلح افراد کو لے کر ویگن میں سوار ہو گئی

کوٹھی کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر

جو شہر کے تمام راستوں کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اور مادام

ٹاؤن بتلانے پر اس نے سر ہلاتے ہوئے ویگن پھاٹک سے

تیزی سے ویگن دوڑاتا مغرب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ANS COD

مادام اشمارا سے انگوٹھی حاصل کرنے کے بعد راشیل اطمینان سے

چلتا ہوا کلائزڈ وسٹ باہر آ گیا۔ اس نے انگوٹھی کو اپنی کسی انگلی میں پہننے کی

کوشش کی ——— لیکن انگوٹھی اس کی کسی انگلی میں فٹ نہ آئی۔ وہ بہت

چھوٹی تھی۔ اس لئے اس نے انگوٹھی کو کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ

لیا۔ اسے احساس تھا کہ مادام اشمارا نے جس انداز میں انگوٹھی اس کے

حوالے کی ہے ——— اس سے ظاہر ہے کہ انگوٹھی کسی خاص اہمیت کی

حامل ہے۔ اس لئے وہ اس کی طرف سے پوری طرح محتاط تھا۔ لیکن وہ

ابھی تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اسے دور سے سڑک بلاک نظر آئی۔ سڑک

کے دونوں اطراف کاروں کی طویل قطار موجود تھی ——— اور راشیل نے

دور ہی سے چیک کر لیا کہ مسلح سپاہی ہر کار کی تلاشی لے رہے ہیں۔ یہ دیکھ

کر اسی لمحے اسے خیال آ گیا کہ کہیں یہ تلاشی اس انگوٹھی کی نہ ہو۔ کیونکہ

وہ جانتا تھا کہ مادام اشمارا جس تنظیم سے تعلق رکھتی ہے ——— اور

پھر اس کا اچانک غائب ہو جانا اور پھر اسی طرح چلا نہ ہیڈ کوارٹر پہنچ جانا

[illegible] انگوٹھی ——— [illegible] سے آ گئی ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے خطرہ تھا

کہ کسی بھی وقت انگوٹھی اس سے چھینی جا سکتی ہے۔ وہ بڑا مشہور [illegible]
کرچور کی داڑھی میں تنکا۔ اب راشیل کی داڑھی تو نہ [illegible]
کے دل میں موجود تھا ——— اس لئے اس نے تیزی سے کار ایک
کے سامنے روکی اور پھر اتر کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کیفے میں داخل
اسے معلوم تھا کہ تلاشی لینے والے کسی بھی لمحے اس کی کار کے ساتھ
کی تلاشی بھی لے سکتے ہیں ——— اس لئے وہ سب سے پہلے اس
کسی محفوظ جگہ پہنچانا چاہتا تھا۔ اور یہی سوچنے کے لئے وہ کیفے
ہوا تھا۔ اور پھر اس کی نظریں کیفے کے ہال میں دوڑتی چلی گئیں
کی تمام میزیں پر تھیں۔ دوپہر کا وقت تھا۔ اس لئے لوگ کھانا کھا
مصروف تھے۔ وہ سب لوگ شکل و صورت و لباس سے ملازم
آتے تھے ——— اس لئے راشیل سمجھ گیا کہ ارد گرد موجود کا
میں لنچ کا وقفہ ہوا ہے۔ اس لئے کیفے کا ہال پُر ہے۔ اور پھر ایک
اسے ایک خوب صورت سی نوجوان لڑکی اکیلی بیٹھی کھانا کھاتی
اور راشیل تیزی سے اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
"اوہ کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں مس" ——— راشیل نے
مہذب لہجے میں کہا۔
"اوہ ——— ہاں تشریف رکھئے" ——— لڑکی نے اچانک
قریب ایک خوب صورت غیر ملکی نوجوان کو کھڑا دیکھا تو چونک
"شکریہ مس ......" ——— راشیل نے بیٹھتے ہوئے
اور اس نے جان بوجھ کر مس کے بعد وقفہ دیا تھا۔
"میرا نام مارگریٹ جولین ہے اور میں یہاں رابرٹ سنٹر

[illegible] ——— مارگریٹ جولین نے جواب میں اپنا مکمل
[illegible] کراتے ہوئے کہا۔
"مجھے [illegible] کہتے ہیں۔ میں ایک سیاح ہوں"
راشیل نے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ سوری ——— میں نے آپ سے کھانے کے لئے پوچھا ہی نہیں"
مارگریٹ جولین نے ندامت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ
ہی ویٹر کو اشارہ کیا۔
"اوہ تھینک یو ——— میں کھانا کھا چکا ہوں۔ آپ کھانا کھا لیجئے۔
پھر چائے اکٹھی پی لیں گے۔ آپ جیسی حسین خاتون کے ساتھ چائے پینا
میرے لئے یادگار رہے گا" ——— راشیل نے کہا۔
"اوہ ——— آپ خواہ مخواہ تکلف کر رہے ہیں۔ میں کھانا کھا
چکی ہوں" ——— مارگریٹ جولین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
اور پھر اس نے ویٹر کو چائے لانے کا کہا اور ویٹر نے پھرتی سے میز
پر پڑے ہوئے برتن اٹھا کر میز صاف کر دی۔
"یہ رابرٹ سنٹر کہاں ہے" ——— راشیل نے پوچھا۔
"اس کیفے سے تیسری بلڈنگ ہے۔ ادویات کی امپورٹ ایکسپورٹ
کمپنی ہے" ——— مارگریٹ جولین نے جواب دیا۔ اس کی نظروں میں
راشیل کے لئے پسندیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ مارگریٹ جولین
آزاد خیال لڑکی تھی۔ ایک فلیٹ میں اکیلی رہتی تھی۔ اور چونکہ
اس کی تنخواہ اس کے شوق کے لئے پوری نہ ہوتی تھی۔ اس لئے وہ
[illegible] دوست بنا کر ان سے اپنا خرچہ نکالتی رہتی تھی۔ اور راشیل کو

دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی کہ راشیل نے اُسے پسند کیا ہے اور یہ [illegible] بھی وہ کوئی دولت مند سیاح لگتا ہے ——— اس کے ساتھ وقت بھی اچھا گزرے گا اور ساتھ ہی رقم بھی تگڑی حاصل ہو سکے گی اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ راشیل کو دوست بنا لے گی۔

"یہ کچھ دور کاروں کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ یہ کیا مسئلہ ہے" اچانک راشیل نے پوچھا۔

"اوہ چیکنگ ——— ارے ہاں ——— یہاں اکثر چیکنگ ہوتی ہے۔ نارکوٹکس ایجنسی والے اکثر یونہی مصروف سڑکوں پر شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ہر کار، موٹر سائیکل اور ہر آدمی کی چیکنگ کرتے ہیں۔ اس طرح اکثر انہیں منشیات اور اس کے [illegible] مل جاتے ہیں" ——— مارگریٹ جولین نے بغور راشیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تو کیا یہ سارا دن چیکنگ کرتے رہتے ہیں" ——— راشیل نے پوچھا۔

"نہیں ——— بس اچانک چیکنگ شروع کر دیتے ہیں۔ اور اچانک ختم کر دیتے ہیں۔ نہ ہی وقت مخصوص ہے اور نہ [illegible] ایسا ہوتا ہے کہ وہ وہاں سے چیکنگ چھوڑ کر دوسروں کے [illegible] کاروں اور اجنبی لوگوں کی چیکنگ شروع کر دیتے ہیں" مارگریٹ جولین نے جواب دیا۔

"اوہ ——— تو یہ بات ہے" ——— راشیل نے [illegible] لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

——— آپ اگر مجھ پر اعتماد کریں تو میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گی" ——— مارگریٹ جولین نے ویٹر کے رکھے ہوئے چائے کے برتن اپنی طرف کھسکاتے ہوئے بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا۔ وہ دراصل راشیل کے سوال اور اس کی آنکھوں میں موجود الجھن سے اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ راشیل کے پاس بھی منشیات موجود ہے ——— اس لئے وہ چیکنگ سے گھبرا کر اس کیفے میں آ نکلا ہے۔ ایسے آدمیوں سے ہمیشہ بڑی موٹی موٹی رقمیں ملنے کی توقع رہتی تھی۔ اس لئے مارگریٹ جولین کی دلچسپی بڑھ گئی تھی۔

"اعتماد ——— کیسا اعتماد ——— اوہ مس مارگریٹ ——— آپ غلط انداز میں سوچ رہی ہیں۔ میرا منشیات سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا" ——— راشیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا وہ مارگریٹ جولین کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔

"یہ لیجئے ——— چائے لیجئے۔ اب یہ تو آپ کی مرضی ہے کہ آپ اعتماد کریں یا نہ کریں۔ بہرحال اگر ایسا کوئی مسئلہ ہے تو مناسب معاوضے پر میری خدمات حاضر ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ یہ لوگ اچھی طرح پہچانتے ہیں اس لئے یہاں تو تلاشی بھی نہیں لی جاتی" ——— مارگریٹ نے چائے کی پیالی راشیل کی طرف بڑھاتے ہوئے بڑے محتاط لہجے میں کہا۔

اور اسی لمحے راشیل نے کیفے سے باہر مسلح سپاہیوں سے بھری ہوئی کار رکتے ہوئے دیکھی۔ سپاہی کار سے اتر کر کھڑے ہو گئے تھے۔ انہیں شاید کسی افسر کے آنے کی توقع تھی۔

اور راشیل نے انہیں دیکھتے ہی [illegible]

مادام اشمارا کی دی ہوئی انگوٹھی نکال کر مارگریٹ کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

"مس مارگریٹ ۔۔۔ یہ انگوٹھی امانت رکھ لیں۔ اور اپنا گھر کا پتہ بتا دیں۔ میں شام کو وہاں سے آتے وقت واپس لے لوں گا اور آپ کو معقول معاوضہ بھی پیش کیا جائے گا" ۔۔۔ راشیل نے تیز لہجے میں کہا اور مارگریٹ نے پھرتی سے انگوٹھی اس کے ہاتھ سے جھپٹ کر اپنے گریبان میں ڈال دی۔

"اس کی حفاظت اپنی جان سے زیادہ کریں۔ اگر یہ گم ہو گئی اور یا اسے نقصان پہنچا تو آپ کے جسم کی ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دی جائے گی" ۔۔۔ راشیل کا لہجہ بے پناہ سرد اور تلخ تھا۔

"آپ بے فکر رہیں مسٹر راشیل ۔۔۔ یہ محفوظ رہے گی۔ آپ آفس ٹائم کے بعد فلیٹ نمبر ۱ ولنگٹن روڈ پر آجائیں اور اپنی امانت حاصل کر لیں۔ لیکن وہ معاوضہ معقول ہونا چاہیئے" ۔۔۔ مارگریٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور راشیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ اب پولیس والے کیبن کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ اور پھر پولیس والوں نے راشیل کو روک لیا۔ لیکن انہوں نے مارگریٹ جولین کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کیبن سے باہر نکلتی چلی گئی۔

"معاف کیجئے ۔۔۔ ہم ہنگامی چیکنگ کر رہے ہیں۔ آپ کو تلاشی دینی ہو گی" ۔۔۔ ایک پولیس افسر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں راشیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی بات نہیں آفیسر ۔۔۔ قانون سے تعاون میرا نصب العین

"یہ لیں آپ خوب اچھی طرح تسلی کر لیں" ۔۔۔ راشیل نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد اس کی مکمل تلاشی لینے کے بعد اسے وہاں سے جانے کی اجازت مل گئی۔ اور راشیل اپنی پیش بندی پر مسکراتا ہوا کیبن سے باہر نکل آیا ۔۔۔ اب کاروں کی چیکنگ بند تھی۔ اور کیبنوں میں بیٹھے ہوئے افراد کی چیکنگ ہو رہی تھی۔ اس لئے راشیل اطمینان سے کار میں بیٹھا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ شام کو مارگریٹ کو معقول انعام دے کر اس سے انگوٹھی حاصل کر لے گا۔

اس کی کار تیز رفتاری سے سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس وقت وہ جس جگہ سے گزر رہا تھا۔ اس کے دونوں اطراف میں دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے جن میں قد آور فصلیں موجود تھیں ۔۔۔ راشیل اپنی ہی دھن میں کار دوڑاتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک دھماکہ سا ہوا اور راشیل کے ہاتھ میں پکڑا ہوا کار کا سٹیئرنگ بری طرح لڑکھڑا گیا۔ راشیل نے لاشعوری طور پر اسے کنٹرول میں کرنا چاہا ۔۔۔ لیکن کار سڑک سے اتر کر کھیت میں گھستی چلی گئی۔ راشیل نے بڑی مشکل سے اسے الٹنے سے بچایا تھا۔ اور پھر جیسے ہی کار رکی راشیل ایک طویل سانس لیتے ہوئے باہر نکل آیا ۔۔۔ اس کا خیال تھا کہ کار کا ٹائر اچانک کسی شیشے کا ٹکڑا لگنے سے برسٹ ہو گیا ہے چنانچہ نیچے اتر کر اس نے ٹائر کو چیک کیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔ ٹائر کو گولی مار کر پھاڑا گیا تھا ۔۔۔ اور اسی لمحے اسے آہٹ سی محسوس ہوئی۔

وہ جیب میں ہاتھ ڈال کر تیزی سے گھوما مگر اسی لمحے کوئی شخص باز کی طرح اڑتا ہوا اس پر آپڑا - اور وہ دونوں گتھم گتھا ہو کر فرش پر گر پڑے - راشیل نے نیچے گرتے ہی پھرتی سے حملہ آور کو اچھال دیا ——— مگر اس سے پہلے کہ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا - کسی نے اس کے سر پر زوردار ضرب لگائی اور راشیل کی آنکھوں کے سامنے تاریکی کا دبیز پردہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا ——— راشیل نے سر کو جھٹک کر اس پردے کو ہٹانا چاہا لیکن اسی لمحے اسے ایک اور ضرب کا احساس ہوا اور پھر اس کا شعور اس کا ساتھ چھوڑتا چلا گیا

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے دیکھا - اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی - لیکن وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا ——— کیونکہ اس کا جسم حرکت کرنے سے معذور تھا - اس کے جسم کو ایک پتلے سے نائیلون کی مضبوط رسیوں سے اس بری طرح سے جکڑ دیا گیا تھا کہ سوائے گردن اور سر کو حرکت دینے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکتا تھا ——— اس نے نظریں گھما کر کمرے کا جائزہ لیا - کمرے کی دیواروں کے ساتھ اذیت رسانی کے پرانے اور جدید ترین آلات لٹکے ہوئے تھے - راشیل ان آلات کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ کمرہ ٹارچر کے لئے مخصوص ہے ——— لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آسکی کہ آخر مجھے یہاں سے لے آنے والے کون لوگ ہیں -

اسی لمحے کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور چار مسلح افراد اندر داخل ہوئے - اور راشیل نے سب سے آگے آنے والے کی شکل دیکھی

کر ایک طویل سانس لیا - اب صورت حال کو وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا - آنے والا موکل تھا - اسرائیلی ایجنٹ جو بلیک گرل نامی سیکرٹ ایجنٹ گروپ کا رکن تھا اور شوگران میں اس دفاعی سسٹم کو حاصل کرنے کے لئے ان کے درمیان کئی بار ٹکراؤ ہو چکا تھا ——— چنانچہ وہ سمجھ گیا کہ اسے بلیک گرل نے اغوا کیا ہے - اس سے ظاہر تھا کہ بلیک گرل بھی اس ملک میں کام کر رہی ہے -

"راشیل تمہیں ہوش آگیا" ——— موکل نے اس سے چند قدم دور رک کر طنزیہ لہجے میں کہا -

"ہاں موکل ——— شکریہ ——— مجھے پوری طرح ہوش آگیا ہے - لیکن میں اپنے اغوا کا مقصد نہیں سمجھ سکا" ——— راشیل نے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا -

"ابھی سب کچھ سمجھ آجائے گا - اس کمرے میں آنے کے بعد بیوقوف بھی عقل مند بن جاتے ہیں - اور تمہاری ہماری تو پرانی دوستی چلی آرہی ہے ——— اور ظاہر ہے ایسے موقعے بار بار ہاتھ نہیں آتے کہ راشیل جیسا آدمی یوں بے بس پڑا ہوا ہو - اور موکل کو یہ موقع مل جائے کہ وہ اس سے جس طرح چاہے پوچھ گچھ کرے" ——— موکل نے فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا -

"ٹھیک ہے ——— یہ تو موقعے موقعے کی بات ہے - لیکن تم جانتے ہو میرا نام راشیل ہے جو اگر نہ چاہے تو موت بھی اس سے کچھ نہیں اگلوا سکتی - تم اپنی پوری سفاکی مجھ پر آزما سکتے ہو" ——— راشیل نے بڑے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا -

"دیکھو راشیل — تمہاری اور میری پوزیشن ایک جیسی [illegible]
میں بلیک گرل کا اسسٹنٹ ہوں اور تم [illegible]
تمہاری آپس میں کوئی دشمنی نہیں ہے — ہم تو صرف [illegible]
جو دوسروں کے اشارے پر حرکت کرنے پر مجبور ہیں۔ اس [illegible]
یہی ہے کہ تم میرے چند سوالوں کا جواب دے دو —
یقین دلاتا ہوں کہ تمہاری زندگی محفوظ رہے گی" —
اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔ کیوں کہ وہ بھی جانتا تھا کہ [illegible]
کوئی عام آدمی نہیں جس سے تشدد کے ذریعے کچھ اگلوایا جا[سکے]
"تم جو چاہو پوچھ سکتے ہو۔ لیکن میں جس بات کا جواب [illegible]
سمجھوں گا دوں گا ورنہ نہیں" — راشیل نے جواب [دیتے]
ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر یہاں کہاں ہے؟" [illegible]
رافیل نے پوچھا۔

"یہ بات تم مجھ سے پوچھنے کی بجائے بہتر ہے کہ خود ہی [illegible]
کر لو" — راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں — یہ تمہیں بتانا ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ [illegible]
کس حد تک مشن مکمل کیا ہے۔ اور وہ کیا کر رہی ہے" — [illegible]
نے سخت لہجے میں کہا۔

"تو پھر پوچھ لو میں تو نہیں بتاؤں گا" — راشیل [illegible]
لہجے میں کہا۔

"او کے" — موکل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

[illegible] دیتے ہوئے ایک مسلح آدمی کو آنکھ سے اشارہ کیا اور وہ
[illegible] آگے بڑھا اور اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی سٹین گن
[illegible] ایک طرف دیوار سے لگا کر رکھی اور پھر اس نے دیوار کے ساتھ
پڑا ایک لمبا سا راڈ اٹھا لیا — جس کے ایک سرے پر نائیلون کی
ایک سی ڈوری لپٹی ہوئی تھی۔ اس نے بڑے اطمینان سے وہ ڈوری
[کھولی] اور آگے بڑھ کر اس نے ڈوری کو پیچ پر لیٹے ہوئے راشیل
[کی] گردن کے گرد لپیٹی اور اس کا دوسرا سرا راڈ میں لگے ہوئے ایک
[illegible] میں اٹکا دیا — راشیل خاموش پڑا یہ سب کارروائی دیکھتا رہا
[illegible] نہ آ رہی تھی کہ یہ تشدد کا کون سا طریقہ ہے۔ اس نے پہلے تشدد
[illegible] کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس آدمی نے راڈ کا سرا پکڑا اور پھر اس کے نیچے
[illegible] ایک چھوٹی سی چرخی کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا — اور
[illegible] راشیل کو اس خطرے کا احساس ہوا کیوں کہ نائیلون کی باریک
[illegible] چرخی کے گھومنے سے اس کی گردن کے گرد کستی چلی جا رہی تھی اور
[illegible] کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس لمحہ بہ لمحہ رکتا جا رہا
— اس کی آنکھیں باہر نکلی جا رہی تھیں۔ لیکن وہ اپنے آپ پر جبر کئے
[illegible] لیٹا ہوا تھا اور پھر ڈوری اتنی تنگ ہو گئی کہ راشیل کو موت
[illegible] نظر آنے لگی۔

"راشیل اب بھی وقت ہے سب کچھ بتا دو ورنہ یہ ڈوری تمہاری
[illegible] کو اس طرح کاٹ دے گی جس طرح صابن کو تار کاٹ دیتا ہے" —
[illegible] نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو" — راشیل نے بھینچے بھینچے لہجے

میں جواب دیا اور موکل کے اشارے پر راڈ کو گرفت ہوئے آدمی نے [illegible] گھمانی شروع کر دی اور پھر ہیٹون کی باریک ڈوری [illegible] کاٹتی ہوئی کھال میں گھستی چلی گئی —— اور راشیل کے منہ سے [illegible] کے باوجود چیخیں نکلنے لگ گئیں۔ اس کی گردن سے خون [illegible] تھا۔

"بتاؤ —— ورنہ دوسرا جھٹکا تمہاری موت پر ہی ختم [illegible]" موکل نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں" —— راشیل نے تڑپتے ہوئے جواب [illegible] بری طرح سر ادھر ادھر مارنے لگا۔

"کھول دو —— اور ترکیب نمبر ۲ آزماؤ" —— موکل [illegible]

اس آدمی نے چرخی الٹی گھما کر رسی کھولنی شروع کر دی۔ اور [illegible] بعد اس نے ڈوری گردن سے نکال کر اسے بڑے اطمینان [illegible] لپیٹا اور اسے دیوار سے لٹکا دیا —— جب کہ دوسرے آدمی نے [illegible] کونے میں موجود میز پر رکھا ہوا پانی کا جگ اٹھایا اور راشیل [illegible] پورا جگ ہی انڈیل دیا۔ اور راشیل کو یوں محسوس ہوا جیسے [illegible] ڈوبتا ہوا دل پھر معمول پر آ گیا ہو —— ٹھنڈا پانی پڑنے سے خون نکلنا بھی بند ہو گیا تھا۔

"یہ تو سب سے معمولی ترکیب تھی راشیل۔ اب دیکھنا [illegible] طوطے کی طرح بولنا شروع کرتے ہو" —— موکل نے مسکرا [illegible] جواب دیا۔

اسی لمحے اسی آدمی نے راڈ دیوار سے لٹکا کر دیوار میں [illegible]

[illegible] اور اس میں سے ایک سرنج اور چھوٹی سی شیشی نکال لی۔ شیشی میں سنہرے رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا —— اس نے اس محلول سے سرنج بھری اور پھر سرنج اٹھائے وہ راشیل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راشیل بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس آدمی نے بڑی پھرتی سے راشیل کے بندھے ہوئے بازو میں سرنج کے سرے پر موجود باریک سوئی گھونپ دی اور پھر اسی لمحے میں سرنج میں موجود سنہرے رنگ کا محلول سوئی کے راستے راشیل کے بدن میں غائب ہو گیا —— اور وہ آدمی سوئی واپس کھینچ کر پیچھے ہٹتا چلا گیا جیسے ہی سنہرے رنگ کا محلول راشیل کے جسم میں انجکٹ ہوا۔ راشیل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم پر کسی آبشار کی ٹھنڈی ٹھنڈی پھوار پڑ رہی ہو اور اس کا جسم جیسے روئی کے گالوں میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو —— خوشگوار سی ٹھنڈک اس کے جسم میں دوڑ رہی تھی اور راشیل سوچ رہا تھا کہ یہ کیسا تشدد ہے جس سے بجائے تکلیف کے لطف آ رہا ہے۔ مگر دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں خوفناک دھماکہ ہوا ہو —— اور پھر جیسے کوئی خوفناک آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ اسے یوں لگا جیسے کھولتا ہوا لاوا اس کے جسم میں دوڑتا چلا جا رہا ہو۔ یہ تکلیف اتنی اچانک اور خوفناک تھی کہ راشیل کو جسم کی ایک ایک رگ جلتی ہوئی محسوس ہوئی —— اور اسے یوں لگا جیسے وہ کسی دہکتے ہوئے تنور میں جا گرا ہو۔ تکلیف لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی اور راشیل جتنا ضبط کر رہا تھا اتنی ہی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی —— اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں اور پھر اس کے ذہن میں ایک اور دھماکہ ہوا۔ اور ایک بار پھر اس کے

جسم میں خوش گوار ٹھنڈک کی لہر دوڑتی چلی گئی۔ اور راشیل نے
ایک طویل سانس لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے
کی بنا پر اس تکلیف کو بھگت لیا ہے لیکن خوش گوار ٹھنڈک کا
مختصر ثابت ہوا ۔ ایک بار پھر اس کے پیٹ میں دھماکہ ہوا
خوف ناک طوفان اس کی رگوں میں دوڑنے لگا۔ اس بار تکلیف
کہیں شدید تھی اور راشیل کے حلق سے بے اختیار چیخیں
اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں۔

" ہر بار تکلیف پہلے سے زیادہ شدت اختیار کر جائے گی
اب بھی وقت ہے بتا دو " ——— موکل نے بڑے اطمینان
میں کہا۔

" گلستان کالونی کوٹھی نمبر ایک سو دس " ——— راشیل
اپنے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیا۔

" مشن کے بارے میں بھی بتا دو " ——— موکل نے
جواب دیا۔

" مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے یقین جانو کوئی
راشیل نے بے اختیار چیخیں مارتے ہوئے کہا۔

" او کے ——— میں فی الحال تم پر اعتبار کر لیتا ہوں
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس نے اپنی
جس نے موکل کو اس خوف ناک سنہرے محلول کا انجکشن
نے الماری میں سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول
راشیل کی ناک سے لگا دیا ——— شیشی میں سے

گئی اور اس کے ساتھ ہی راشیل بے ہوش ہو گیا۔ اس کے
پڑ گئی تھی ——— اور ظاہر ہے یکدم
کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اور پھر جب اُسے
ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو اسی طرح پنچ پر بندھے ہوئے پایا۔
میں کوئی آدمی موجود نہ تھا ——— اور کمرے کی چھت پر لٹکا ہوا
اب جل رہا تھا۔ بلب کو جلتا دیکھ کر راشیل سمجھ گیا کہ رات پڑ گئی
اور وہ بہت دیر بعد ہوش میں آیا ہے۔ اُسے ہوش میں آتے ہی
سنہری محلول کی وجہ سے پیدا ہونے والی تکلیف یاد آئی تو وہ
——— اس قدر خوف ناک تکلیف کا تو وہ تصور ہی نہ کر سکتا
بہرحال اب اس کا جسم نارمل تھا۔

ابھی اُسے ہوش میں آئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک کمرے
دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔
نے سیاہ رنگ کا نقاب اوڑھ رکھا تھا جس سے اس کی خوبصورت
آنکھیں جھانک رہی تھیں ——— موکل بڑے مؤدبانہ انداز
کے پیچھے چل رہا تھا۔ موکل کے پیچھے دو مسلح آدمی بھی تھے۔ اور
گیا کہ آنے والی خود بلیک گرل ہے وہی بلیک گرل جس
پیچھے مرطرف جا رہے تھے۔

——— تم نے مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا پتہ تو درست
لیکن تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ مادام اشمارا کی یہاں آنے کے
کیا منصوبے بنا رہی ہیں اور اب وہ کیا کر رہی ہے تمہیں
لفظ بتانا ہو گا ——— ورنہ تم جانتے ہو کہ انسان کو اذیت دینے

میں بلیک گرل کو ایک مثال کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔"
نے بڑے سرد لہجے میں راشیل سے مخاطب...

"میں جانتا ہوں کہ تم بے حد سفاک عورت ہو۔ لیکن...
جانتا تھا وہ میں موکل کو بتا چکا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے...
راشیل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو راشیل —— تم مادام اشمارا کے دستِ راست...
اشمارا اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے۔ تم بتاؤ گے کہ...
ہے۔" —— بلیک گرل نے ایک قدم اور آگے بڑھتے...

"مجھے نہیں معلوم کہ مادام کیا کر رہی ہے۔ وہ اپنے کام...
کچھ نہیں بتاتی۔" —— راشیل نے جواب دیا۔

"خنجر مجھے دو۔" —— بلیک گرل نے موکل سے کہا...
موکل کے اشارے پر ایک مسلح آدمی نے تیزی سے آگے...
کھولی اور اس میں سے ایک باریک مگر تیز دھار خنجر نکال...
کی طرف بڑھا دیا —— بلیک گرل خنجر ہاتھ میں لیتے ہی...
بڑھی اور پھر وہ گھوم کر راشیل کی پشت پر آ گئی۔ اس...
میں بلند کیا۔ راشیل نے دانت بھینچ کر آنکھیں بند کر لیں...
کہ ایک لمحے بعد وہ اپنی ایک آنکھ سے ہمیشہ کے لئے...
لیکن اس سے پہلے کہ بلیک گرل کا خنجر نیچے آتا...
دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بے تحاشا گولیاں چلنے...
دیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو فوجیں آپس میں ٹکرا گئی...

"اوہ —— یہ کس نے حملہ کر دیا ہے۔" —— بلیک...

...خنجر ایک طرف پھینکا اور پھر وہ دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی
...اس کے دونوں ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور راشیل
...پریشان بھری مسکراہٹ دوڑنے لگی —— کیوں کہ اسے
...کہ مادام اشمارا نے اس کا کھوج نکال لیا ہے وہ اپنے ساتھیوں
...بلیک گرل کے ہیڈ کوارٹر پر چڑھ دوڑی ہے۔

ادھر جیسے ہی بلیک گرل اور اس کے ساتھی دروازے سے باہر نکلے
...سایہ سا اوپر چھت کے قریب بنے ہوئے روشندان سے نیچے کودا۔
روشندان کافی بلندی پر تھا —— لیکن سائے نے نیچے کودنے سے پہلے
...فٹ سے کودنے والوں کے انداز میں قلابازی کھائی اور پھر اچھل
...گیا جیسے ہی اس کے قدم فرش سے ٹکرائے وہ تیزی سے راشیل
...طرف بڑھا —— اس کے ہاتھوں میں ایک چمکتا ہوا خنجر تھا جس کی مدد
...اس نے بڑی تیزی سے اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹ
...اور پھر اس نے راشیل کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر لاد

"بس —— جلدی کرو۔" —— اچانک روشندان سے کسی کی آواز
...اور اسی لمحے روشندان سے رسی کی ایک سیڑھی نیچے
...جس کا دوسرا سرا اوپر روشندان میں تھا۔ اور نیچے کودنے والا
...بڑی پھرتی سے سیڑھی کے ذریعے اوپر چڑھتا چلا گیا۔
...بولنے والے کی آواز سن کر ہی حیران رہ گیا —— کیوں کہ بولنے
...مخالفت مقامی تھا۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ کیا مادام اشمارا نے
...لئے مقامی لوگوں کو بھی ملازم رکھا ہوا ہے۔

ٹائیگر اس فارم ہاؤس سے موٹر سائیکل ...
پر آیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سڑک پر پہنچ گیا۔ ایک ...
خیال آیا کہ وہ عمران کو ان لوگوں کے متعلق اطلاع دے ...
ملکی لوگوں کی وہاں موجودگی سے استادہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی ...
جو اس ملک میں کسی مشن کے لئے اپنا جال پھیلائے ہوئے ...
نے اپنا ارادہ فوری طور پر بدل دیا ——— کیوں کہ ظاہر ہے ...
فارم میں تو نہیں رہ سکتے تھے اور ویسے بھی وہاں اُسے ان کا ...
تھا۔ اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ مجرموں نے کسی کو ٹریپ کرنے ...
پر جال پھیلایا تھا . . . ——— اور وہ فوراً اس فارم کو چھوڑ ...
بات یہ کہ اُسے یقین تھا کہ جب بھی چاہے گا ان کا کھوج ...
کہ وہ مجرموں کی کار دیکھ چکا تھا۔ اور اس نے کار میں ایک ...
لی تھی کہ مجرم چاہے اس کی نمبر پلیٹ کے ساتھ اگر ...
بدل دیں تب بھی وہ اس کار کو ڈھونڈ نکالنے کا ———
کا کھوج لگنے کے بعد مجرم اس کی نظروں سے بچ نہیں سکتے ...

چاہیے تھا اور اس نے سوچا کہ اس لڑکی سے تفریح کرنے کے بعد وہ واپس ... کرے گا ورنہ ہو سکتا تھا کہ عمران فوراً ہی اُسے اس کام سے ہٹا دے اور اس کی خوبصورت شام برباد ہو جائے ——— اور پھر اس کی ... مارگریٹ جولین سے اس کی دوستی بھی نئی نئی تھی۔ اس نے اپنا نام تو اس لڑکی کو غلط بتایا تھا۔ لیکن لڑکی نے نام درست بتا دیا تھا۔ کیوں کہ اس کے خیال میں اس میں خطرے والی بات کوئی نہ تھی ——— مارگریٹ جولین سے دو روز پہلے اس کی اتفاق سے ایک پارٹی میں ملاقات ہو گئی تھی۔ اور پھر ٹائیگر کو اس کی آزاد خیالی پسند آ گئی تھی۔ اس لئے اس نے اس سے تعلقات بڑھا لئے ——— وہ اس لڑکی کی ٹائپ کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ تھوڑی سی رقم کے عوض اس کے ساتھ اچھی دوستی نبھائی جا سکتی ہے۔ ... کردار ہر لحاظ سے بے داغ تھا۔ لیکن نئی نئی لڑکیوں سے دوستی کرنے اور ان کے ساتھ گھومنے پھرنے سے وہ احتراز نہ کرتا تھا ——— چنانچہ اس نے پارٹی میں ہی لڑکی کو ایک بڑی رقم کی جھلک دکھا کر اس سے آج شام جھیل پر ملنے کا وعدہ لے لیا تھا۔ اور وہ اس لڑکی سے ملنے کے لئے جھیل پر جا رہا تھا کہ راستے میں یہ چکر چل گیا ——— ٹائیگر موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا جھیل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے موٹر سائیکل جھیل ... بنے ہوئے کیفے کے سامنے روک دی اور خود اتر کر کیفے میں داخل ہو گیا ——— اُسے مقررہ وقت سے خاصی دیر ہو گئی تھی اس لئے اسے خطرہ تھا کہ کہیں مارگریٹ اس کا انتظار کر کے چلی نہ گئی ہو — لیکن اُسے جب مارگریٹ نظر نہ آئی تو اس نے اپنے دوست ویٹر ... کر اس سے پوچھا کہ کوئی لڑکی اس سے ملنے تو نہیں آئی تھی۔

"نہیں جناب" ۔۔۔۔ ویٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا [illegible]
مطمئن ہو کر اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھتا چلا گیا [illegible]
مارگریٹ اب تک کیوں نہیں پہنچی کیا وہ بھول گئی ہے لیکن
کی ٹائپ کو اچھی طرح جانتا تھا ۔۔۔۔ اور اس نے نوٹوں کی
گڈی کی جھلک اُسے دکھائی تھی۔ اس لحاظ سے اس کا یہاں
اور اسی لمحے اُسے کیفے کے دروازے میں مارگریٹ جولین
نظر آئی ۔۔۔۔ اور ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر اُسے اشارہ کیا اور
مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھتی چلی آئی۔

"بڑی راہ دکھائی تم نے ۔۔۔۔ میں تو اب مایوس ہو گیا"
ٹائیگر نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے ایک شخص کا بڑی شدت سے انتظار تھا۔ اس نے
کو فلیٹ پر وقت دیا ہوا تھا۔ لیکن وہ آیا ہی نہیں" ۔۔۔۔
نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے وہ کون خوش قسمت ہے جسے فلیٹ پر آنے
ملی اور وہ بدنصیب پہنچا ہی نہیں" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے اُسے
کہا اور ساتھ ہی اس نے ویٹر کو کچھ لانے کا بھی اشارہ کر دیا۔

"اوہ ۔۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔۔۔۔ آج دوپہر کو [illegible]
واقعہ ہوا۔ میں لنچ کرنے کے لئے اپنی فرم کے قریب ایک
بیٹھی تھی کہ ایک غیر ملکی گھبرایا ہوا وہاں آ گیا ۔۔۔۔ اور
میں مجھے اندازہ ہوا کہ وہ پولیس کی خیات کی چیکنگ سے
ہے۔ میرا خیال تھا۔ اس کے پاس منشیات ہوں گی۔ لیکن اس

[illegible] ایک سستی سی انگوٹھی دے دی۔ اور کہا کہ میں اسے
[illegible] شام کو وہ فلیٹ پر آ کر مجھے معقول معاوضہ
[illegible] کیا انگوٹھی دے گا ۔۔۔۔ چنانچہ میں نے انگوٹھی لے لی۔ اور
[illegible] معاوضے کے چکر میں اس کا بل بھی اپنے حساب میں ڈلوا لیا۔
[illegible] اب انتظار کر کے تنگ آ گئی ہوں وہ آیا ہی نہیں ۔۔۔۔ اب مجھے
[illegible] یقین ہو رہا ہے کہ اس غیر ملکی نے مجھے بے وقوف بنایا ہے"
[illegible] نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ۔۔۔۔ واقعی لگتا تو ایسا ہی ہے۔ تمہیں انگوٹھی کا چکر دے کر
اپنے حصے کا بل بھروا دیا" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"انگوٹھی بھی بے حد سستی سی ہے ۔۔۔۔ ورنہ اُسے ہی بیچ کر میں
[illegible] کر لیتی" ۔۔۔۔ مارگریٹ نے برا سا منہ بنا کر جیب سے ایک
[illegible] نکالتے ہوئے کہا۔

"دکھاؤ مجھے" ۔۔۔۔ ٹائیگر نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی لیتے ہوئے
انگوٹھی واقعی عام سی اور سستی سی تھی۔ دس بارہ روپے میں
مل جاتی تھی۔

"واقعی بڑی سستی سی انگوٹھی ہے۔ کتنا بل بھرا تھا تم نے"
[illegible] نے انگوٹھی کو گھماتے ہوئے پوچھا۔

"ایک سو روپیہ ۔۔۔۔ اس نے [illegible] ۔۔۔۔ مارگریٹ
[illegible] سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا [illegible] جان بوجھ کر سو روپیہ
[illegible] ایک [illegible] تھی۔

"تو تم خواہ مخواہ [illegible] ہمدردی ہو [illegible] روپیہ ۔۔۔۔ بیچارہ

"انگوٹھی تمہاری نشانی سمجھ کر رکھ لوں گا" ۔۔۔ ٹائیگر نے جیب سے ...
نوٹوں کی موٹی سی گڈی نکال کر اس میں سے ایک ...
کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور مارگریٹ نے ...
لے لیا ۔۔۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار ابھر آ[ئے]
ایک پیالی چائے پلانے کے بدلے سو روپیہ خاصا منا[فع]
ہوا تھا۔ ٹائیگر نے انگوٹھی جیب میں ڈالی اور پھر ویٹر کو ...
کھانے میں مصروف ہو گئے ۔۔۔ کھانا کھانے کے بعد ...
کافی پی اور پھر ٹائیگر نے بل ادا کیا اور وہ دونوں کیفے ...
سے ... کافی دیر تک وہ جھیل کے کنارے گھومتے پھرتے ...
خاصی رات پڑ گئی تو مارگریٹ نے واپس چلنے کے لئے ک[ہا]

"پھر کب ملاقات ہو گی" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ...

"ضروری ہے ملنا" ۔۔۔ مارگریٹ نے اٹھلاتے ...

"ہاں ۔۔۔ میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں ایک خوب[صورت] ...
تحفے میں دوں اس لئے پوچھ رہا تھا" ۔۔۔ ٹائیگر نے ...
لہجے میں کہا۔

"اوہ ڈیئر ۔۔۔ پھر تو میں کل ضرور ملوں گی۔ تم واقعی ...
ہو" ۔۔۔ مارگریٹ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ پھر کل یہیں ملاقات ہو گی ...
چھوڑ دوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب ...
مطلب تھا کہ ساڑھی کا سن کر وہ کل ضرور آئے گی۔ اب ...
کہ ٹائیگر مصروفیت کا بہانہ بنا کر ساڑھی کا وعدہ اور آئندہ ...

... پھر ٹائیگر نے اسے موٹر سائیکل پر بٹھا لیا اور
... کی طرف چل پڑے۔

"اس غیر ملکی کا حلیہ کیا تھا جس نے یہ انگوٹھی تمہیں دی ہے"
اچانک ٹائیگر نے ایک خیال کے آتے ہی پوچھا۔

"لمبا چوڑا خوبصورت جوان تھا۔ بال سنہرے تھے۔ آنکھیں نیلی
تھیں۔ اور اس کے چہرے پر ایک خاص بات تھی کہ دائیں گال پر
ایک لمبا سا زخم کا نشان تھا اور ایسا ہی ایک نشان اس کی ٹھوڑی پر
تھا ۔۔۔ لیکن ان نشانوں کی وجہ سے وہ بدصورت نہیں لگ رہا
تھا" ۔۔۔ مارگریٹ نے جواب دیا۔

"ہاں ظاہر ہے بدصورت کیوں لگتا" ۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا اور مارگریٹ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"مگر تم اس انگوٹھی کا کیا کرو گے" ۔۔۔ اچانک مارگریٹ نے
سوال کیا۔

"کہا تو ہے تمہاری نشانی کے طور پر رکھوں گا۔ تاکہ اسی بہانے
تم اپنے فلیٹ پر بھی اس غیر ملکی کی طرح مجھے بلاؤ" ۔۔۔ ٹائیگر نے
جواب دیا۔

"شکریہ ڈیئر ۔۔۔ ویسے تم اچھے دوست ہو۔ کل پھر جھیل پر
ملنے کی بجائے میرے فلیٹ پر ہی آ جاؤ۔ میں تمہاری لائی ہوئی ساڑھی
پہن کر تمہیں دکھاؤں گی۔ اور پھر اسی ساڑھی میں ہم سیر کرنے
چلیں گے" ۔۔۔ مارگریٹ نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا۔ اس
کی دعوت بتا رہی تھی کہ یہ سب کچھ ساڑھی کا ہی کرشمہ ہے۔

FANS.com

"اوہ شکریہ ـــ پھر میں کل فلیٹ پر ہی آجاؤں گا۔ مگر مجھے تو آپ کے فلیٹ کا تو پتہ ہی نہیں ہے" ـــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"فلیٹ نمبر دس۔ ولنگٹن روڈ" ـــ مارگریٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دس نمبر یہ فلیٹ تو مجھے یاد ہی رہے گا" ـــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مارگریٹ بھی ہنس پڑی۔ اور پھر مارگریٹ کے کہنے پر ٹائیگر نے اُسے ایک چوک پر چھوڑ دیا۔ شاید مارگریٹ آگے اسے اپنے فلیٹ پر نہ لے جانا چاہتی تھی ـــ اور ٹائیگر بھی یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح مارگریٹ اس وقت ٹلے تو وہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں جا کر اس انگوٹھی کا تفصیلی جائزہ لے کیونکہ اُسے انگوٹھی کی ساخت عجیب سی لگی تھی۔ اور پھر غیر ملکی کا اس طرح گھبرا کر اور پولیس سے بچنے کے لئے انگوٹھی دینا اُسے شک میں ڈال رہا تھا ـــ چنانچہ اس نے مارگریٹ کو چوک پر اتارا اور پھر کل آنے کا وعدہ کر کے اس نے موٹر سائیکل کی رفتار بڑھا دی وہ اب جلد از جلد اپنے ہوٹل پہنچنا چاہتا تھا۔

عمران کار میں سوار گلستان کالونی کی اس کوٹھی تک پہنچ گیا جس کی نشان دہی مادام اشمارا کے لباس میں موجود آئی ویژن مشین نے کی تھی ـــ کوٹھی سے کچھ فاصلے پر اس نے کار روک دی اور پھر کافی دیر تک کار میں بیٹھا کوٹھی کی نگرانی میں مصروف رہا۔ لیکن جب اُسے وہاں بیٹھے کافی دیر ہو گئی اور اس نے کوٹھی سے کسی کو نکلتے یا داخل ہوتے نہ دیکھا تو اُسے اکتاہٹ سی محسوس ہوئی ـــ اس نے سوچا کہ وہ کوٹھی کے اندر داخل ہو کر حالات کا جائزہ لے شاید کوئی ایسی بات سامنے آ جائے جس سے مادام اشمارا کے مشن پر روشنی پڑ سکے ـــ چنانچہ وہ نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی پشت پر پہنچ گیا۔ کوٹھی کی دیوار زیادہ اونچی نہ تھی لیکن دیوار پر بجلی کی ننگی تاریں نصب کی گئی تھیں ـــ اور عمران ان تاروں کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ ان میں بجلی دوڑ رہی ہو گی۔ لیکن عمران بھلا ایسے بچگانہ حربوں سے کہاں ڈرنے والا تھا۔ اس نے اپنا کوٹ اتارا اور پھر اس نے اُسے دیوار کے اوپر موجود تاروں پر ڈال دیا ـــ دوسرے لمحے

اس نے اچھل کر دیوار کی اینٹوں پر ہاتھ جمائے اور پھر دوسرے
پر وہ اچھل کر کوٹ کے اوپر چڑھ گیا ۔۔۔۔ کیونکہ
جسم تاروں سے مس نہ ہوا اور وہ آسانی سے دوسری طرف
گیا۔ اس نے کوٹ اتار کر دوبارہ پہن لیا ۔۔۔۔ کوٹھی کی پچھلی
تھا جب کہ سامنے کی طرف بلب جل رہے تھے۔ اس لئے
کہ سامنے مسلح افراد کی موجودگی کا امکان ہو سکتا ہے اور
صرف پچھلی کی نگرانی لگا کر ہی مطمئن ہو گئے تھے ۔۔۔۔
عمران تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اُسے دیوار
ہوا سیڑھی پائپ چھت تک جاتا نظر آ گیا۔ عمران نے اد
اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے پائپ پر چڑھ
چھت پر پہنچ کر وہ احتیاط سے قدم اٹھاتا سیڑھیوں سے
اترتا چلا گیا ۔۔۔۔ درمیانی منزل میں ایک راہداری گھوم
چلی گئی تھی۔ اس میں کمروں کے روشندان تھے۔ اور
کا ڈھکن ٹوٹا ہوا تھا ۔۔۔۔ ایک روشندان سے
میں پڑ رہی تھی۔ عمران احتیاط سے راہداری میں چلتا ہوا
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے روشندان کے قریب
جھانکا دوسرے لمحے وہ چونک پڑا ۔۔۔۔ کمرے میں
ایک اور غیر ملکی کے ساتھ موجود تھی۔ روشندان ادھ کھلا
تھا اس لئے ان دونوں کی باتوں کی مدھم سی آوازیں بھی
رہی تھیں۔ مادام اشمارا اس غیر ملکی سے کہہ رہی تھی۔
"نانسنس ۔۔۔۔ فوراً شہر میں پھیلے ہوئے اپنے آدمیوں

کو کہہ دو کہ وہ فوراً پہنچیں کوٹھی نمبر ۲۱ کو گھیر لیں۔ راشیل مشن
چھت اسی کوٹھی پر ہی ہے۔ ہمیں فوراً وہاں چھاپہ مارنا ہو گا۔
اوہ۔ کیا خیال ہے بلیک گرل نے یہاں ہی ہیڈ کوارٹر بنایا ہے؟"
مادام کا لہجہ پرجوش تھا۔
"پھر مادام ۔۔۔۔ اگر یہاں بلیک گرل کا ہیڈ کوارٹر ہے تو ہمیں
پوری طرح تیار ہو کر جانا ہو گا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہاں بلیک گرل کے
ایک موجود ہوں گے ۔۔۔۔ دوسرے آدمی نے جس کو مادام نے
کے نام سے پکارا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ ۔۔۔۔ ہاں واقعی یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ہمیں پوری
طرح تیار ہو کر جانا چاہئے۔ تم اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو۔ میں خود ان
کے ساتھ جا کر راشیل کو لے آؤں گی مرتجت پر ۔۔۔۔ مکمل مشن
ہے اور ایسا نہ ہو کہ بلیک گرل وہ انگوٹھی حاصل کرے۔"
مادام اشمارا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر مائیکل کمرے سے باہر چلا
گیا جب کہ مادام ایک اور دروازے میں غائب ہو گئی۔ بلیک گرل
والی انگوٹھی سے عمران بہت کچھ سمجھ گیا تھا ۔۔۔۔ اُسے خیال آ
گیا تھا کہ یقیناً بات اسی انگوٹھی کی ہو رہی ہو گی جسے دیتے ہوئے
کی جان نکل رہی تھی۔ اور اس نے شادی والے دن سے
پہلے کسی آدمی راشیل کو وہ انگوٹھی دے دی تھی ۔۔۔۔ اور وہ
انگوٹھی عمران کو دے دی تھی۔ اور اب وہ راشیل انگوٹھی سمیت
بلیک گرل کے قبضے میں ہے۔
عمران تیزی سے واپس پلٹا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ مادام

اشمارا سے پہلے ہی اس راشیل کو اٹھا لے جائے
حاصل کی جا سکے۔ چنانچہ وہ واپس چھت پر پہنچا اور پھر
کوٹھی سے باہر آنے میں کوئی تکلیف نہ ہو ۔۔۔ البتہ
نیچے چھلانگ لگا رہا تھا اچانک سائیڈ روڈ سے ایک مو
میں داخل ہوا۔ موٹر سائیکل سوار نے موٹر سائیکل کا رخ
طرف کیا ۔۔۔ مگر عمران نے اس کا ارادہ بھانپتے ہی
جھکائی دی اور پھر وہ تیزی سے بھاگتا ہوا دوسری
گیا۔ اسے معلوم تھا کہ موٹر سائیکل کو گھمانے اور اس کے
کافی وقت لگے گا اور اس دوران وہ اپنی کار تک پہنچ جائے
چنانچہ وہی ہوا جب عمران کار کے قریب پہنچا تو موٹر سا
پر نمودار ہوا۔ عمران فوراً ہی کار کے پیچھے دبک گیا
کچھ دیر ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ مادام اشمارا کی کوٹھی
طرف بڑھتا چلا گیا ۔۔۔ جب وہ کوٹھی کے اندر داخل
کار میں داخل ہوا اور دوسرے لمحے وہ تیز رفتاری سے کار
قریبی چوک پر پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر
پبلک فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ سکے ڈال کر اس نے
کے نمبر گھمائے۔

"ایکس ٹو ۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
زیرو کی آواز سنائی دی۔

"طاہر ۔۔۔ میں عمران بول رہا ہوں ۔۔۔ تمام ممبرز
دے دو کہ وہ پندرہ منٹ کے اندر رسین گنوں اور

ان کی کوٹھی نمبر بارہ پر پہنچ جائیں۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ
منٹ کے اندر ۔۔۔ میں وہیں موجود ہوں گا۔ اور جوزف کو فون
کر کے کہہ دو کہ وہ بھی میرے پاس پہنچ جائے۔ اسے ہدایت کر دینا کہ
وہ موونگ سیڑھی والا بیگ اپنے ساتھ لے آئے" ۔۔۔ عمران نے
بلیک زیرو کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر ۔۔۔ میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں" ۔۔۔ دوسری
طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا اور عمران
نے رسیور رکھ دیا اور پھر فون بوتھ سے نکل کر وہ دوبارہ
کار میں بیٹھا اور پھر خاصی تیز رفتاری سے وہ شکیل ٹاؤن کی طرف بڑھتا
چلا گیا ۔۔۔ شکیل ٹاؤن اور گلستان کالونی کے درمیان چونکہ
کافی فاصلہ تھا۔ دونوں کالونیاں شہر کی مخالف سمتوں میں تھیں۔ اس
لئے عمران کو امید تھی کہ وہ جتنا بھی تیزی سے جائے بہرحال اسے
شکیل ٹاؤن پہنچنے میں دس پندرہ منٹ تو لگ ہی جائیں گے ۔۔۔ اس
لئے اس نے ممبران کو وہاں پہنچنے کے لئے پندرہ منٹ دیئے تھے۔
اسے معلوم تھا کہ پندرہ منٹ کے اندر وہ سب لوگ وہاں پہنچ
جائیں گے۔

اور پھر واقعی عمران کی کار جب شکیل ٹاؤن کی حدود میں داخل ہوئی
تو اسے چلتے ہوئے بارہ منٹ گزر چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران
نے بارہ نمبر کوٹھی چیک کر لی ۔۔۔ اس کوٹھی کے دونوں اطراف
خالی پلاٹ پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے کار ایک طرف کھڑی کی
اور پھر نیچے اتر آیا۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور نعمانی وہاں پہلے ہی

موجود تھے اور پھر تین منٹ کے اندر باقی لوگ بھی وہاں پہنچ [illegible]
جوزف بھی کار میں پہنچ گیا۔ اور عمران نے انہیں ہدایات [illegible]
کر دیں ——— وہ چونکہ کوٹھی سے کافی دور اندھیرے میں [illegible]
تھے اس لئے انہیں دیکھ لئے جانے کا خطرہ نہ تھا۔ عمران [illegible]
ملنے کے بعد وہ سب تیزی سے بکھرتے چلے گئے۔

"آؤ میرے ساتھ" ——— عمران نے ان کے جانے [illegible]
جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ جوزف کو ہمراہ [illegible]
تیزی سے چلتا ہوا کوٹھی کی پشت کی طرف بڑھتا چلا گیا [illegible]
کی پشت پر پہنچ کر عمران نے جوزف کے ہاتھ سے بیگ لیا [illegible]
میں سے ایک مخصوص قسم کی رسی نکال لی۔ کوٹھی کے اندر [illegible]
کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ——— [illegible]
کی دیوار بھی خاصی اونچی تھی۔ اس لئے عمران نے اندر جانے [illegible]
ایک اور ہی طریقہ سوچا تھا۔ اس نے بیگ میں سے [illegible]
دبانے والی گن کے پارٹس نکالے اور پھر انہیں تیزی سے [illegible]
پھر اس نے رسی کا ایک سرا جس کے اندر مخصوص قسم کا [illegible]
ہوا تھا ——— اس گن کے بیرل کے آخر میں ڈالا اور گن [illegible]
کا گچھا اٹھائے وہ دیوار کے ساتھ موجود ایک گھنے درخت [illegible]
پر چڑھتا چلا گیا۔ جوزف نے بیگ بند کیا اور اسے کاندھے [illegible]
لٹکا کر وہ بھی درخت پر چڑھتا چلا گیا ——— اسے معلوم تھا [illegible]
اندر جانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ [illegible]
نے اس بیگ میں موجود سامان کے استعمال کی جوزف کو [illegible]

[illegible] ہوئی تھی ... دی تھی۔ اور یہ بیگ پوری عمرو عیار کی زنبیل تھی۔ اس
[illegible] ہر چیز کے لئے ایسی ایسی چیزیں رکھی ہوئی تھی۔ جو
بظاہر تو کسی کام کی دکھائی نہ دیتی تھی ——— لیکن جوزف جانتا تھا
[illegible]ان کے ذریعے سے کیا کیا کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

عمران نے درخت پر پہنچ کر رسی کا دوسرا سرا درخت کی ایک
مضبوط شاخ سے باندھا اور پھر گن کو کوٹھی کی عمارت کی طرف کر کے
اس نے ایک مخصوص زاویے سے اسے جھکایا۔ اور پھر ٹریگر دبا
دیا ——— اس کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور گن کے بیرل میں سے
[illegible] نکل کر گولی کی سی رفتار سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ رسی
[illegible] سے کھلتی چلی جا رہی تھی ——— اور پھر آنکڑا چھت کی منڈیر
[illegible] کر گرا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسی کے
دوسرے سرے کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر کھینچا اور رسی
تن گئی ——— ابھی بہت سی رسی بچی ہوئی تھی۔ اس لئے عمران نے
اسے کھینچ کر اس کو درخت کی شاخ سے مضبوطی سے باندھ دیا اور
اب درخت اور عمارت کے درمیان رسی تنی ہوئی تھی ——— رسی
[illegible] سیاہ رنگ کی تھی اس لئے وہ غور سے دیکھنے پر ہی
[illegible] آتی تھی۔

"میرے پیچھے چلے آؤ" ——— عمران نے کہا اور پھر اس نے
تنی ہوئی رسی کو پکڑا اور تیزی سے جھولتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس
کی رفتار خاصی تیز تھی اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ رسی سے لٹکتا ہوا
عمارت کی چھت پر پہنچ گیا ——— جوزف نے بیگ کی ڈوری کو

گلے میں ڈالا اور چند ہی لمحوں بعد ـــــ جوزف بھی عمران کی [...]
بیں رسی سے جھولتا ہوا عمارت کی چھت پر پہنچ گیا [...]
سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے اور چند ہی لمحوں بعد عمران ایک [...]
میں پہنچ گیا۔ عمارت کی ساخت سے ہی اس نے اس [...]
بناوٹ کا اندازہ لگا لیا تھا ـــــ اس لئے وہ راہداری [...]
ایک جگہ رک گیا۔ یہاں ایک بڑا سا روشندان تھا جس [...]
روشنی باہر آ رہی تھی عمران نے اندر جھانکا تو اس کی آ[...]
چمک ابھر آئی ـــــ کمرے میں اسے ہر طرف دیوار[...]
تشدد کے آلات لٹکے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ درمیان [...]
پر ایک غیر ملکی نوجوان رسیوں سے جکڑا ہوا پڑا تھا ـــــ
کمرے میں ایک نوجوان لڑکی جس نے چہرے پر سیاہ
نقاب پہن رکھا تھا۔ تین مسلح افراد کے ساتھ موجود تھی [...]
دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہی بلیک گرل ہو گی جس کا ذکر [...]
نے کیا ہے۔

"میں جانتا ہوں کہ تم بے حد سفاک عورت ہو لیکن [...]
کچھ میں جانتا تھا وہ میں موکل کو بتا چکا ہوں۔ اس سے [...]
نہیں معلوم" ـــــ بندھے ہوئے غیر ملکی کی آواز [...]
"دیکھو راشیل ـــــ تم ہارام اشمار کے د[...]
اور ہارام اشمار اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے [...]
کر وہ کیا کر رہی ہے" ـــــ بلیک گرل نے ایک [...]
آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

[...] کر رہا ہے۔ وہ اپنے کام کے متعلق کسی کو کچھ
[...] ـــــ [...] نے جواب دیا۔ اور عمران ان سوال و
جواب سے سمجھ گیا کہ بلیک گرل کو اس انگوٹھی کے بارے میں کوئی علم نہیں
ہے انگوٹھی یقیناً راشیل کے پاس محفوظ ہو گی ـــــ چنانچہ عمران نے
ہاتھ بڑھا کر اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کے ونڈ بٹن کو دو بار زور سے
دبا کر ایک لمحہ کا وقفہ دیا اور پھر دوبارہ دبا دیا۔

"تیار رہو ـــــ میں نیچے جاؤں گا" ـــــ عمران نے سرگوشیانہ لہجے
میں جوزف سے کہا اور جوزف نے سر ہلا دیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں
کو مخصوص کاشن دے دیا تھا۔ چنانچہ چند ہی لمحوں بعد کوٹھی کے سامنے کے
رخ پر اچانک تیز فائرنگ کی آوازیں گونج اٹھیں اور بم کا خوفناک
دھماکہ ہوا ـــــ بلیک گرل جو اس وقت خنجر اٹھائے راشیل پر تشدد
کرنے ہی والی تھی فائرنگ اور بم کا دھماکہ سن کر چونک پڑی۔ اس نے
خنجر ایک طرف پھینکا اور دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔
[...] مسلح ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔

"ہوشیار" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے
روشندان کو پوری طرح کھولا اور دوسرے لمحے اس نے روشندان
کے راستے نیچے کمرے میں چھلانگ لگا دی ـــــ قلابازی کھا کر وہ
مخصوص انداز میں نیچے گرا اور جیسے ہی اس کے پیر زمین پر ٹکے اس
نے پھرتی سے جیب سے خنجر نکالا اور راشیل کے جسم کے گرد بندھی
ہوئی رسیاں کاٹ ڈالیں ـــــ فائرنگ اب پہلے سے زیادہ
زور پکڑ گئی تھی۔ اور عمران نے رسیاں کاٹتے ہی خنجر واپس جیب میں

والا اور جھپٹ کر بنچ پر پڑے ہوئے راشیل کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔

"باس ـــ جلدی کرو" ـــ اسی لمحے روشندان سے جوزف کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی روشندان سے جوزف نے رسی کی سیڑھی نیچے پھینک دی۔ اور عمران راشیل کو کندھے پر لادے تیزی سے سیڑھی کے ذریعے اوپر روشندان کی طرف چڑھتا چلا گیا۔ اور پھر جوزف نے راشیل کو عمران سے لیا اور اُسے کندھے پر ڈال کر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بھاگتا چلا گیا ـــ عمران نے پھرتی سے سیڑھی لپیٹ کر بیگ میں ڈالی اور بیگ کی ڈوری گلے میں ڈال کر وہ بھی چھت کی طرف دوڑ پڑا۔ جب وہ چھت پر پہنچا تو اس نے جوزف کو ایک ہاتھ سے تنی ہوئی رسی سے لٹکتے ہوئے دیکھا ـــ جب کہ اس نے دوسرے ہاتھ سے راشیل کو سنبھالا ہوا تھا۔ عمارت چونکہ خاصی بلند تھی۔ اور عمران نے جان بوجھ کر اس کا دوسرا سرا نیچے کر کے باندھا تھا ـــ اس لئے انسان عمارت کی طرف سے آتے ہوئے خودبخود پھسلتا چلا جاتا تھا۔ صرف شرط اتنی تھی کہ اس پر ہاتھ کی گرفت مضبوط ہو۔ اور جوزف چونکہ اس معاملے میں ٹرینڈ تھا۔ اس لئے وہ راشیل کو اٹھائے چند ہی لمحوں میں درخت پر پہنچ گیا ـــ اس کے بعد عمران نے بھی اسی کی پیروی کی۔ جب عمران درخت پر پہنچا تو جوزف راشیل سمیت درخت سے نیچے اتر کر اندھیرے میں غائب ہو چکا تھا ـــ عمران نے اُسے پہلے ہی راشیل سمیت رانا ہاؤس پہنچنے کی ہدایت دے دی تھی۔ عمران نے درخت پر پہنچتے ہی رسی کو

مخصوص انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے اور جیسے ہی رسی ڈھیلی ہوئی اس نے رسی کو زوردار جھٹکا دے کر اپنی طرف کھینچا اور آنکڑا چھت سے نکل کر دیوار سے ٹکراتا ہوا نیچے گلی میں آگرا ـــ عمران کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے۔ چنانچہ چند ہی لمحوں میں اس نے رسی لپیٹ کر بیگ میں ڈالی اور پھر درخت سے نیچے اتر کر وہ اپنی کار کی طرف بھاگتا چلا گیا ـــ اس نے بھاگتے ہوئے گھڑی کے ونڈ بٹن کے ذریعے واپسی کا کاشن دیا اور اس کے ساتھ ہی زوردار فائرنگ میں اچانک کمی ہو گئی۔ اور عمران مطمئن ہو کر اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اور چند ہی لمحوں بعد اس نے کار موڑی اور تیزی سے شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا ـــ جیسے ہی اس نے ایک چوک پر سے کار موڑی اُسے دور سے پولیس گاڑیوں کے ہوٹر چیختے ہوئے سنائی دیئے۔ اور عمران سمجھ گیا کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر کسی نے پولیس کو کال کر دیا ہو گا ـــ لیکن عمران مطمئن تھا کہ اب پولیس جانے اور بلیک گرل۔ وہ اپنا کام مکمل کر چکا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ ٹائیگر اور سرکس کے ممبر چند ہی لمحوں میں بکھر کر واپس اپنے اپنے فلیٹوں پر پہنچ جائیں گے۔

...ANS.CO

مادام اشمارا کی ویگن تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ... ٹاؤن میں داخل ہوئی۔ وہ وہاں پولیس کی گاڑیوں کو دوڑتے ... چونک پڑی ۔۔۔ اور پھر جب اس نے پولیس کی گاڑیوں کو گھیرے ہوئے دیکھا تو اس نے ڈرائیور کو آگے بڑھنے ... کہا۔ اُسے یہ بات سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ آخر پولیس نے بلیک ... ہیڈ کوارٹر پر کیوں چھاپہ مارا ہے ۔۔۔ جب اس کی ویگن ... گئی تو مادام نے ویگن ایک طرف روکنے کے لئے کہا اور ... ویگن کے ڈیش بورڈ کے نیچے ایک بٹن دبایا۔ اور ڈیش ... ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اور پھر جیسے ہی بلب ...

"ہیلو ۔۔۔ مادام اشمارا کالنگ یو اوور" ۔۔۔ مادام ... نے ایک اور بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس مائیکل سپیکنگ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف ... کی آواز سنائی دی جو ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا۔

"مائیکل ۔۔۔ بلیک گرل کی کوٹھی پر پولیس نے چھاپہ ...

... [illegible] بات ہوئی ہے۔ بہرحال تم ذرا ... پر چیک کرو۔ ... ابھی تک اسی کوٹھی میں ہے۔ ہو سکتا ہے پولیس کے چھاپے ... بلیک گرل وہاں سے پہلے ہی نکل گئی ہو اور راشیل کو بھی ساتھ لے گئی ہو ۔۔۔ اگر راشیل کوٹھی میں ہے تو ہم پولیس کی واپسی کا انتظار کریں ورنہ بلیک گرل کے پیچھے جائیں اوور" ۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیا۔

"بہتر مادام ۔۔۔ میں معلوم کرتا ہوں آپ ہولڈ کریں اوور"

مائیکل نے جواب دیا اور مادام خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ اس کے جسم میں غصے کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ اُسے راشیل سے زیادہ انگوٹھی کی ... تھی اور پھر پولیس کا چھاپہ کچھ سمجھ میں بات نہ آرہی تھی۔

پھر پانچ منٹ بعد ٹرانسمیٹر سے مائیکل کی آواز ابھری۔

"ہیلو مادام ۔۔۔ اوور" ۔۔۔ مائیکل کے لہجے میں عجیب سا جوش شامل تھا۔

"یس مائیکل ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے اوور" ۔۔۔ مادام نے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"مادام ۔۔۔ راشیل اب بلیک گرل والی کوٹھی میں نہیں ہے بلکہ ... کے ساتھ ... اس وقت مولسری روڈ کی ایک عمارت میں ... ہے۔ ... عمارت کے بالکل سامنے ... ہوٹل ہے۔ اس عمارت کی نشاندہی ہے اوور" ۔۔۔ مائیکل نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔ میرا خیال ٹھیک تھا کہ بلیک گرل پولیس چھاپے سے

قبل ہی ڈاکشین سمیت نکل گئی ہوگی۔ ٹھیک ہے۔ یہ کوٹھی [illegible]
ہی سہی اوور اینڈ آل ۔۔۔ مادام نے کہا اور [illegible]
آف کر دیئے۔

"مولسری روڈ پر اولگا ہوٹل دیکھا جا سکتا ہے" ۔۔۔ [illegible]
مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو چلو وہاں" ۔۔۔ مادام نے کہا اور ڈرائیور نے [illegible]
جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ اور پھر مختلف سڑکوں سے گزر [illegible]
روڈ پر پہنچ گئے۔ ڈرائیور نے ویگن اولگا ہوٹل کی عظیم الشان [illegible]
کے سامنے روک دی ۔۔۔ مادام نے ہوٹل کے مقابل [illegible]
پر نظر ڈالی۔ عمارت بہت وسیع و عریض تھی۔ اور ساخت [illegible]
سے نئی لگ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے عمارت کو نئے سرے سے
مرمت کیا گیا ہے۔

"کمال ہے ۔۔۔ اتنی بڑی عمارت بلیک گرل نے کیسے [illegible]
لی" ۔۔۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے [illegible]
سے عمارت کا جائزہ لیتی رہی۔ اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں [illegible]
ہونے کے لئے ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اور اس کے [illegible]
جاتے ہوئے ویگن سے نکلتے چلے گئے ۔۔۔ چونکہ یہ عمارت [illegible]
وسط میں تھی اس لئے مادام نے یہاں پہلے ہی فائٹنگ کا
پروگرام ملتوی کر دیا تھا۔ کیونکہ یہاں پولیس فوراً ہی پہنچ [illegible]
پھر ان کی واپسی یہاں سے مشکل ہو سکتی تھی ۔۔۔ اس لئے مادام [illegible]
یہ پروگرام بنایا تھا کہ اس کے ساتھی عمارت کے گرد پھیل [illegible]

[illegible] اندر واقف ہو گی اور پھر جب وہ کاشن دے تو انہوں نے
[illegible] پھلانگ کر اندر پہنچ جانا ہے۔ مادام نے یہی سوچا تھا کہ وہ اندر پہنچ
کر بم پھینک کر بلیک گرل کے تمام ساتھیوں کو بے ہوش کر دے
۔۔۔ اور اس کے بعد جب اس کے ساتھی اندر آئیں گے تو وہ بغیر
[illegible] بلیک گرل اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کے ساتھ ساتھ
[illegible] کو بھی نکال لے گی۔ یا اگر خطرہ ہوا تو پھر اس کے ساتھی بے تحاشا
[illegible] کر کے بھی حالات کو سنبھال سکتے ہیں۔

چنانچہ ساتھیوں کے نیچے اتر جانے کے بعد مادام اشمارا نے سیٹ
[illegible] موجود بکس سے ایک طاقتور گیس بم نکالا۔ اس بم میں بے ہوش
کرنے والی زود اثر گیس موجود تھی ۔۔۔ بم پھٹتے ہی گیس تیزی سے
عمارت میں پھیل جاتی۔ اور ظاہر ہے وہاں موجود لوگ چند ہی
لمحوں میں بے ہوش ہو سکتے تھے۔ اس کے بعد کام آسان ہو جاتا۔ گیس
بم کو جیب میں ڈال کر مادام نیچے اتری ۔۔۔ اور پھر تیز تیز قدم
اٹھاتی عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ گیٹ کے سامنے
سے وہ سائیڈ کی گلی میں گھستی چلی گئی۔ عمارت کی دیواریں خاصی بلند
تھیں ۔۔۔ لیکن مادام ان کی طرف سے بے فکر تھی۔ کیونکہ
اس کے اور اس کے تمام ساتھیوں کے پاس کمندیں موجود تھیں۔
جن کے ذریعے وہ آسانی سے دیواروں پر چڑھ سکتے تھے ۔۔۔ مادام
[illegible] اس حد تک بڑھتی گئی جہاں سے اس کے اندازے کے مطابق
[illegible] صحن ختم ہو کر اصل عمارت شروع ہو رہی تھی۔ کیونکہ وہ
[illegible] کے بالکل قریب ہی بم پھینکنا چاہتی تھی تاکہ بم کی گیس عمارت

کے اندر پہنچ سکے دروازہ کھلا ہوا تھا۔ گیس بم اپنی جیب میں
ہو سکتی تھی —— اس نے جیب سے کمند نکالی اور پھر اس
والا سرا پکڑ کر اس نے مخصوص انداز میں ہاتھ گھمایا
دوسری طرف رخنے میں پھنس گیا۔ اس کو کھینچ کر مادام نے
کا اندازہ لگایا اور پھر بندر کی سی پھرتی سے وہ اس
دیوار پر چڑھتی چلی گئی —— چوڑی دیوار پر پہنچ کر وہ
تاکہ دوسرے اسے دیکھ نہ سکیں۔ اور پھر لیٹے ہی لیٹے
سے گیس بم نکالا اور پن کھینچ کر اس نے اسے عمارت کے
میں پھینک دیا۔ —— ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور گیس
اندرونی دیوار سے لگ کر چپٹ گیا۔ اور دو چار منٹ
میں سے نکل کر تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔ مادام پانچ منٹ
پر ہی ساکت پڑی رہی —— اس کے بعد اس نے رسی
دوسرے سرے اس نے دوسری طرف چھوڑ لٹکا دی
سے دیوار سے نکل کر وہ بڑے محتاط انداز میں عمارت
چلی گئی —— برآمدے میں پہنچ کر وہ ذرا سی رکی۔ گیس کی
محسوس ہو رہی تھی۔ اس گیس کی خاصیت تھی کہ وہ جتنی تیزی
تھی اتنی ہی تیزی سے غائب بھی ہو جاتی تھی اس نے اند
کی کوشش کی لیکن عمارت میں خاموشی تھی —— اور
دبے قدموں آہستہ آہستہ آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر
کے دروازوں میں سے ایک میں سے روشنی نکل کر باہر آ رہی
تھی اور وہ آہستہ آہستہ اس کمرے کی طرف کھسکتی گئی

پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکی اور دوسرے لمحے اس نے سر نیچے کر کے
کے لئے دروازے سے اندر جھانکا۔ اور چونک کر آگے بڑھ گئی۔ کمرے کے
درمیان میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا —— اس کا سر ڈھلکا ہوا
تھا کرسی کے ہتھوں پر اس کے ہاتھ لوہے کے راڈ نکل کر دوسری طرف غائب
ہو گئے تھے۔ ان راڈوں کی وجہ سے راشیل اس کرسی سے باہر نہ نکل سکتا
تھا —— کرسی کے قریب ہی ایک دیو ہیکل حبشی زمین پر پڑا ہوا تھا اور
کرسی کے دائیں طرف ایک مقامی نوجوان بھی زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے
ہاتھ میں ابھی تک ریوالور دبا ہوا تھا۔ وہ سب بے ہوش تھے —— مادام
چل کر کمرے میں داخل ہوئی۔ اور اس نے سب سے پہلے کرسی کے ایک
ہتھے پر لگا ہوا بٹن جو دور سے ہی صاف نظر آ رہا تھا دبا دیا۔ تو راڈ غائب ہو
گئے —— مادام نے پھرتی سے راشیل کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا۔ اور
تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی آئی۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ
وہ ساری عمارت چیک کر لے —— تاکہ بلیک گرل اور اس کے
ساتھی جو یقیناً کہیں بے ہوش پڑے ہوں گے ان کا خاتمہ کر دے۔
لیکن پھر اس نے اپنا خیال بدل لیا۔ اس کا مقصد حل ہو رہا تھا اور ویسے
بھی بلیک گرل اور اس کے ساتھی کہیں نظر نہ آ رہے تھے —— اس لئے
وہ راشیل کو اٹھائے تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اور
پھر وہ پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھول کر باہر آ گئی۔ سڑک سنسان
تھی —— اس کے چند ہی لمحوں بعد وہ راشیل کو ویگن میں پہنچانے
میں کامیاب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو ٹرانسمیٹر
پر واپس ویگن کے پاس آنے کا حکم دے دیا۔ اور پھر اس کے

ساتھی ایک ایک کر کے ویگن میں پہنچ گئے۔ وہ سب حیران تھے کہ
بھی بلیک گرل کے قبضے سے رائفلیں کو نکال لانے میں کامیاب
ہے ـــــ بہرحال چوں کہ کام مکمل ہو چکا تھا
میں سوار ہوئے اور اس نے ڈرائیور کو جیپ کو
اور ویگن تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

فائرنگ اور دھماکوں کی آواز سنتے ہی بلیک
اور اس کے ساتھی تیزی سے باہر کو لپکے۔ فائرنگ دیوار
چھوٹے چھوٹے آرائشی ستونوں کے پیچھے سے ہو رہی تھی ـــ
میں اتنی شدت تھی کہ ان سب کو آڑ میں دبکنا پڑا اس
گرل اور ساتھی مسلسل اس تاڑ میں رہے کہ وہ کسی طرح ان
کو مار گرائیں ـــ مگر فائرنگ کرنے والے بے حد تاک
فائرنگ کچھ ایسی تسلسل سے ہو رہی تھی کہ بلیک گرل اور اس
کو اپنی جگہوں سے باہر نکلنے یا ادھر ادھر ہٹنے کی بھی جرأت
تھی ـــ فائرنگ کے ساتھ ساتھ بم بھی پھینکے جا رہے

...کے ... تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ کوٹھی کو
...ہو چکے تھے اور پھر مسلسل دس منٹ تک دونوں فریق
...ایک دوسرے پر فائرنگ کرتے رہے
...کے بعد ایک طاقت ور دھماکہ ہوا ـــــ اور اس کے دھماکے میں
...کی آوازیں دب گئیں۔ لیکن دھماکے کی بازگشت ختم ہوتے ہی
...گرل اور اس کے ساتھی چونک پڑے کیوں کہ اب دوسری طرف
...رنگ بند ہو چکی تھی ـــــ اور بلیک گرل نے بھی چیخ کر
...بند کرنے کے لیے کہا۔ وہ چند لمحے اپنی جگہوں پر دبکے رہے
...بھی حملہ آوروں کی چال ہو۔ لیکن پھر ایک آدمی نے ہمت کی
...آڑ میں سے نکل آیا ـــــ لیکن جب دوسری طرف سے کوئی
...ہوا تو وہ سب آہستہ آہستہ باہر نکل آئے لیکن ان پر کوئی فائرنگ
...تو وہ سمجھ گئے کہ حملہ آور اچانک فرار ہو گئے ہیں اور اسی لمحے
...دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دیے جو تیزی سے
...آتے جا رہے تھے۔

ـــــ یہ لوگ بھی شاید پولیس کی وجہ سے بھاگے ہیں۔ سب فالتو
...خانوں سے چلے جائیں۔ صرف موکل اور منشی یہاں رہ جائیں
...نے چیخ کر کہا۔ اور ان دونوں کے علاوہ بلیک گرل کے باقی
...مختلف راستوں سے چلے گئے ـــــ بلیک گرل نے چہرے
...نقاب اتار کر جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائرن
...کوٹھی کے گرد چیختے چلے گئے اور پھر کوٹھی کا پھاٹک زور زور
...دھڑ دھڑایا جانے لگا ـــــ اور بلیک گرل کے اشارے پر موکل

نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا اور پولیس کے کئی افسران [illegible]
تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ بلیک گرل [illegible]
بڑے افسر کا استقبال کیا۔

"شکر ہے آفیسر ــــ آپ آگئے۔ ورنہ نجانے [illegible]
حشر کرتے" ــــ بلیک گرل نے بڑے خوف زدہ [illegible]

"ڈاکو ــــ تو کیا یہ حملہ ڈاکوؤں نے کیا تھا" ــــ
حیرت سے صحن میں بکھرے ہوئے سٹین گنوں کی گولیوں
کے ٹکڑے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو اور کون ہو سکتے ہیں آفیسر ــــ کوٹھی کا کوئی [illegible]
ہے" ــــ بلیک گرل نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"مگر مس ــــ ڈاکو بم تو نہیں پھینکتے۔ اور پھر آپ کے
پاس بھی سٹین گنیں ہیں" ــــ پولیس آفیسر نے اس [illegible]
درشت لہجے میں کہا۔

"ہاں ــــ اسی لئے تو ڈاکو اندر نہیں داخل ہو سکے [illegible]
پاس ان کے باقاعدہ اجازت نامے اور پرمٹ موجود [illegible]
بلیک گرل نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا ــــ آپ [illegible]
پرمٹ کیسے مل گئے" ــــ پولیس آفیسر [illegible]

"موکل ــــ کاغذات آفیسر کو دکھاؤ" ــــ
موکل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ آفیسر سے مخاطب [illegible]
"آیئے ــــ ڈرائنگ روم میں بیٹھتے ہیں۔ پھر [illegible]

[illegible] ــــ بلیک گرل نے کہا اور تیزی سے برآمدے
[illegible] بات بھی ختم ہو گئی۔ آفیسر بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے
چل دیا اور پھر وہ دونوں خوبصورت انداز میں سجے ہوئے وسیع
ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔

"تشریف رکھیئے آفیسر" ــــ بلیک گرل نے کہا اور پولیس آفیسر
سر ہلاتا ہوا ایک قیمتی صوفے پر بیٹھ گیا۔ بلیک گرل نے اس کے سامنے
صوفہ سنبھالا۔

"مجھے مس جارج کہتے ہیں۔ میں تیل کی تلاش کی ماہر ہوں۔ اور آپ
کی حکومت کے خصوصی بلاوے پر یہاں آئی ہوں۔ میرا تعلق ایکریمیا
سے ہے ــــ اور سٹین گنوں کے پرمٹ بھی آپ کی حکومت نے
خصوصی طور پر جاری کئے ہیں۔ آپ چونکہ پولیس کے ذمہ دار آفیسر
ہیں اس لئے آپ کو بتانے میں کوئی حرج نہیں ــــ کہ آپ کے ہمسایہ
ملک کی حکومت نہیں چاہتی کہ یہاں تیل کی تلاش جاری رکھی جائے۔
اس لئے جو بھی ماہر یہاں آتا ہے وہ اُسے قتل کر دیتے ہیں یہی وجہ ہے
کہ آپ کی حکومت نے مجھے دو باڈی گارڈ لے آنے کی نہ صرف ہدایت
کی بلکہ لائسنس بھی جاری کئے ــــ اور یوں کہ آپ کے ساتھ دوسرے
[illegible] لئے مجھے حملہ آوروں کو ڈاکو کہنا پڑا۔ ورنہ میرا خیال ہے
کہ وہ لوگ آپ کے ہمسایہ ملک کی طرف سے بھیجے گئے تھے ــــ وہ
پوری تیاری سے آئے تھے لیکن شاید آپ کی گاڑیوں کے سائرن سن
کر بھاگ گئے" ــــ بلیک گرل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور
پھر اس سے پہلے کہ پولیس آفیسر کوئی جواب دیتا۔ موکل ایک بڑا سا

لفافہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔
"صاحب کو تمام کاغذات دکھاؤ"۔۔۔۔ بلیک گرل [illegible]
پولیس آفیسر کی گردن ایک غیر ملکی عورت کی زبان سے [illegible]
صاحب سن کر کچھ اور زیادہ تن گئی۔ موکل نے لفافہ کھول [illegible]
پولیس آفیسر کے سامنے رکھ دیئے ۔۔۔۔ ان میں مسٹر جا [illegible]
کا مقصد حکومت کی طرف سے سٹین گنوں کے اجازت [illegible]
ہی ایک ہدایت تھی کہ یہ سب ٹاپ سیکرٹ ہے ۔۔۔۔ [illegible]
نہ کیا جائے۔ پولیس آفیسر وزارت دفاع و پٹرولیم کے [illegible]
کر خاصا مرعوب ہوا۔
"ٹھیک ہے مسٹر جارج ۔۔۔۔ میں بھی تمام ڈاکوؤں [illegible]
دوں گا۔ لیکن یہ لوگ پھر بھی حملہ آور ہو سکتے ہیں" ۔۔۔۔ [illegible]
کا لہجہ اس بار مودبانہ تھا۔
"اس بات کی فکر نہ کریں۔ میں ابھی انٹیلی جنس کے ڈا [illegible]
وزارت دفاع سے بات کروں گی اور مجھے یقین ہے کہ [illegible]
کا کوئی معقول بندوبست کر دیں گے" ۔۔۔۔ بلیک گرل [illegible]
کر بڑے بڑے نام لیتے ہوئے کہا۔
"اوہ ۔۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔۔ بہرحال کوئی نقصان تو [illegible]
پولیس آفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "وہ واقعی بے حد مرعوب [illegible]
"نہیں ۔۔۔۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ویسے بہتر یہی ہے [illegible]
سادہ سی رپورٹ لکھ دیں تاکہ یہ بات عام نہ ہو" ۔۔۔۔ [illegible]
نے کہا۔

[illegible] میں خیال رکھوں گا" ۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ
تیزی سے باہر [illegible] چند لمحوں بعد پولیس فورس باہر نکل گئی ۔ اور
[illegible] گرل نے اطمینان کا طویل سانس لیا ۔۔۔۔ اس کے پہلے سے بنائے
[illegible] جعلی کاغذات آن کام آ گئے تھے ورنہ پولیس والے اتنی آسانی
[illegible] کہاں جان چھوڑتے تھے۔
"موکل ۔۔۔۔ ہمیں اب جلد از جلد یہ جگہ چھوڑ دینی چاہئے۔ تم اس کا
[illegible] کرو میں ذرا راشیل کی خبر لے لوں" ۔۔۔۔ بلیک گرل نے کہا
[illegible] موکل سر ہلاتا ہوا ایک طرف بڑھ گیا۔
"لیکن تھوڑی دیر بعد بلیک گرل بھاگتی ہوئی آئی۔ اس کے چہرے
[illegible] شدید پریشانی کے آثار تھے۔
"غضب ہو ا موکل ۔۔۔۔ ہمیں زبردست ڈاج دیا گیا ہے۔ فائرنگ
[illegible] میں وہ لوگ راشیل کو لے اڑے ہیں" ۔۔۔۔ بلیک گرل

[illegible] راشیل کو لے اڑے ہیں ۔۔۔۔ مگر کیسے ۔۔۔۔ راشیل تو اندر
[illegible] ۔۔۔۔ موکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
[illegible] کی [illegible] اور راشیل غائب ہے۔ اس کا مطلب
[illegible] سامنے کے رخ پر ما دام اشما اسے [illegible] الجھائے رکھا
[illegible] طرف سے داخل ہو کر وہ راشیل کو لے اڑے"
[illegible] گرل نے جواب دیا۔
"[illegible] ۔۔۔۔ ایسا ہی ہوا ہو گا" ۔۔۔۔ موکل نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"بہرحال ـــــ راشیل سے مزید معلومات نہ ملیں [illegible]
لیے ہمیں کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ اب میرا خیال ہے [illegible]
بدل کر خود ہی اس مشن کی تکمیل کے لئے کام کرنا چاہیئے"
گرل نے ٹہلتے ہوئے کہا۔

"لیکن میڈم ـــــ مادام اشمارا کے آدمیوں کو میں [illegible]
سمجھتا کہ وہ اس طرح ہمیں ڈاج دیں۔ یہ تو بڑی ذہانت [illegible]
گیا ہے۔ جب کہ مادام اشمارا تو ڈائریکٹ ایکشن کی [illegible]
بھی وہ اگر اسے ہمارا علم ہوتا تو یقیناً راشیل کو چھڑانے [illegible]
وہ ہمارے خلاف بھی کوشش کرتی ـــــ لیکن یہاں [illegible]
ہوتا ہے کہ حملہ آوروں کا مقصد صرف راشیل کو [illegible]
موکل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہو سکتی ہے ـــــ لیکن [illegible]
کسی کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے کہ وہ اتنا بڑا پلان بنا کر [illegible]
اڑے" ـــــ بلیک گرل نے دانتوں سے ہونٹ کاٹ
دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ مادام اشمارا کی بجائے کسی اور [illegible]
بہرحال میں تحقیقات کراتا ہوں۔ اگر راشیل مادام [illegible]
واپس پہنچ گیا ہے تو پھر ظاہر ہے یہ آپ کا [illegible]
پارٹی کا سوچیں گے" ـــــ موکل نے کہا۔

"ہاں ـــــ یہ درست ہے ـــــ اس سے صحیح صورت [illegible]
ہوگا۔ اور ہاں ـــــ وہ عمران کے ساتھی کے بارے میں [illegible]

[illegible] تو ہمیں پہلے اس کا بندوبست کرنا"
بلیک گرل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس کی فلم تو بن رہی ہوگی اگر آپ چاہیں تو اسے دیکھ لیں جب تک
میں یہاں سے منتقلی کا انتظام کر لوں" ـــــ موکل نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم انتظامات کر دیں پروجیکٹر روم میں اسے
بھیج دوں شاید کوئی کام کی بات کا پتہ چل سکے" ـــــ بلیک گرل
نے کہا۔ اور موکل سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ پروجیکٹر روم کی طرف
چلا گیا۔ ـــــ تاکہ وہاں اس فلم کے دکھلائے جانے کے انتظامات
ہدایات دے جس کا آلہ تایگر کی موٹر سائیکل میں لگایا گیا تھا اور پھر
وہ واپس چلا گیا۔

بلیک گرل سکرین کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی اور چند لمحوں بعد
فلم آن ہو گئی اور سکرین پر اس نوجوان کو جسے اغوا کر کے چھوڑ دیا گیا تھا۔
موٹر سائیکل پر سوار زرعی فارم سے باہر نکلتے دیکھا ـــــ نوجوان سیدھا
چلا گیا ... اور پھر موٹر سائیکل کو باہر کھڑا کر کے وہ کیبنے کے
اندر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ کیبنے سے ایک خوبصورت اور جوان
لڑکی کے ہمراہ باہر آیا اور پھر وہ جھیل کی طرف بڑھ گئے وہ اس وقت
تک نظر آتے رہے جب تک آلے کا ویژن انہیں کیچ کرتا رہا پھر وہ
اوجھل ہو گئے ـــــ اور مادام سوچنے لگی کہ موٹر سائیکل
کی بجائے آئی ویژن جن اگر اس نوجوان کے جسم میں ہی دیا جاتا تو
زیادہ معلومات مل سکتی تھیں اب تو معاملہ صرف موٹر سائیکل تک ہی
محدود رہ گیا تھا ـــــ اور پھر اس وقت تک انتظار کرتی رہی جب

یک وہ دونوں واپس موٹر سائیکل کے پاس نہ پہنچ گئے۔ اور پھر دونوں ہی موٹر سائیکل پر بیٹھ گئے۔ اور موٹر سائیکل ... شہر کی طرف بڑھتا چلا آیا۔

"اس غیر ملکی کا حلیہ کیا تھا۔ جس نے یہ انگوٹھی تمہیں دی" اچانک نوجوان نے پیچھے بیٹھی ہوئی لڑکی سے پوچھا۔

"لمبا چوڑا خوب صورت جوان تھا۔ بال سنہرے تھے ... تھیں۔ اور اس کے چہرے پر ایک خاص بات تھی کہ دا... لمبا سا زخم کا نشان تھا ۔۔۔ اور ایسا ہی ایک نشان ا... پر تھا۔ لیکن ان نشانوں کی وجہ سے وہ بدصورت نہیں ... لڑکی نے جواب دیا ۔۔۔ اور میڈم جو بیٹھی یہ ساری ... بری طرح چونک پڑی۔ کیونکہ غیر ملکی کا حلیہ جو لڑکی نے بتا... ہو بہو ماشیل کا حلیہ تھا۔

"ہاں ۔۔۔ ظاہر ہے بدصورت کیوں لگتا" ۔۔۔ نوجوان ... ہوئے جواب دیا اور لڑکی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"مگر تم اس انگوٹھی کا کیا کرو گے؟" ۔۔۔ اچانک لڑکی ...

"کہا تو ہے۔ تمہاری نشانی کے طور پر رکھوں گا۔ شاید ... تم اپنے فلیٹ پر ہی اس غیر ملکی کی طرح مجھے بلا لو" ... نے کہا۔

"بڑے شریر ہو تم ۔۔۔ ویسے تم اچھے دوست ہو۔ ... ملنے کی بجائے میرے فلیٹ پر ہی آجاؤ میں تمہاری لائی ہوئی ... پہن کر تمہیں دکھاؤں گی بھی ۔۔۔ اور پھر اسی ساڑھی میں ...

"نہیں ۔۔۔" لڑکی نے جواب دیا۔

"... پھر کل فلیٹ پر ہی آجاؤں گا مگر مجھے تمہارے ... پتہ تو نہیں" ۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"فلیٹ نمبر دس ۔۔۔ واشنگٹن روڈ" ۔۔۔ لڑکی نے پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"دس نمبر ۔۔۔ یہ فلیٹ تو مجھے یاد رہے گا" ۔۔۔ نوجوان نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور لڑکی بھی ہنس پڑی۔ پھر لڑکی ایک چوک پر موٹر سائیکل سے اتر گئی اور نوجوان موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا آخر کار ہوٹل ... کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو گیا اور اس نے موٹر سائیکل پارکنگ میں چھوڑا ۔۔۔ اور پھر اس سے اتر کر ہوٹل کی طرف تیز تیز قدم اٹھاتا ... اس کے بعد ظاہر ہے اسی موٹر سائیکل تک ہی محدود رہی۔ ... گرل کے ذہن میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ نوجوان عمران کا ساتھی تھا ۔۔۔ جب کہ غیر ملکی ماشیل تھا اور ماشیل نے اس لڑکی کے فلیٹ پر جا کر کوئی انگوٹھی اسے دی تھی جو اس لڑکی سے اس نوجوان نے حاصل کر لی۔ پھر ماشیل کا اس کے ہیڈ کوارٹر سے اتنی زبردست ... کے بعد اغوا اور ہوٹل کا یہ خدشہ کہ اتنی زبردست پلاننگ ... تمام اشمار ماشیل کو اغوا نہیں کر سکتی ۔۔۔ تو کیا یہ اغوا ... کی پارٹی نے کیا ہے۔ کیا اس اغوا اور اس انگوٹھی کے درمیان کوئی تعلق ہے" وہ بیٹھی سوچتی رہی۔ اسی لمحے ہوٹل انچارج داخل ہوا۔

"میڈم ۔۔۔ تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ نشاط کالونی کی ... کی نگرانی میں ہم شفٹ ہو رہے ہیں۔"

ٹھیک ہے ——— وہاں شفٹ ہو کر معلوم کرو کہ راشیل کو کس نے اغوا کیا ہے۔ اور مادام اشمارا کے متعلق بھی تازہ ترین اطلاعات حاصل کرو۔ مجھے ایک نیا کلیو ملا ہے۔ راشیل نے ایک لڑکی کو کوئی انگوٹھی دی ہے ——— جو اس نے اُسی نوجوان کو دی ہے جس موٹر سائیکل میں ہم نے میگا ٹُ نصب کیا تھا۔ مجھے اس انگوٹھی کے بارے میں شک ہے۔ بہرحال میں اس نوجوان کو چیک کرتی ہوں۔ پھر وہاں سے میں نئے ہیڈکوارٹر میں پہنچ جاؤں گی" ——— بلیک گرل نے کہا اور موکل کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

عمران جب رانا ہاؤس پہنچا تو جوزف راشیل کو کرسی پر باندھ چکا تھا۔ اور راشیل اس سے بار بار مادام کے بارے میں پوچھ رہا تھا لیکن جوزف ظاہر ہے کسی مادام کو نہیں جانتا تھا۔

"باس ——— یہ کسی مادام کے بارے میں بار بار پوچھ رہا ہے" جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو اچھا کر رہا ہے۔ اور بھلا راشیل کس کو پوچھ سکتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مادام کے آدمی ہو" ——— راشیل نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمام آدمی مادام سے ہی پیدا ہوتے ہیں راشیل صاحب" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے مجھے یہاں باندھ کر کیوں رکھا ہے۔ تم جانتے نہیں کہ میں مادام کا سیکنڈ ہوں" ——— راشیل عمران کے فقرے کو سمجھ نہ سکا تھا اس لئے اس نے شاید یہی مطلب لیا کہ وہ مادام کا آدمی ہے۔ اس لئے اس بار اس کا لہجہ کرخت تھا۔

"دیکھو راشیل ——— جو انگوٹھی تمہیں مادام نے دی تھی وہ انگوٹھی مادام کے حکم کے مطابق میں نے تم سے حاصل کرنی ہے۔ اور مادام کا یہی حکم ہے کہ جب تک راشیل وہ انگوٹھی حوالے نہ کرے اسے باندھ کر رکھا جائے" ——— عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"مگر مادام خود کہاں ہے۔ اور یہاں تو مجھے تم صرف دو ہی نظر آ رہے ہو" ——— راشیل نے انگوٹھی کی بات ٹالتے ہوئے کہا۔

"مادام بھی آجائے گی تم انگوٹھی کے متعلق بتاؤ" ——— عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"انگوٹھی میرے پاس موجود نہیں ہے۔ اور وہ کہاں ہے ——— یہ میں مادام کو ہی بتاؤں گا" ——— راشیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اسے شاید صورت حال پہ شک پڑ گیا تھا۔

"او کے ۔۔۔ پھر مادام تمہاری لاش پر سے ہی انگوٹھی حاصل کرلے گی۔ اس کی تلاشی لو جوزف" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یک دم سخت ہو گیا اور جوزف نے آگے بڑھ کر راشیل کی تلاشی لینی شروع کر دی چند لمحوں بعد اس نے ناکامی کا اعلان کر دیا۔

"او کے مسٹر راشیل ۔۔۔ اب تم زیادہ سے زیادہ دو منٹ میں بتا دو کہ انگوٹھی کہاں ہے جو مادام نے تمہیں دی تھی۔ ورنہ دو منٹ بعد تمہاری موت پر مجھے قطعاً کوئی افسوس نہ ہوگا" عمران نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہو کر لو۔ میں کسی انگوٹھی کے بارے میں نہیں جانتا" راشیل نے بڑے مضبوط لہجے میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ تشدد کے مقابلے میں شکست ماننے والا آدمی نہیں ہے۔

"کوئی بات نہیں ۔۔۔ نہ بتاؤ ۔۔۔ مجھے بھی اتنی ضرورت نہیں ہے پوچھنے کی۔ بہرحال تمہیں چانس دے دیتا ہوں اگر بتا دو گے تو زندہ رہو گے ورنہ مر جاؤ گے" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اس نے ریوالور کا چیمبر کھول کر اس میں سے ساری گولیاں نکال کر جیب میں ڈال لیں۔ اب ریوالور کا چیمبر بالکل خالی ہو چکا تھا۔ اور پھر عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک گولی نکال لی۔

"دیکھو ۔۔۔ میں نے تمہارے سامنے چیمبر خالی کر دیا ہے۔ اور اب میں اس میں ایک گولی ڈال رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر چیمبر کے ایک خانے میں گولی ڈال کر اس نے چیمبر بند کر لیا۔

راشیل حیرت بھرے انداز میں یہ سب کارروائی دیکھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر یہ شخص کیا کر رہا ہے۔ اور اس حرکت کا مقصد کیا ہے۔

اور پھر عمران نے اس کے سامنے چیمبر کو گھمانا شروع کر دیا۔ وہ اسے مسلسل گھماتا رہا۔ اور اس کے بعد اس نے ہاتھ روک لیا۔

"دیکھو راشیل ۔۔۔ ریوالور کے چیمبر میں ایک گولی ہے۔ اور پانچ خانے خالی ہیں۔ اور میں نے چیمبر کو گھما دیا ہے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ گولی جس خانے میں ہے وہ کس پوزیشن میں ہے۔ اب غور سے سن لو ۔۔۔ میں صرف تین تک گنوں گا اور ٹریگر دبا دوں گا۔ ہو سکتا ہے پہلی بار ہی فائر ہو جائے اور تمہاری کھوپڑی کے چیتھڑے اڑ جائیں۔ یا تمہیں ایک چانس مل جائے اس کے بعد میں پھر تین تک گنوں گا اور دوبارہ ٹریگر دبا دوں گا ۔۔۔ اس طرح تمہارے پاس پانچ چانس ہو سکتے ہیں۔ یا پھر ایک بھی نہیں ہو سکتا۔ بہرحال چھٹی بار تمہیں مرنا پڑے گا یہ بات تو طے ہے۔ اور اگر تم بتا دو تو میں ہاتھ روک لوں گا ۔۔۔ اور یہ میرا وعدہ ہے کہ نہ صرف تمہیں زندہ رکھا جائے گا بلکہ آزاد بھی کر دیا جائے گا" ۔۔۔ عمران نے بڑے سرد لہجے میں تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریوالور کی نال راشیل کی کنپٹی سے لگا دی۔

"مگر تم کون ہو اور کیوں میرے پیچھے پڑے ہو" ۔۔۔ راشیل نے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی گھبراہٹ تھی۔

"ایک ۔۔۔۔۔۔۔۔ دو" ۔۔۔ عمران نے اس کی بات کو

چلا گیا۔ عمران کو بھی ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے [illegible]
پر اندھیرا سا چھانے لگا ہو۔ اور اس کی حسیات [illegible]
کی ـــــ عمران نے اپنے سر کو جھٹکا دیا اور سانس روک [illegible]
دماغ پر چھانے والے اچانک اندھیرے نے اُسے بھی [illegible]
گرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن سانس بروقت روک لینے [illegible]
بے ہوش ہونے سے بچ گیا ـــــ راشیل کی گردن [illegible]
گئی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ کسی نے بے ہوش کر دینے [illegible]
زود اثر گیس روانا ہاؤس میں پھیلا دی ہے۔ اور پھر چند [illegible]
کسی کے کودنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی ـــــ اور [illegible]
آواز راہداری میں ابھری۔ آواز سے عمران نے اندازہ [illegible]
والا ایک ہی ہے۔ اس لئے عمران خاموش پڑا رہا [illegible]
لمحوں بعد اُسے دروازے سے مادام اشمارا کے چہرے [illegible]
دکھائی دی اور عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ البتہ وہ کسی بھی
ایکشن کا جواب دینے کے لئے تیار تھا ـــــ آنکھوں میں
جھری سے وہ مادام کو اندر آتے دیکھ رہا تھا۔ پھر مادام [illegible]
سے کرسی کے پائے میں لگا ہوا بٹن دبا کر راشیل کو کر [illegible]
کڑوں کی گرفت سے آزاد کیا ـــــ اور ایک جھٹکے سے
کاندھے پر لاد کر واپس مڑ گئی۔ عمران دل ہی دل میں [illegible]
جانی کی داد دینے لگا جس نے ایک لمبے چوڑے نوجوان
اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا تھا ـــــ مادام کے باہر نکلتے ہی
کھڑا ہو گیا۔ گیس کی بو اب ختم ہو چکی تھی اور پھر مادام نے بھی

[illegible] اس لئے عمران نے سانس لینے میں کوئی حرج نہ سمجھا۔ اور
پہلے پاؤں [illegible] مادام کو تیزی سے پھاٹک کی طرف دوڑتے
دیکھا ـــــ اور پھر مادام اس کے سامنے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھول کر
راشیل سمیت باہر نکل گئی۔ تو عمران ایک طویل سانس لیتے ہوئے تیزی
سے ٹیلی فون کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے مادام کے کام میں جان بوجھ
کر کوئی مداخلت نہ کی تھی ـــــ کیوں کہ راشیل سے جو کچھ پوچھنا تھا وہ پہلے
ہی پوچھ چکا تھا اور اب راشیل اس کے لئے بے کار تھا۔ دوسری بات یہ
کہ انگوٹھی بھی راشیل کے پاس موجود نہ تھی۔ اور عمران کو معلوم تھا کہ مادام
راشیل کو اپنے ہیڈ کوارٹر لے جائے گی ـــــ اور پھر وہاں جا کر جب
راشیل کو ہوش آئے گا تو وہ مادام کو اس انگوٹھی کے متعلق بتائے گا۔ اس
بات کے جاننے سے عمران نے خود ہی فائدہ اٹھانا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے
فون کی طرف بڑھا ـــــ تاکہ جولیا کو کہہ کر اس لڑکی سے انگوٹھی حاصل
کر لے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ خود اس لڑکی سے انگوٹھی
حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ اُسے یہ تو علم ہو گیا تھا کہ مادام جس مشن پر
یہاں آئی ہے ـــــ اس مشن کی فلم اس انگوٹھی میں موجود ہے۔
[illegible] ہے اب مسئلہ صرف انگوٹھی کا حصول تھا۔ اور چوں کہ
[illegible] اہمیت حاصل کر گئی تھی۔ اس لئے وہ خود اُسے حاصل
کرنا چاہتا تھا ـــــ ہو سکتا تھا کہ جولیا کامیاب نہ ہوتی اور پھر خطرہ سے
مادام کے سامنے آ جاتی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اُسے یہ خیال بھی آ رہا تھا
کہ مادام آخر کیسے یہاں تک پہنچ گئی۔ لیکن فی الحال اس نے اس خیال
کو ذہن سے جھٹک دیا۔ اُسے پہلے انگوٹھی پر قبضہ جمانا تھا۔

چنانچہ وہ تیزی سے واپس مڑا۔ مگر اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ...
اس نے مڑ کر رسیور اٹھا لیا۔
"رانا تہور علی صندوقی سپیکنگ"۔۔۔ عمران نے ...
رانا کا نام لیا تاکہ اگر کال غیر متعلق آدمی کی ہو تو اُسے ٹالا جا ...
"عمران صاحب۔۔۔ میں طاہر بول رہا ہوں"۔۔۔ ...
طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔
"بولو بھی بولو۔۔۔ تمہارا کام ہی بولنا ہے۔ یہ تو ہم ...
بولنے ہی کوئی نہیں دیتا"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجی...
کہا۔
"عمران صاحب۔۔۔ میں سر سلطان صاحب کے ...
انہوں نے ایک پرانے کیس کی فائل طلب کی تھی۔ اب ...
تو ٹیلی فون کے ٹیپ پر ٹائیگر کا پیغام موجود تھا۔۔۔ اس ...
ہے کہ عمران صاحب اس سے فوراً رابطہ قائم کریں۔ اس ...
کوئی اہم انگوٹھی ہے۔ چنانچہ میں نے آپ کو کال کر دیا ...
بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"ٹائیگر کے پاس انگوٹھی۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے ...
بات کر لیتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ...
وہ حیران تھا کہ ٹائیگر کس انگوٹھی کی بات کر رہا ہے کیونکہ ...
مادام اشمارا کی انگوٹھی سے تو اس کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا ...
نے ٹائیگر کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔
"ہیلو"۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنا...

"عمران بول رہا ہوں۔۔۔ کون سی انگوٹھی ہے تمہارے پاس"
... نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"باس۔۔۔ ایک عجیب ساخت کی انگوٹھی مجھے ملی ہے۔ مختصر بات
یہ ہے کہ میری ایک دوست لڑکی ہے مارگریٹ جولین۔۔۔ اُسے
ایک غیر ملکی نے۔۔۔" ٹائیگر نے تفصیل بتانی شروع
کر دی۔
"وہ انگوٹھی اب بھی ہے تمہارے پاس"۔۔۔ عمران نے مارگریٹ
جولین کا نام سنتے ہی اس کی بات قطع کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔
"جی ہاں باس"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔
"اوہ۔۔۔ فوراً اس انگوٹھی کو حفاظت سے لے کر میرے پاس رانا
ہاؤس میں پہنچ جاؤ۔ بے حد حفاظت سے لے آنا۔ اور فوراً"
عمران نے سخت لہجے میں کہا۔
"بہتر۔۔۔ میں ابھی پہنچ رہا ہوں"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔
"اوکے"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔
حیرت انگیز اتفاق تھا کہ جس انگوٹھی کے پیچھے سب لوگ بھاگ رہے
ہیں وہ ایک غیر متعلق آدمی کے پاس پہنچ گئی ہے۔ عمران نے ساری
کہانی کا اندازہ لگا لیا تھا۔۔۔ کہ راسغیل نے انگوٹھی پولیس کی
ایک چیکنگ سے بچنے کے لئے مارگریٹ جولین کے حوالے کر
دی۔ لیکن وہ اس سے واپس نہ لا سکا۔ کیونکہ بلیک گرل نے
اسے ٹریس کر لیا۔۔۔ ادھر مارگریٹ جولین نے دوستی کے چکر
میں انگوٹھی ٹائیگر کے حوالے کر دی۔ یا پھر ٹائیگر نے اس کی عجیب

ساخت بھانپ لی ہو گی۔ اس لئے اس نے وہ اس سے حاصل
اب انگوٹھی عمران کے پاس پہنچ جائے گی
مشن ٹائیں ٹائیں فش ہو کر رہ جائے گا ــــــ وہ سوچ رہا تھا
آسان کیس تو شاید ہی اس نے کبھی ڈیل کیا ہو۔ یہی سوچتا ہوا
والے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تاکہ اس دیو کو ہوش

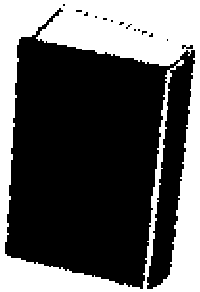

ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی مادام نے سب سے پہلا کام
ہوش میں لے آنے کا کیا۔ اور چند لمحوں کی کوششوں سے
نے آنکھیں کھول دیں ــــــ آنکھیں کھولتے ہی جب اس کی
مادام اشمارا پر پڑیں وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔
"شکر ہے مادام ــــــ آپ کی شکل تو نظر آئی"
نے اطمینان کی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"وہ ڈبلیو تھری نائب انگوٹھی کہاں ہے جو میں نے
دی تھی ــــــ تمہاری جیبوں میں سے تو نہیں نکلی"

پوچھتے ہوئے کہا۔
"اوہ ــــــ آپ سے انگوٹھی لینے کے بعد میں پولیس چیکنگ میں
پھنس گیا۔ وہاں سے انگوٹھی بچانے کے لئے میں نے اسے ایک مقامی
لڑکی کے حوالے کر دیا۔ لیکن بعد میں مجھے بلیک گرل نے ٹریپ کر لیا۔
بلیک گرل سے مجھے ایک نوجوان اور ایک حبشی نے اڑا لیا۔ اور اب آپ
کے سامنے ہوش آیا ہے ــــــ راشیل نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"وہ لڑکی کون ہے ــــــ اس کا اتہ پتہ بتاؤ" ــــــ مادام نے دانت
پیستے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔
"اس کا نام مارگریٹ جولین ہے۔ وہ رابرٹ سنٹر میں پی۔ اے
ٹو ڈائریکٹر ہے۔ رہائشی پتہ ۱۱ ونگٹن روڈ ہے" ــــــ راشیل
نے جواب دیا۔
"ونگٹن روڈ ــــــ اوہ ــــــ چلو اٹھو میرے ساتھ۔ تم
نے غضب کر دیا۔ اس انگوٹھی میں مشن کی مائیکرو فلم تھی"
مادام نے غصیلے لہجے میں کہا۔
اور راشیل کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ
انگوٹھی اتنی اہم بھی ہو سکتی ہے۔ اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں اس
لڑکی نے اپنا پتہ غلط نہ بتا دیا ہو ــــــ بہرحال وہ تیزی سے اٹھا اور
پھر مادام کے پیچھے چلتا ہوا باہر پورچ میں کھڑی کار کے پاس پہنچ گیا۔
مادام اس سے قبل ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکی تھی۔ وہ ساتھ والی
سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"مادام —— آپ مجھے ذرا بھی اشارہ کر دیتیں تو میں اس کی حفاظت کا کوئی اور بندوبست کرتا" —— راشیل نے مادام سے ہی مخاطب ہو کر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو راشیل —— تم میرے پرانے ساتھی ہو اس لئے میں تمہاری یہ کوتاہی برداشت کر گئی ہوں۔ اگر تمہاری جگہ کوئی اور ایسی حرکت کرتا تو میں اُسے گولی مار دیتی" —— مادام نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور راشیل سہم کر خاموش ہو گیا۔

مادام انتہائی تیز رفتاری سے کار چلاتی ہوئی ولنگٹن روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ولنگٹن روڈ کے بارے میں وہ پہلے سے جانتی تھی کیوں کہ وہاں ایک ہوٹل میں وہ سب سے پہلے آکر ٹھہری تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ولنگٹن روڈ پر پہنچ گئی —— اور تھوڑی دیر بعد اس نے دس نمبر بلڈنگ کے سامنے کار روک دی۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے بلڈنگ کے اندر داخل ہوتے چلے گئے۔ بلڈنگ چار منزلہ تھی اور اس کے آؤٹ گیٹ پر ہی لیٹر بکسوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں جن پر ہر ایک کا نام لکھا ہوا تھا —— اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے مارگریٹ جولین کا نام ڈھونڈ لیا۔ اس کا فلیٹ دوسری منزل پر چالیس نمبر تھا۔ چنانچہ وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دوسری منزل پر پہنچ گئے —— چالیس نمبر کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا مادام نے بڑی آہستگی سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس کا جی تو چاہتا تھا کہ ایک ہی جھٹکے سے دروازہ توڑ ڈالے۔ لیکن وہ ساتھ والے فلیٹوں کے مکینوں کو جگانا نہ چاہتی تھی —— پہلی دستک کا جب کوئی جواب نہ آیا۔

تو اس نے ذرا زور سے دستک دی۔ اور دوسرے لمحے کمرے میں بتی جل گئی۔

"کون ہے" —— چند لمحوں بعد نیند سے بھری ہوئی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور راشیل نے آواز سن کر اطمینان کا سانس لیا۔ کیوں کہ آواز اسی لڑکی کی تھی جس کو اس نے انگوٹھی دی تھی۔

"دروازہ کھولو مارگریٹ —— ہم دوست ہیں" —— مادام نے بڑے شیریں لہجے میں کہا۔ اور شاید یہ نسوانی آواز کا اثر تھا کہ دروازہ کھل گیا اور پھر دروازے پر مارگریٹ کی شکل نظر آئی وہ نائٹ سوٹ میں ملبوس تھی —— دروازہ کھلتے ہی مادام اُسے دھکیلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ راشیل بھی اس کے پیچھے تھا۔

"اوہ —— تم —— لیکن تم نے تو شام کو آنے کے لئے کہا تھا" مارگریٹ نے راشیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں شام کو نہیں آسکا۔ اب آگیا ہوں —— وہ انگوٹھی دو اور اپنا انعام لو" —— راشیل نے کہا۔ مادام خاموش کھڑی تھی۔

"انگوٹھی —— وہ تو میں نے ایک دوست کو دے دی۔ میں نے سمجھا کہ شاید تم نے میرے ساتھ شرارت کی ہے" —— مارگریٹ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کس دوست کو دی ہے" —— مادام نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"مگر تم کون ہو مجھ سے پوچھنے والی" —— مارگریٹ نے شاید مادام کے سخت لہجے کا بُرا مانا تھا۔ مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ مادام کا ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا اور وہ اچھل

کر بستر پر جا گری تھی۔ بستر پر گرتے ہی وہ تیزی سے اٹھی مگر دوسرے لمحے
وہ سہم گئی۔ مادام کے ہاتھ میں لمبی نال والا خوفناک ریوالور تھا۔
"جلدی بتاؤ ۔۔۔ کس دوست کو تم نے انگوٹھی [illegible]
ہے" ۔۔۔ مادام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
"وہ ہوٹل شبانہ ۔۔۔ آصف روڈ میں رہتا ہے۔ اس کا [illegible]
ہے" ۔۔۔ مارگریٹ نے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب [illegible]
"ہوٹل میں رہتا ہے ۔۔۔ کیا وہ کہیں باہر سے آیا ہے" [illegible]
نے چونک کر پوچھا۔
"نہیں ۔۔۔ مقامی ہے ۔۔۔ لیکن رہتا ہوٹل میں ہے۔ اس [illegible]
مجھے نہیں بتایا تھا۔ لیکن میں نے ٹیکسی میں تعاقب کر کے اس کا [illegible]
کر لیا تھا۔ میں دراصل اس کی مالی حیثیت کا اندازہ لگانا چاہتی [illegible]
آج پہلی بار جھیل پر ملے تھے ۔۔۔ پھر اس نے مجھے چوک پر چھوڑ [illegible]
میں نے ٹیکسی میں اس کے موٹر سائیکل کا تعاقب کیا اور اس طرح [illegible]
چل گیا کہ وہ ہوٹل شبانہ میں رہتا ہے۔ پھر میں نے وہاں کی ایک [illegible]
سے پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ وہ مستقل طور پر وہیں رہائش پذیر [illegible]
کا کمرہ نمبر ایک سو بیس دوسری منزل پر ہے ۔۔۔ مارگریٹ [illegible]
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"مگر تم نے اسے انگوٹھی کیوں دی تھی" ۔۔۔ مادام نے [illegible]
جواب میں مارگریٹ نے تفصیل سے پہلی ملاقات کی گفتگو دہرا
دی۔
"ٹھیک ہے ۔۔۔ اگر انگوٹھی اس سے نہ ملی یا تم نے جھوٹ [illegible]

نہیں تو [illegible] ایک ایک ہڈی توڑ دوں گی" ۔۔۔ مادام نے انتہائی
[illegible] لہجے میں دھمکی دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی
طرف بڑھ گئی۔ [illegible] راشید جو خاموش کھڑا تھا نے مادام کی پیروی کی۔ اور
چند لمحوں بعد مادام کی کار ہوٹل شبانہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

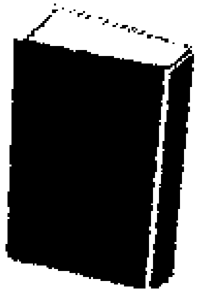

ٹائیگر نے رسیور رکھا اور پھر کپڑے بدلنے کے لئے وہ
باتھ روم میں چلا گیا۔ کیونکہ عمران کے فون آنے کے وقت وہ نائٹ
سوٹ پہنے بستر میں دبکا کتاب پڑھنے میں مصروف تھا ۔۔۔ اسے
خوشی اس بات کی تھی کہ جس انگوٹھی کو اس نے صرف اپنے تجسس کی
وجہ سے حاصل کیا تھا وہ عمران کے لئے بے حد اہم نکلی۔ لباس بدلنے
کے بعد اس نے خاص طور پر میز کی دراز سے انگوٹھی نکال کر اسے کوٹ
کی جیب میں ڈالا ۔۔۔ اور پھر کمرے پر ایک سرسری نظر ڈال کر دروازے
کی طرف بڑھنے ہی والا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔
"کم ان" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔ وہ سمجھا تھا کہ ویٹر چائے کے برتن
لینے آیا ہے۔ مگر دروازہ کھلتے ہی وہ حیرت سے چونک پڑا۔ کیونکہ

دروازے پر ایک غیر ملکی نوجوان لڑکی کھڑی غور سے اُسے دیکھ رہی تھی
لڑکی خاصی خوب صورت تھی۔ لیکن اس کے چہرے [illegible]
ساتھ ساتھ سرد مہری کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تمہارا نام ٹائیگر ہے" ـــــ لڑکی نے کمرے کے اندر [illegible]
ہوئے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــــ میرا نام ٹائیگر ہے ـــــ فرمایئے" ـــــ [illegible]
حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اس غیر ملکی [illegible]
اس طرح اچانک آمد اور پھر اپنا نام تک جاننے کا پس منظر [illegible]
سکا تھا۔

لڑکی نے اس کا جواب سنتے ہی بڑے مطمئن انداز میں سر [illegible]
پھر مڑ کر نہ صرف دروازہ بند کر دیا بلکہ اس کی چٹخنی بھی چڑھا دی [illegible]
کی چھٹی حس نے فوراً ہی خطرے کا الارم بجایا ـــ چنانچہ اس کا [illegible]
کی سی تیزی سے جیب میں گیا اور جب غیر ملکی لڑکی دروازہ [illegible]
واپس مڑی تو ٹائیگر کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

"کیا مطلب ـــ یہ تم نے ریوالور کیوں نکال لیا ہے" ـــ [illegible]
لڑکی کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

"پہلے بتاؤ کہ تم کون ہو ـــ اور میرا نام کیسے جانتی ہو" [illegible]
نے سخت لہجے میں کہا۔

"سب سے اہم سوال تو تم نے پوچھا ہی نہیں کہ میں یہاں [illegible]
آئی ہوں" ـــ غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب [illegible]
ہوئے کہا۔

"بتا دیتا ہوں" ـــــ ٹائیگر نے ریوالور کو اونچا کرتے ہوئے کہا۔

"سنو ڈیئر ـــــ مارگریٹ جولین کو میرے ایک دوست راشیل
نے ایک انگوٹھی دی تھی۔ لیکن اُسے اچانک ملک سے باہر جانا پڑا۔
چنانچہ وہ انگوٹھی واپس لینے نہ جا سکا۔ اس نے مجھے ہدایت کی کہ میں
اس سے انگوٹھی حاصل کر لوں ـــــ میں اس کے پاس گئی تو اس نے
بتایا کہ وہ انگوٹھی تمہیں دے چکی ہے۔ چنانچہ میں تمہارے پاس پہنچ گئی۔
تم وہ انگوٹھی مجھے دے دو تاکہ میں اُسے راشیل تک پہنچا دوں"
غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"مارگریٹ جولین ـــــ میں کسی مارگریٹ جولین کو نہیں جانتا اور نہ
کسی نے مجھے انگوٹھی دی ہے" ـــــ ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ یہ بات ہے۔ لیکن اس نے تو تمہارے متعلق بتایا تھا میرے
دوست راشیل کے لئے یہ انگوٹھی بے حد اہم ہے۔ میں نے دیکھا ہے
کہ تم نوجوان بھی ہو اور اکیلے بھی رہتے ہو ـــــ اس لئے میں نے سوچا کہ
پھر رات بھی تمہارے ساتھ بسر کر لوں۔ صبح انگوٹھی بھی لیتی جاؤں گی۔ لیکن
اگر تم کہتے ہو کہ تمہارے پاس انگوٹھی نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔ میں دوبارہ
مارگریٹ سے جا کر پوچھتی ہوں" ـــــ غیر ملکی لڑکی نے مایوسانہ لہجے میں
کہا اور دروازے کی طرف مڑ گئی۔ ٹائیگر بے اختیار مسکرا پڑا۔ کیونکہ
غیر ملکی لڑکی نے اپنے طور پر رات بسر کرنے کا کہہ کر ایک بہت بڑی
آفر کی تھی ـــــ لیکن اول تو ٹائیگر اس قماش کا ہی نہ تھا۔ اور اب تو
ظاہر ہے جب کہ ان کے لئے انگوٹھی اہم ہے تو پھر تو وہ ایسا سوچ بھی

نہ سکتا تھا۔ غیر ملکی لڑکی نے بڑے ڈھیلے ہاتھوں سے چھینی گرنی ۔ اور ٹائیگر بھی مطمئن ہو گیا۔ لیکن ریوالور بدستور اس کے ہاتھ میں تھا ۔۔۔ دوسرے لمحے غیر ملکی لڑکی بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور دوسرے لمحے ٹھک کی آواز ابھری اور ریوالور ٹائیگر کے ہاتھوں سے نکل کر دور کمرے کے کونے میں جا گرا ۔۔۔ لڑکی کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا سائیلنسر لگا ریوالور چمک رہا تھا۔ اور ظاہر ہے لڑکی کا نشانہ بھی بے خطا تھا کیونکہ اس نے مڑتے ہی فائر کیا تھا اور گولی ٹھیک ٹائیگر کے ریوالور کی نال پر پڑی تھی۔

"وہ انگوٹھی میرے حوالے کر دو ۔۔۔ ورنہ دوسری گولی تمہارے دل میں لگے گی۔ اور پھر وہ انگوٹھی میں خود ہی حاصل کر لوں گی" ۔۔۔ اس بار لڑکی کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرے پاس کوئی انگوٹھی نہیں ہے"۔ ٹائیگر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ۔۔۔ پھر تم آرام کرو ۔۔۔ انگوٹھی میں خود ہی تلاش کر لوں گی" ۔۔۔ لڑکی نے بڑے سفاک لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کی انگلی ٹریگر پر دبتی چلی گئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ گولی ریوالور کی نال سے برآمد ہوتی۔ ٹائیگر اپنی جگہ چھوڑ چکا تھا۔ اور گولی اس کے جسم کے بالکل قریب سے ہوتی ہوئی سامنے کھڑکی کی چوکھٹ میں لگی ۔۔۔ ٹائیگر نے لڑکی کو دوسری گولی چلانے کی مہلت ہی نہیں دی اور وہ کسی چیتے کی طرح اڑتا ہوا لڑکی سے جا ٹکرایا۔ لڑکی نے بڑی پھرتی سے جھکائی دے کر اسے ٹکر سے بچنے کی کوشش کی ۔۔۔ لیکن ٹائیگر نے جیسا یہی

چاہتا تھا اس لئے وہ لڑکی کو اپنے ساتھ لیتا ہوا پوری قوت سے دیوار سے جا ٹکرایا تھا ۔۔۔ مگر لڑکی بھی انتہائی پھرتیلی ثابت ہوئی اس نے تیزی سے پہلو بدلا اور پھر ٹائیگر سمیت وہ اچھل کر فرش پر جا گری۔ اس بار ٹائیگر نیچے تھا۔ ٹائیگر نے دونوں گھٹنوں کی مدد سے اسے اچھالنا چاہا مگر لڑکی نے انتہائی پھرتی سے کہنی بھرپور ٹائیگر کے سینے پر ماری اور ایک لمحے کے لئے ٹائیگر کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا ۔۔۔ مگر دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اور اس نے لڑکی کے دونوں بازو پکڑے اور مچھلی کی طرح اس کے جسم کے نیچے سے پھسلتا چلا گیا ۔۔۔ لڑکی کو مجبوراً سر کے بل قلابازی لگانی پڑی اور اس طرح وہ پشت کے بل زمین پر جا گری اور ٹائیگر نے انتہائی پھرتی سے اس کے بازو چھوڑے اور پھر اچھل کر سیدھا ہو گیا ۔۔۔ مگر اسی لمحے لڑکی تیزی سے کروٹیں بدلتی چلی گئی اور اس کی ایک لات پوری قوت سے ٹائیگر کی پنڈلی پر پڑی۔ اور ٹائیگر چیخ مار کر گھٹنوں کے بل نیچے گرتا چلا گیا ۔۔۔ اسی لمحے نیچے پشت کے بل لیٹے لیٹے لڑکی سپرنگ کی طرح اچھلی اور اس کے دونوں پیر اکٹھے ہو کر سیدھے گرتے ہوئے ٹائیگر کی ٹھوڑی پر پوری قوت سے پڑے اور ٹائیگر اچھل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا ۔۔۔ لڑکی بجلی کی سی تیزی سے کھڑی ہو گئی اور پھر ٹائیگر کے سر پر سوار ہوتی چلی گئی۔ لڑکی سے مار کھا جانے کا تصور ہی اس کے لئے ہولناک تھا چنانچہ دیوار سے ٹکرا کر اس نے اپنے جسم کو سمیٹا اور دوسرے لمحے وہ توپ کے گولے کی طرح اڑتا ہوا لڑکی کے سینے سے ٹکرایا ۔۔۔ اور لڑکی اچھل کر پیچھے جا گری ۔۔۔ ٹائیگر نے زمین پر پیر رکھتے ہی انتہائی پھرتی سے

قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ پوری قوت سے سر کے بل لڑکی کے جسم سے ٹکرایا ـــــ مگر لڑکی نے تیزی سے کروٹ بدلی اور ٹائیگر سر کے بل بستر کے گدے سے ٹکرا کر ایک طرف پڑی ہوئی چھوٹی میز سے ٹکرایا اور میز سمیت نیچے فرش پر جا گرا ـــــ اس نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے لڑکی کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور شیشے کا بنا ہوا بھاری ایش ٹرے جو ٹائیگر نے ایک طرف رکھا ہوا تھا پوری قوت سے ٹائیگر کے سر پر پڑا ـــــ اس کے دماغ پر اندھیرے چھاتے چلے گئے۔ ٹائیگر نے سر کو جھٹک کر اپنے آپ کو سنبھالنا چاہا مگر اسی لمحے لڑکی نے انتہائی پھرتی سے ٹیبل لیمپ کا تار ٹائیگر کی گردن کے گرد لپیٹ کر اسے زور سے کس دیا ـــــ ٹائیگر نے تاروں میں ہاتھ ڈال کر اسے علیحدہ کرنے کی کوشش کی اور لڑکی کے زور لگانے اور ٹائیگر کے زور لگانے سے مل کر اچانک تار کو توڑ دیا۔ اور اسی لمحے ٹائیگر کے حلق سے چیخ نکل گئی ـــــ تار ٹوٹ کر اس کے جسم سے ٹکرا گئی تھی۔ میز پر ٹیبل لیمپ جل رہا تھا اس لئے بجلی کی لہر اس کے جسم میں سرایت کرتی چلی گئی اور ٹائیگر کو اتنا زوردار جھٹکا لگا کہ اس کا جسم مفلوج ہوتا چلا گیا ـــــ لڑکی نے بڑی پھرتی سے ایک طرف پڑا ہوا وہی شیشے کا بھاری ایش ٹرے اٹھایا اور پھر وہ پوری قوت سے لگاتار اس سے ٹائیگر کے سر پر ضربیں لگاتی چلی گئی اور ٹائیگر کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ مل سکا اور اس کا دماغ اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا

مادام اشما ایلنے کار ہوٹل شبانہ کے پورچ میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر تیزی سے نیچے اتر آئی۔ راشیل بھی نیچے اتر آیا تھا۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے مین گیٹ سے ہوٹل کے ہال میں داخل ہوئے ـــــ ہال میں اس وقت خاصا رش تھا۔ لیکن وہ دونوں ہال کا جائزہ لینے کی بجائے لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ انہیں چونکہ ٹائیگر کے کمرہ نمبر کا علم تھا۔ اس لئے انہیں ہال میں ٹھہر کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہ تھی ـــ جیسے ہی وہ لفٹ کے قریب پہنچے لفٹ بوائے نے ایک طرف ہٹ کر ان کا استقبال کیا۔ اور وہ دونوں لفٹ میں داخل ہو گئے۔ لفٹ بوائے بھی اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر دیا ـــــ مگر دروازہ بند کرتے ہوئے مادام اشما اور راشیل کی نظریں دوسری لفٹ کے دروازے پر پڑیں۔ جہاں سے ایک لڑکی نکل کر ہال کے گیٹ کی طرف تیزی سے بڑھی چلی جا رہی تھی ـــــ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے متعلق کچھ سوچتے۔ لفٹ بوائے نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ وہ صرف ایک دوسرے کو عجیب سی نظروں سے دیکھتے رہ گئے

دوسری منزل ـــــ راشیل نے کہا اور لفٹ والے نے
منزل کا بٹن دبا دیا۔ مادام کے چہرے پر پریشانی کے آثار ابھر آئے
یہاں بلیک گرل کا نظر آنا اور پھر اس کا لفٹ سے اتنا کچھ عجیب
رہا تھا ـــــ لیکن وہ اس لئے خاموش رہی تھی کہ راشیل نے
متعلق اسے کچھ بتایا نہیں تھا اور مارگریٹ تک وہ پہنچی نہ تھی ورنہ
اس کا ذکر کرتی اور مارگریٹ تک پہنچے بغیر وہ ٹائیگر تک نہ پہنچ
اس لئے وہ خاموش تھی کہ ہو سکتا ہے وہ کسی اور سلسلے میں
آئی ہو۔

دوسری منزل پر پہنچتے ہی وہ تیزی سے لفٹ سے نکلے اور
نمبر ایک سو دس کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ کمرے کا دروازہ
کھلا ہوا تھا ـــــ مادام نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا
پھر کمرے کی حالت اور فرش پر پڑے ہوئے نوجوان کو دیکھ
طرح چونک پڑے۔ اور تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ کمرے
بتا رہی تھی کہ وہاں زبردست جنگ ہوئی ہے ـــــ مادام
فرش پر پڑے ہوئے نوجوان کی طرف دوڑی۔ اس نے
پہلے نوجوان کی نبض چیک کی وہ بے ہوش تھا۔ لیکن اس کی
سست تھی ـــــ نبض سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جلد ہوش میں
آ سکتا۔ لیکن مادام کو انتہائی جلدی تھی۔ اس لئے
تلاشی لی کہ شاید انگوٹھی مل جائے لیکن انگوٹھی موجود نہ تھی ـــــ
نوجوان کو پشت کے بل الٹا کیا اور پھر اپنی انگلی ٹیڑھی کر کے
نوجوان کی گردن کی پشت پر ایک مخصوص انداز میں ضرب

ضرب لگتے ہی نوجوان کا جسم یوں تڑپا جیسے اسے الیکٹرک شاک لگا ہو۔
اس نے دوسری ضرب لگائی اور نوجوان کا جسم پہلے سے زیادہ زوردار
انداز میں تڑپا ـــــ تیسری ضرب پر نوجوان کا جسم حرکت میں آ
گیا۔ اس کے منہ سے کراہ نکلی تھی۔ وہ ہوش میں آ گیا تھا۔ مادام نے دراصل
اعصابی مرکز کی مخصوص رگ پر ضربیں لگا کر نوجوان کے شعور کو جگا دیا تھا۔
اس طرح وہ چند لمحوں میں ہی ہوش میں آ گیا تھا۔

"انگوٹھی کہاں ہے ٹائیگر" ـــــ مادام نے سرسراتے ہوئے لہجے میں
کہا۔ نوجوان نے آنکھیں تو کھول دی تھیں لیکن اس کی آنکھوں سے محسوس
ہو رہا تھا کہ وہ ابھی پوری طرح ہوش میں نہیں آیا۔

"میری جیب میں ہے۔ مگر وہ غیر ملکی لڑکی" ـــــ نوجوان نے لاشعوری
کیفیت میں کہا۔

اور اسی لمحے مادام اچھل کر سیدھی ہو گئی۔ نوجوان کی تلاشی وہ پہلے
ہی لے چکی تھی۔ انگوٹھی اس کی جیب میں نہ تھی اور پھر غیر ملکی لڑکی کے حوالے
سے وہ سمجھ گئی کہ غیر ملکی لڑکی سے اس نوجوان کا مقصد بلیک گرل سے
تھا ـــــ اور ظاہر ہے بلیک گرل انگوٹھی لے جا چکی ہے۔

"آؤ" ـــــ مادام نے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر
نکل گئی۔ راشیل نے بھی اس کی پیروی کی تھی اور اس بار انہوں نے
لفٹ کا انتظار نہ کیا اور انتہائی تیز رفتاری سے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے
نیچے ہال میں پہنچ گئے ـــــ مادام کا غصے کے مارے برا حال تھا۔ اس کی
محنت مفت میں بلیک گرل کے ہاتھ چڑھ گئی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کاش
وہ اوپر جانے کی بجائے اسی وقت بلیک گرل کو روک لیتی۔ لیکن ...

ظاہر ہے کیا ہو سکتا تھا۔

ہال سے نکل کر وہ کار میں بیٹھے اور کار آندھی [illegible] ہوئی ہوٹل کمپاؤنڈ سے نکلی اور سڑک پر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑنے لگی۔ مادام کا چہرہ غصے اور جھنجھلاہٹ کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

"میں اس جیک گمال کی بوٹیاں نوچ لوں گی" ——— مادام [illegible] ہوئے کہا۔ راشیل خاموش بیٹھا تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا [illegible] غلطی اسی سے ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہ سارا چکر چلا ہے۔

مادام آندھی اور طوفان کی طرح کار دوڑاتی ہوئی شکیل [illegible] داخل ہوئی۔ اور پھر اس نے کار کوٹھی نمبر بارہ کے گیٹ پہ جا کر [illegible] مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑی ——— کیوں کہ گیٹ کھلا ہوا [illegible] خالی پڑی ہوئی تھی۔ مادام کار اندر لے جاتی گئی اور پھر وہ دونوں پوری کوٹھی میں گھوم گئے۔ کوٹھی کے کمروں کی بتیاں جل رہی [illegible] کوئی آدمی موجود نہ تھا ——— کوٹھی کی حالت سے معلوم ہو رہا [illegible] سے بڑی جلدی سے لوگ نکلے ہیں۔

"نکل گئی وہ نکل گئی ——— اب اسے کہاں ڈھونڈا جائے"

مادام نے غصے زمین پہ پیر مارتے ہوئے کہا۔

اور اسی لمحے راشیل کی نظریں کمرے کے ایک کونے میں [illegible] کاغذ پہ پڑیں۔ کسی نے [illegible] کو مروڑ کر ایک طرف پھینک [illegible] نے جھک کر وہ کاغذ اٹھایا کہ شاید کوئی کلیو مل جائے ——— اور پھر [illegible] اچھل پڑا۔ کاغذ پہ ایک ٹیلی فون نمبر لکھا ہوا تھا۔

"مادام ——— میرے خیال میں اس فون نمبر سے کوئی بات [illegible]

[illegible] ——— راشیل نے تیز لہجے میں کہا اور مادام چند لمحے سوچتی رہی پھر وہ کمرے کی دیوار کے ساتھ نصب سٹینڈ پہ رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے تیزی سے وہ نمبر ملایا ——— چند لمحے گھنٹی بجتی رہی اور پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو ——— جان ہائیر پی ڈیلرز" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ——— کون صاحب بول رہے ہیں" ——— مادام نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"میں سیٹھ جان بول رہا ہوں۔ فرمائیے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دیکھیے میں شکیل ٹاؤن کوٹھی نمبر بارہ سے بول رہی ہوں۔ میری ایک دوست یہاں رہتی تھی اس نے مجھے یہاں کا پتہ بتایا تھا۔ لیکن اب میں سوئٹزرلینڈ سے یہاں پہنچی ہوں تو کوٹھی خالی پڑی ہے ——— آپ کا فون نمبر یہاں ایک کاغذ پہ لکھا ہوا مجھے ملا ہے تو میں نے آپ کو فون کر دیا ہے" ——— مادام نے کہا۔

"اوہ میڈم ——— آپ نے بروقت فون کر دیا۔ میں اتفاق سے فرم کا حساب کتاب کرنے کی وجہ سے دفتر میں موجود تھا ورنہ ہمارا دفتر تو شام کو ہی بند ہو جاتا ہے آپ کو یقیناً پریشانی ہوتی ——— آپ کی دوست نے آج اچانک کوٹھی خالی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان کا خیال تھا کہ یہ کوٹھی آبادی سے ہٹی ہوئی ہے۔ اور یہاں رونق نہیں ہے۔ چنانچہ ہم نے ان کے لیے نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر تین کا بندوبست کر دیا ہے۔ وہ

وہاں شفٹ ہو چکی ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔ اتفاق سے ہی کام ہو گیا تھا ورنہ
نئے پتے کو تلاش کرنا مصیبت بن جاتا۔

ANS.com

"شکریہ سیٹھ صاحب" ۔۔۔ مادام نے کہا اور تیزی سے کریڈل دبا کر وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کا نمبر گھمانے لگی۔

"مائیکل سپیکنگ" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"مادام سپیکنگ ۔۔۔ تنگوشی بلیک گرل لے اڑی ہے اور اس نے اپنا ٹھکانا بھی بدل لیا ہے۔ اب وہ نشاط کالونی کی کوٹھی … میں شفٹ ہو گئی ہے۔ ہم نے فوراً اس سے انگوٹھی حاصل کرنی ہے۔ تم سب آدمیوں کو لے کر مکمل تیاری کے ساتھ نشاط کالونی پہنچ جاؤ۔ میں راشیل سمیت وہاں پہنچ رہی ہوں۔ ہمیں فوراً ریڈ کرنا ہے"۔ مادام نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام ۔۔۔ ہم ابھی پہنچ جاتے ہیں" ۔۔۔ مائیکل نے کہا اور مادام نے رسیور کریڈل پر پھینکا اور پھر راشیل سے مخاطب ہو گئی۔

"آؤ راشیل ۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔ اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ راشیل نے بھی … اس کی پیروی کی۔ … بے حد خوش تھی کہ اس کی وجہ سے بات بن گئی ہے ورنہ انگوٹھی … کا غصہ بہرحال اسی پر اترنا تھا۔

عمران نے جوزف کو کوٹھی میں لا کر اسے میک اپ صاف کرنے اور کپڑے بدلنے کے لئے کہا۔ جوزف کی عادت تھی کہ جب کبھی عمران اسے کسی کاشن پر بھیجتا ۔۔۔ تو اس نے ایک فوری قسم کا میک اپ بنایا ہوا تھا۔ وہ ضرور وہی میک اپ کر کے ہی باہر نکلتا۔ اس کو میک اپ کرنے کی عادت اس وقت پڑی تھی جب وہ بلیک پرنس کا روپ دھار کر عمران سے ٹکرا گیا تھا ۔۔۔ نہ صرف ٹکرا گیا تھا بلکہ عمران کو ناکوں چنے چبوا دیئے تھے۔ چنانچہ اس بار بھی جب عمران نے اسے بیگ سمیت بلوایا تو جوزف اپنی عادت کے مطابق میک اپ کر کے اور چست سیاہ لباس پہن کر آیا تھا ۔۔۔ کیونکہ بیگ منگوانے کی وجہ سے اتنا تو سمجھتا تھا کہ عمران کسی مہمات میں داخل ہونے جا رہا ہے۔

عمران اب کمرے میں بیٹھا ٹائیگر کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن جب کافی دیر ہو گئی اور عمران کے اندازے کے مطابق اتنا وقت گزر چکا تھا کہ ٹائیگر لیٹ ہوٹل سے پیدل کر رانا ہاؤس تک پہنچ سکتا ہے ۔۔۔ لیکن اس کے باوجود ٹائیگر نہ آیا تو عمران کی چھٹی حس نے خطرے کا الارم بجانا شروع

---

* اس بارے کے لئے تفصیلی داستان پڑھیے "بلیک پرنس"

کر دیا۔ اس نے چند لمحے مزید انتظار کرنے کے بعد ٹیلی فون کا رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب"۔۔۔ ٹائیگر کی مدھم سی آواز سنائی دی اس کے لہجے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے بول رہا ہو

"کیا بات ہے ٹائیگر۔۔۔ تم انگوٹھی لے کر پہنچے نہیں"۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس۔۔۔ میں انگوٹھی لے کر کمرے سے نکلنے ہی والا تھا کہ غیر ملکی لڑکی وہاں آ گئی اور پھر زبردست جنگ کے بعد وہ مجھے بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گئی۔۔۔ اس کے بعد مجھے قدرے ہوش آیا تو ایک غیر ملکی لڑکی مجھ پر جھکی ہوئی تھی۔ اس نے بھی انگوٹھی کے متعلق پوچھا کیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک غیر ملکی مرد تھا۔ میں نے اسے نیم بے ہوشی کے عالم میں کچھ کہا۔۔۔ جس کا مجھے احساس نہیں۔ اور وہ دونوں واپس چلے گئے۔ پوری طرح ہوش میں آنے کے بعد جب میں نے چیک کیا تو انگوٹھی غائب تھی۔ اور میں آپ کو فون کر رہا ہوں"۔۔۔ ٹائیگر نے رک رک کر کہا۔

"اوہ۔۔۔ یہ بہت برا ہوا۔ مگر ایک لڑکی نے تم پر قابو کیسے پا لیا"۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔۔۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جیتے ہوئے ٹیبل لیمپ کی تار لگ گئی اور مجھے زبردست الیکٹرک شاک لگا اور میں مفلوج سا ہو گیا تو اس نے میرے سر پر ایش ٹرے مار کر مجھے شدید زخمی کر دیا۔

ہر حال میں ٹھیک ہوں"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اچھا۔۔۔ اس غیر ملکی لڑکی کا حلیہ بتاؤ"۔۔۔ عمران نے موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اتنا تو وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ ٹائیگر آسانی سے مار کھانے والوں میں سے نہیں ہے بس اتفاق سے مار کھا گیا ہو گا۔ اور جب ٹائیگر نے تفصیل سے پہلی لڑکی کا حلیہ بتایا تو عمران فوراً سمجھ گیا کہ یہ حلیہ جیک گرل کا ہے۔۔۔ جس کے قبضے سے وہ راشیل کو چھڑوا لایا تھا۔

"اور دوسری غیر ملکی لڑکی کا حلیہ بتا سکو گے"۔۔۔ عمران نے پوچھا کیونکہ ٹائیگر نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس وقت وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں تھا۔

"مجھے کچھ یاد ہے"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر اس نے اندازے سے مرد اور عورت کا جو حلیہ بتایا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ مادام اشمارا اور راشیل کا حلیہ ہے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم آرام کرو میں خود انہیں دیکھ لوں گا"

عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ انگوٹھی ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ خود ٹائیگر کے پاس چلا جاتا تو شاید یہ نوبت پیش نہ آتی۔۔۔ یا کم از کم وہ انہیں راستے میں ہی چیک کر لیتا۔ لیکن اب بھلا سوچنے سے کیا ہو سکتا تھا۔ مادام اشمارا اور راشیل کا ٹائیگر کے پاس پہنچنے کی سمجھ آتی تھی کہ وہ پہلے مارگریٹ جولین کے پاس گئے ہوں گے اور وہاں سے ٹائیگر پر حملہ آور ہوئے ہوں گے۔۔۔ لیکن جیک گرل کس طرح ٹائیگر کے پاس پہنچ گئی۔ یہ بات اس کی سمجھ سے

باہر نکل سکتا تھا۔ بہرحال اب اس نے فوری طور پر کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔ چنانچہ اس نے
ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور بلیک زیرو کے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔
رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔
"ایکسٹو سپیکنگ" ——— بلیک زیرو نے ایکسٹو [illegible]
میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو کہہ دو کہ شکیل تو ان کی کوٹھی نمبر بارہ پر پہنچ جائیں جب کہ نعمانی، صدیقی، چوہان کو گلستان کالونی کی کوٹھی نمبر چھبیس پر پہنچ دو ——— اور نگرانی کریں۔ دونوں پارٹیوں کے پاس زیرو لو کے ٹرانسمیٹر ہوں تاکہ میں کسی بھی وقت ان سے رابطہ قائم کر سکوں" ——— عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا۔ عمران نے رسیور ایک جھٹکے سے کریڈل پر پھینکا اور خود اٹھ کر کمرے میں لگی ہوئی الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا ——— اس نے الماری میں سے زیرو لو کا ٹرانسمیٹر نکال کر جیب میں ڈالا پھر وہ واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے جوزف بھی پہنچ گیا۔

"جوزف ——— میں جا رہا ہوں ——— تم اس عمارت کو تالا لگا کر واپس شفٹ ہو جاؤ۔ مادام یقیناً واپسی پر اس عمارت پر فائر کرے گی" ——— عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی گلستان کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹائیگر کی رپورٹ کے مطابق کوٹھی بلیک گرل ہی نے لے رکھی تھی

اور شمارا اس میں پہنچی تھی۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ وہ بھی بلیک گرل کے پیچھے ہی گئی ہو گی ——— ٹائیگر نے نیم بے ہوشی کے عالم میں اسے کچھ کلیو دے دیا ہو۔ بہرحال اس لئے چونکہ انگوٹھی برآمد کرائی تھی اس لئے وہ سیدھا گلستان کالونی کی طرف ہی جا رہا تھا ——— مادام شمارا کی کوٹھی کی نگرانی تو اس نے صرف احتیاطی تدبیر کے طور پر کرائی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ گلستان کالونی میں پہنچ گیا اور پھر جب اس نے کار کوٹھی نمبر بارہ کے قریب جا کر روکی تو ایک طرف سے صفدر تیزی سے بڑھتا چلا آیا۔ وہ پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا۔

"عمران صاحب ——— کوٹھی تو خالی پڑی ہے" ——— صفدر نے آ کر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"خالی ہے" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— جب میں یہاں پہنچا تو میں نے اپنے طور پر کوٹھی کا راؤنڈ لگایا۔ کوٹھی کی اندرونی بتیاں جل رہی ہیں مگر پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ مجھے شک ہوا تو میں اندر گیا۔ کوٹھی بالکل خالی پڑی ہوئی ہے" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"تنویر اور شکیل نہیں پہنچے" ——— عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تنویر کو تو میں کوٹھی کے اندر چھوڑ آیا ہوں تاکہ وہ وہاں کوئی کلیو ڈھونڈ سکے۔ البتہ کیپٹن شکیل کے متعلق مجھے علم نہیں ہے۔ وہ شاید ابھی تک نہیں پہنچا" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"حالانکہ کیپٹن شکیل کا فلیٹ یہاں سے بہت قریب ہے۔ اسے

تو پہلے پہنچنا چاہئے" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب وہ [illegible] رہا تھا کہ بلیک گرل کو کہاں تلاش کرے۔ [illegible] گاہ چھوڑ دینے کا مطلب تو یہی تھا کہ وہ انگوٹھی کی اہمیت کو اچھی [illegible] سمجھتی تھی ـــــ اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ [illegible] سوچ میں تھا کہ اچانک ٹیں ٹیں کی ہلکی سی آواز اس کی جیب سے [illegible] اور عمران نے چونک کر جیب سے زیرو ٹو ٹرانسمیٹر باہر نکالا [illegible] اسی میں سے آ رہی تھی۔ عمران نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ـــــ شکیل سپیکنگ اوور" ـــــ بٹن دبتے ہی [illegible] طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں اوور" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ـــــ جب میں ہدایت کے مطابق گلستان [illegible] کی کوٹھی نمبر بارہ کے قریب پہنچا تو اسی لمحے کوٹھی میں سے ایک [illegible] نکلی۔ اس میں ایک غیر ملکی لڑکی اور ایک غیر ملکی مرد موجود تھے [illegible] انداز کچھ مشکوک سا تھا ـــــ اس لئے میں نے مناسب سمجھا [illegible] کا تعاقب کیا جائے۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکل کر اب نشاط کالونی [illegible] کوٹھی نمبر تین کے قریب موجود ہیں۔ اور وہ یہیں چھپے ہوئے ہیں [illegible] خفیہ طور پر کوٹھی کے اندر داخل ہونا چاہتے ہوں ـــــ چنانچہ [illegible] سوچا کہ اب آپ کو اطلاع کر دوں اوور" ـــــ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ ٹھیک ہے ـــــ تم وہاں ان کی نگرانی کرو [illegible]

[illegible] وہیں آ رہا ہوں اوور" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"بہتر ـــــ میں خیال رکھوں گا اوور" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا اور بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال دیا۔

"صفدر ـــــ تم تنویر کو لے کر نشاط کالونی کوٹھی نمبر تین پہنچ جاؤ میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔ میرا خیال ہے یہ لوگ یہاں سے شفٹ ہو کر وہاں چلے گئے ہیں" ـــــ عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیپٹن شکیل نے بروقت کارروائی کی ہے۔ ورنہ اسے ان لوگوں کو تلاش کرنے میں خاصا وقت لگ جاتا۔ وہ خاصی تیز رفتاری سے نشاط کالونی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

بلیک گرل نے جب محسوس کیا کہ اب ٹائیگر مکمل طور پر … ہو چکا ہے تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ روکا اور اس نے ایش ٹرے ایک طرف پھینک کر تیزی سے ٹائیگر کی تلاشی لینی شروع کر دی ——— اور چند لمحوں بعد ہی اس کی جیب سے … برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے انگوٹھی غور سے دیکھا کیونکہ وہ تو صرف اس بنیاد پر یہاں آ گئی تھی کہ … نے انگوٹھی دی ہے ——— وہ شاید مادام اشمارا کے مشن کا کوئی … دست جائے۔ انگوٹھی بالکل عام سی تھی۔ اور ایسی انگوٹھیاں بازار میں … سکتی ہیں۔ اس لئے بظاہر انگوٹھی میں ایسی کوئی خاص بات نظر نہ آ رہی تھی ——— لیکن اس نے سوچا کہ … کو دکھا کر وہ اطمینان سے چیک کرے گی۔ چنانچہ انگوٹھی کو جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے … اور پھر باہر نکل کر اس نے دروازہ بند کیا اور لفٹ کی طرف بڑھ … چلی گئی ——— چند لمحوں بعد وہ ہال میں پہنچ چکی تھی۔ وہ بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی ہال سے باہر آئی۔ اور پارکنگ میں موجود اپنی کار میں

NS.com

… اس نے کار کا رخ نشاط کالونی کی طرف موڑ دیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اب مادام اشمارا سے پیچھے ہٹنے کی بجائے اسے خود … ——— ہو سکتا ہے کہ وہ مادام اشمارا سے پہلے مشن میں کامیاب ہو جائے۔ وہ کار چلانے کے ساتھ ساتھ آئندہ کی پلاننگ بھی کرتی رہی اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار نشاط کالونی میں داخل ہو گئی ——— اس نے کوٹھیوں کے نمبر دیکھنے شروع کر دیئے اور پھر اسے تین نمبر کوٹھی دکھائی دے گئی۔ یہ کافی وسیع و عریض اور جدید انداز میں بنی ہوئی نو تعمیر شدہ کوٹھی تھی۔ اس نے کوٹھی کے گیٹ پر جا کر کار روکی اور پھر مسلسل ہارن بجانا شروع کر دیا ——— چند لمحوں بعد ہی گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر نکل آیا۔ اس نے بلیک گرل کو دیکھتے ہی بڑی تیزی سے سلام کیا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھلتا چلا گیا ——— بلیک گرل کار اندر پورچ میں لیتی چلی گئی۔ پورچ میں کار روک کر جیسے ہی وہ نیچے اتری موکل وہاں آ گیا۔

"تشریف لائیے میڈم ——— میں آپ کو کوٹھی کا سروے کرا دوں۔ یہ کوٹھی پہلے کی نسبت زیادہ اچھی ہے" ——— موکل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بعد میں دیکھیں گے ——— میں پہلے اس انگوٹھی کو چیک کرنا چاہتی ہوں۔ آپریشن روم میں لے چلو" ——— بلیک گرل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم ——— تشریف لائیے" ——— موکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ میڈم اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں

مختلف لوگ بڑے بڑے بیگوں میں سے پرزے نکال نکال کر ایک بڑی مشینیں فٹ کرنے میں مصروف تھے۔ کمرے کے درمیان میں ایک بڑی سی میز موجود تھی جس کے گرد چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"کوٹھی کی حفاظت کا بندوبست کر لیا ہے نا" ـــــ بلیک گرل نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"میڈم ـــــ یہ مشینیں فٹ کرنے کے بعد کوٹھی کا حفاظتی نظام نصب کر دیا جائے گا۔ بہرحال کل شام تک تمام انتظامات مکمل ہو جائیں گے" ـــــ موکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک گرل نے سر ہلا دیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس نئی جگہ کے بارے میں ابھی کسی کو علم نہیں ہے اس لئے کوئی فوری مسئلہ بھی درپیش نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے اطمینان سے سر ہلا دیا۔

کرسی پر بیٹھ کر بلیک گرل نے جیب سے انگوٹھی نکالی اور غور سے دیکھنے لگی۔ موکل بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر اُسے دیکھنے لگا۔

"یہ تو عام سی انگوٹھی لگتی ہے۔ خواہ مخواہ ہی وقت ضائع کیا" ـــــ چند لمحوں بعد بلیک گرل نے مایوس سے لہجے میں کہا اور انگوٹھی میز پر رکھ دی۔

"میں دیکھوں" ـــــ موکل نے ہاتھ بڑھا کر انگوٹھی اٹھائی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ وہ اُسے کبھی اوپر سے دیکھتا اور کبھی نیچے سے۔ اچانک اس کی نظر ایک کیل پر پڑ گئی۔ اس نے اس کیل کو دبایا تو ہلکے سے کھٹکے سے انگوٹھی کا اوپر والا حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا ـــــ اور بلیک گرل بھی چونک کر سیدھی ہو گئی۔

... دونوں کے منہ لٹک گئے کیونکہ اس ڈھکن کے اندر کچھ نہیں تھا۔ دو نہایت باریک سے چھوٹے چھوٹے فوٹو لگے ہوئے تھے۔

"یہ تو دو لڑکیوں کے فوٹو ہیں" ـــــ موکل نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے ان پر کوئی خفیہ تحریر ہو" ـــــ بلیک گرل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تو اسے چیک کر لیا جائے" ـــــ موکل نے کہا۔

"ہاں ـــــ یہ دونوں تصویریں نکال لو۔ اور جب لیبارٹری سیٹ ہو جائے تو انہیں اچھی طرح چیک کر لینا" ـــــ بلیک گرل نے کہا اور موکل نے سر ہلاتے ہوئے دونوں تصویریں نکال لیں اور انگوٹھی کا ڈھکن بند کر کے انگوٹھی واپس میز پر رکھ دی۔ بلیک گرل نے میز کی دراز کھولی اور انگوٹھی اس میں پھینک دی۔

"میرے لئے کوئی کمرہ درست کر دیا ہے۔ میں اب آرام کرنا چاہتی ہوں" ـــــ بلیک گرل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ آئیے ـــــ میں آپ کو پہنچا دیتا ہوں" ـــــ موکل نے کہا اور پھر وہ تصویریں اٹھائے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک کمرے کے دروازے پر رکا۔

"یہ آپ کا کمرہ ہے میڈم" ـــــ موکل نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور بلیک گرل سر ہلاتی ہوئی اندر داخل ہو گئی اور اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ اور موکل تیزی سے مڑ کر واپس آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

انہوں نے ... تھیں ... ادھر ادھر دیکھا جب کوئی شخص نظر نہ آیا تو وہ اپنی مخصوص ... مدد سے چند لمحوں میں دیوار پر چڑھتی چلی گئی۔ دیوار پر ایک لمحے کے لئے رک کر اس نے اندر کا جائزہ لیا ——— لیکن اندر کوٹھی کی عقبی طرف سکوت طاری تھا اس لئے وہ اطمینان سے کود گئی۔ اور پھر بائیں باغ کی جھاڑی سی باڑ کے پیچھے چند لمحوں کے لئے رکی رہی۔ لیکن جب اس کے کودنے کا کوئی ردعمل نہ ہوا تو وہ باڑ کے پیچھے سے نکلی اور بڑی احتیاط سے چلتی ہوئی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی ——— سامنے ایک بڑی سی کھڑکی نظر آ رہی تھی۔ جس میں بڑے بڑے شیشے نصب تھے۔ اندر نیلے رنگ کی لائٹ جلتی نظر آ رہی تھی۔ مادام اس کھڑکی کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ کھڑکی کے اندر نیلے رنگ کے پردے لٹکے ہوئے تھے ——— لیکن یہ پردے پوری چوڑائی میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے اندر کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ نیلی لائٹ جلنے سے صاف ظاہر تھا کہ اندر کوئی سو رہا ہے۔ عمارت کے اندر کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور کچھ کھٹکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں ——— اس لئے مادام نے اس کھڑکی کے راستے ہی اندر داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا قلم نکالا۔ قلم کی پشت پر ٹیپ کا رول موجود تھا ——— اس نے ٹیپ کھول کر شیشے کی اس جگہ پر اس کی صورت میں چپکایا۔ اور پھر قلم کی ... سے اس نے ٹیپ کے مخصوص انداز میں شیشے پر لکیریں لگائیں اور قلم کی نوک سے ایک مخصوص جگہ پر ٹھوکر ماری ——— اور شیشہ ایک ہلکے سے کھٹکے سے کٹ کر ٹیپ کی مدد سے باہر کو لٹک گیا۔ مادام نے بڑی احتیاط سے شیشے کے ٹکڑے کو ٹیپ سے علیحدہ کر کے نیچے رکھا اور

مادام اشمار نے کار نشاط کالونی کے پہلے چوک پر ہی روک دی۔ کوٹھی نمبر تین کو وہ کالونی میں داخل ہوتے ہی چیک کر چکی تھی۔

"راشیل ——— تم یہیں رکو ——— جب باقی لوگ آ جائیں تو انہیں لے کر کوٹھی کے گرد پھیل جانا۔ میں ٹرانسمیٹر پر تمہیں کاشن دوں گی اس کے بعد تم سب نے اندر آ جانا ہے۔ اور پھر جو نظر آ جائے ختم کر دینا" مادام نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"مگر مادام ——— آپ اکیلی اندر جائیں گی" ——— راشیل نے ... ہوئے کہا۔

"ہاں ——— کیوں ——— کیا میں موم کی بنی ہوئی ہوں" ——— مادام نے غصیلے لہجے میں کہا اور راشیل خاموش ہو گئی۔ اور مادام تیزی سے قدم بڑھاتی کوٹھی کے عقب کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کوٹھی ... انداز میں بنی ہوئی تھی ——— اس نے اس کی چار دیواری کچھ زیادہ اونچی نہ تھی پھر چار دیواری اس ڈیزائن کی بنی ہوئی تھی کہ اس میں رخنے سے ...

پھر شیشے میں دس جانے والے سوراخ میں انگلیاں ڈال کر اس نے بڑی آہستگی سے چٹخنی کھول دی۔ اور کھڑکی کے پٹوں کو دھکیل کر اس نے کھول دیا۔ دوبارہ جیب میں ڈال کر وہ ——— بڑی آہستگی سے کھڑکی پر چڑھتی چلی گئی ——— اس نے پردوں کو ہٹایا تو سامنے بستر پر اسے کمبل اوڑھے کوئی سویا ہوا نظر آنے لگا۔ اور وہ طنزیہ انداز میں مسکراتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اس نے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر آگے بڑھ کر کمبل ایک جھٹکے سے ہٹا دیا ——— مگر دوسرے لمحے ایک ہلکا سا کھٹکا ہوا۔ اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔ مادام اشما با حیرت سے بت بنی کھڑی رہ گئی۔ بستر پر تکیے پڑے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے جب کہ کونے میں کھڑی ہوئی بلیک گرل کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی ——— اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا۔

"میں اپنی خواب گاہ میں مادام اشما با کو خوش آمدید کہتی ہوں" بلیک گرل نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"تو تم پہلے سے ہوشیار تھیں" ——— مادام نے سنبھل کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے ——— اب میں ایسی نیند تو نہیں سوتی کہ تم شیشے کاٹتی رہو اور میں اطمینان سے سوتی رہوں" ——— بلیک گرل نے جواب دیا۔

"سنو ——— میری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے۔ تم بھلے کس چکر میں یہاں آئی ہو۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔ میں صرف وہ انگوٹھی لینے آئی ہوں جو تم نے ہوٹل شبانہ سے حاصل کی ہے"

مادام اشما با نے کہا۔

"لیکن تمہیں حیرت ہے اس میڈ کو ادھر کہ کیسے پتہ چلا ایک بات ——— اور دوسری بات یہ کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ٹائیگر سے میں انگوٹھی لے آئی ہوں" ——— بلیک گرل نے پوچھا۔

"یہ معمولی باتیں ہیں۔ ان کا ذکر چھوڑو ——— مجھے وہ انگوٹھی دے دو۔ وہ تمہارے کسی کام کی نہیں ہے۔ میں واپس چلی جاؤں گی اور میرا تمہارا جھگڑا ختم ——— ورنہ تم جانتی ہو کہ مادام اشما با کیا نہیں کر سکتی۔ مجھے ایسی ویسی مت سمجھنا" ——— مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تم اس انگوٹھی کا کیا کرو گی۔ اس جیسی ہزاروں انگوٹھیاں بازار میں بک رہی ہیں" ——— بلیک گرل نے کہا۔

"مجھے وہی انگوٹھی چاہیے" ——— مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ انگوٹھی لینے کے بعد خاموشی سے واپس چلی جاؤ گی۔ اور آئندہ یہاں نہیں آؤ گی۔ تو میں تمہیں وہ انگوٹھی واپس کر سکتی ہوں" ——— بلیک گرل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— یہ میرا وعدہ ہے" ——— مادام نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے ——— میں ابھی منگواتی ہوں" ——— بلیک گرل نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

چند لمحوں بعد ہی قدموں کی آواز ابھری۔ اور پھر باہر سے موکل کی آواز سنائی دی۔

"میڈم ـــــ آپ نے بلایا ہے۔"

"ہاں موکل ـــــ آپریشن روم کی میز کی دراز [illegible] ہے جو میں ابھی لے آئی ہوں۔ وہ لا دو مجھے" ـــــ بلیک گرل [illegible] آہستہ سے ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے میڈم" ـــــ موکل نے کہا اور پھر قدموں کی آواز [illegible] جاتی سنائی دی۔

"مادام ـــــ مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیے۔ لیکن بہرحال وقت گزاری کے لئے پوچھ رہی ہوں کہ اس ملک میں تمہارا مشن کیا ہے" بلیک گرل نے کہا۔

"میں تو صرف یہاں سیر و تفریح کے لئے آئی تھی۔ اس جیسے [illegible] ملک میں میرا کیا مشن ہو سکتا ہے" ـــــ مادام نے مسکرا کر جواب دیا۔

اور بلیک گرل نے یوں سر ہلایا جیسے اُسے مادام کی بات سے پورا اتفاق ہو۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ہی باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔

"مادام ـــــ تم باتھ روم میں چلی جاؤ۔ میں نہیں چاہتی کہ موکل دیکھ لے" ـــــ بلیک گرل نے کہا اور مادام تیزی سے بڑھ کر باتھ روم میں چھپ گئی۔

"میڈم" ـــــ باہر سے موکل کی آواز سنائی دی۔

"کم اِن" ـــــ بلیک گرل نے کہا اور ریوالور جیب میں ڈال [illegible] دوسری طرف دروازے کی چٹخنی کھول دی۔ موکل ہاتھ میں انگوٹھی پکڑے

داخل ہوا۔ اور بلیک گرل نے اس سے انگوٹھی لے لی اور پھر موکل کو واپس جانے کے لئے کہا۔ موکل کے جانے کے بعد اس نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا ـــــ اسی لمحے مادام بھی باتھ روم سے باہر آ گئی۔

"لو مادام ـــــ اپنی انگوٹھی پہنیں تو ـــــ دیکھو ـــــ اپنے وعدے پر قائم رہنا" ـــــ بلیک گرل نے انگوٹھی مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اور مادام نے آگے بڑھ کر اس سے انگوٹھی حاصل کرنی چاہی۔ مگر اسی لمحے بستر کی سائیڈ سے ایک سایہ سا بجلی کی سی تیزی سے ان پر جھپٹا اور دوسرے لمحے انگوٹھی بلیک گرل کے ہاتھ سے نکلتی چلی گئی۔ مادام کا ہاتھ بھی اسی طرح اٹھا رہ گیا۔ اور وہ دونوں یوں اچھلیں جیسے کمرے میں اچانک بم پھٹ پڑا ہو

NS.co

عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر باہر نکل آیا۔ اُسی لمحے ایک درخت کی آڑ میں سے نکل کر کیپٹن شکیل اس کے قریب پہنچ گیا۔

"عمران صاحب — وہ غیر ملکی لڑکی کوٹھی کے عقب میں گئی ہے جبکہ اس کا دوسرا ساتھی ایک طرف چھپا ہوا ہے" — کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے — تم یہیں رکو — باقی ساتھی آجائیں تو تم نے احتیاط سے نگرانی کرنی ہے۔ ہوسکتا ہے اس غیر ملکی عورت کے اور بھی ساتھی آجائیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں ہی ٹرانسمیٹر پہ کال کر لوں گا" — عمران نے کیپٹن شکیل کو ہدایت دی۔ اور پھر تیزی سے کوٹھی کے عقب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل نے اندر جانے والی غیر ملکی عورت کے ساتھی کے بارے میں نشاندہی کر دی تھی کہ وہ کہاں موجود ہے — اس لئے عمران کو آسانی ہوگئی اور وہ اس کی نظروں میں آئے بغیر ہی کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ کار میں آنے والی یقیناً مادام اشمادا ہوگی۔ کیونکہ بلیک گرل کو ظاہر ہے

اس طرح چھپ کر اپنے ہی ہیڈکوارٹر میں داخل ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ بہرحال وہ سوچ رہا تھا کہ کچھ بھی ہو کیپٹن شکیل کی وجہ سے وہ بروقت پہنچ گیا — کوٹھی کے عقب میں پہنچ کر اُسے دیوار میں موجود رخنوں کی وجہ سے اندر پہنچنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ اور وہ نیچے کودتے ہی تیزی سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا — ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ اس نے سامنے ایک کھڑکی کو کھلا ہوا دیکھا۔ اس کے پردے بھی ہٹے ہوئے تھے۔ اور پھر عمران تیزی سے اس کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا — وہ سوچ رہا تھا کہ یہ اچھا ہوا کہ وہ سائیڈ سے کودا تھا۔ اگر اس کھڑکی کے سامنے سے کودتا تو کھڑکی کے اندر سے اُسے چیک کیا جا سکتا تھا۔ عمران کھڑکی کے قریب پہنچ کر رک گیا — اس نے بڑی احتیاط سے اندر جھانکا۔ تو چونک پڑا۔ اندر دروازے کے قریب بلیک گرل ہاتھ میں ریوالور پکڑے کھڑی تھی۔ جب کہ اس کے سامنے مادام اشمادا بڑے مطمئن انداز میں موجود تھی۔

"مادام — مجھے پوچھنا تو نہیں چاہئے۔ لیکن بہرحال وقت گزارنے کے لئے پوچھ رہی ہوں کہ اس ملک میں تمہارا مشن کیا ہے" — بلیک گرل کی آواز سنائی دی۔

"میں تو صرف یہاں سیر و تفریح کرنے کے لئے آئی تھی۔ اس جیسے پسماندہ ملک میں میرا کیا مشن ہو سکتا ہے" — مادام نے جواب دیا۔

اور بلیک گرل نے یوں سر ہلایا جیسے وہ مادام کی بات سے پورا پورا اتفاق کرتی ہو۔ اس کے بعد کمرے میں خاموشی طاری ہوگئی۔

"مادام ـــــ تم باتھ روم میں چلی جاؤ۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ تمہیں دیکھ لے" ـــــ بلیک گرل نے مادام سے کہا اور مادام تیزی سے مڑ کر باتھ روم میں چلی گئی۔

"میڈم" ـــــ دوسرے لمحے کمرے کے دروازے کے باہر سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

"کم ان" ـــــ بلیک گرل نے کہا اور ریوالور جیب میں ڈال کر وہ مڑی اور دروازے کی چٹخنی کھولنے لگی۔ عمران نے دوسرے لمحے کھڑکی کی چوکھٹ پر ہاتھ رکھا اور بغیر کوئی آواز پیدا کئے وہ اندر کھسک گیا۔ جب تک مادام دروازے کی چٹخنی کھول کر دروازہ کھولتی عمران بیڈ کی سائیڈ میں دبک چکا تھا ـــــ ہلکی لائٹ کی وجہ سے بیڈ کی سائیڈوں میں اندھیرا تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ آسانی سے اُسے کوئی نہ چیک کر سکے گا۔

دروازہ کھلتے ہی ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اسکے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی۔ اس نے وہ انگوٹھی بلیک گرل کے حوالے کی اور بلیک گرل نے اُسے واپس جانے کے لئے کہا ـــــ اور پھر اس کے جانے کے بعد بلیک گرل نے دروازہ بند کر کے اس کی چٹخنی چڑھا دی۔ اُسی لمحے مادام بھی باتھ روم سے باہر نکل آئی۔

"لو مادام اپنی انگوٹھی سنبھالو ـــــ دیکھو ـــــ اپنے وعدے پر قائم رہنا" ـــــ بلیک گرل نے انگوٹھی مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور مادام انگوٹھی پہننے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کہ اچانک عمران نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور پھر اس سے پہلے کہ انگوٹھی مادام کے

ہاتھ تک پہنچتی عمران نے انگوٹھی جھپٹ لی۔ مادام کا ہاتھ اُسی طرح اٹھا رہ گیا اور عمران انگوٹھی لئے سامنے والی دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور چمک رہا تھا۔

"تم نے وہ مثال سنی ہوئی ہے کہ بلیاں لڑتی ہی رہ گئیں اور روٹی بندر لے اڑا۔ چنانچہ انگوٹھی اب ...." ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کون ہو" ـــــ ان دونوں کے حلق سے بیک آواز ایک ہی فقرہ نکلا۔ وہ یوں حیرت سے عمران کو دیکھ رہی تھیں جیسے آدمی کسی بھوت کو دیکھتا ہے۔ اور ویسے بات ہی ایسی تھی کہ عمران یوں اچانک ٹپک پڑا تھا جیسے وہ زمین سے نکل آیا ہو۔

"تم مادام سے پوچھ رہی تھیں کہ وہ یہاں کیوں آئی ہے۔ میں بتاتا ہوں وہ میرے ساتھ شادی کرنے کے لئے آئی تھی۔ لیکن عین نکاح کے موقع پر فرار ہو گئی اور شادی والی انگوٹھی بھی اپنے ساتھ لے گئی ـــــ میں وہی انگوٹھی لینے آیا تھا اور لے کر جا رہا ہوں۔ اور سنو مادام ـــــ اگر تم نے انگوٹھی پہنی ہے تو مجھ سے شادی بہرحال کرنی ہی پڑے گی" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کرتیں یا جواب دیتیں عمران بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا۔ اور پھر وہ کسی بندر کی طرح اڑتا ہوا کھڑکی تک آیا اور دوسرے لمحے وہ کھڑکی سے کود چکا تھا ـــــ زمین پہ قدم رکھتے ہی اس نے انتہائی تیزی سے سائیڈ میں دوڑ لگائی اور پھر دیوار کے قریب پہنچتے ہی وہ ہوا میں اچھلا اور شاندار ہائی جمپ کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ دیوار پھلانگ گیا

پر آ کھڑا ہوا ——— اس نے اس کام میں اتنی پھرتی اور تیزی دکھائی تھی کہ اُسے یقین تھا کہ جب تک وہ دیوانگان کھڑکی سے باہر جھانک کر اس کا نشانہ لے سکتیں وہ دیوار پار کر چکا تھا ——— یہی وجہ تھی کہ باہر تک آنے کے باوجود اس پہ فائر نہ ہوا تھا۔ اور پھر سڑک پر آتے ہی وہ تیزی سے ایک اور گلی میں سے ہوتا ہوا چند ہی لمحوں میں اپنی کار تک پہنچ گیا۔ صفدر وہیں موجود تھا۔

”سب لوگ واپس چلے جائیں ——— کام ہو گیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کچھ سمجھتا عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ اور پھر اس کی کار ایک جھٹکا لے کر آگے بڑھی اور آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھتی چلی گئی۔

عمران کے کھڑکی سے باہر کودتے ہی وہ دونوں تیزی سے کھڑکی کی طرف لپکیں ——— مگر باہر اندھیرے میں عمران کہیں نظر نہ آیا۔ تو مادام تیزی سے کھڑکی پار کرنے لگی۔

”ٹھہرو مادام ——— پہلے مجھے بتاؤ کہ یہ کون تھا۔ کیا یہ تمہارا ساتھی تھا؟“ ——— بلیک گرل نے مادام کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

”میرا ساتھی ——— میں اس کا خون پی جاؤں گی۔ یہ علی عمران ہے یہاں کی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا“ ——— مادام نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اوہ ——— تو یہی عمران ہے“ ——— بلیک گرل نے مادام کا بازو چھوڑتے ہوئے کہا۔ اور مادام اچھل کر کھڑکی سے باہر نکل گئی۔ اور پھر وہ انتہائی تیزی سے دوڑتی ہوئی دیوار کے قریب آئی اور چند ہی لمحوں بعد وہ سڑک پر پہنچ چکی تھی ——— عقبی گلی سے نکل کر وہ جیسے ہی سڑک پر آئی راشیل ایک طرف سے نکل کر اس کے قریب آگیا۔

”گھومتی ہی گئی مادام“ ——— راشیل نے حیرت بھرے لہجے

میں پوچھا۔

"کیا ابھی یہاں سے کوئی آدمی نکلا ہے"۔۔۔ مادام نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں مادام ۔۔۔ ابھی ایک آدمی گلی سے نکل کر دوڑتا ہوا سڑک پر گیا ہے۔ کیوں"۔۔۔ راشیل نے جواب دیا۔

"وہ انگوٹھی لے گیا ہے"۔۔۔ مادام نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں زلزلہ سا آیا ہوا تھا۔ عمران کے اصل ٹھکانے کا اسے علم ہی نہ تھا۔ اس لیے وہ سوچ رہی تھی کہ اب عمران کو کہاں تلاش کرے ۔۔۔ بہرحال اس نے کار میں بیٹھ کر راشیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم باقی ساتھیوں کو لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچو ۔۔۔ میں وہاں آ جاؤں گی"۔۔۔ مادام نے سخت لہجے میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

اس کا دماغ ماؤف سا ہوا جا رہا تھا۔ اب اسے سمجھ آ گئی تھی کہ راشیل کو اغوا کر کے لے جانے والا عمران ہی تھا۔ کیونکہ راشیل کو جس عمارت سے وہ چھڑا کر لائی تھی وہاں ہی نوجوان بے ہوش پڑا ہوا تھا ۔۔۔ اور وہ حبشی بھی یقیناً میک اپ میں ہوگا۔ اسی لیے وہ اسے اس وقت پہچان نہ سکی تھی۔ ورنہ یہ اس کا دوسرا سیکرٹری نہ ہوتا۔ چنانچہ اس نے کار کا رخ واپس اسی طرف ہی پھیر دیا۔ اسے یقین تھا کہ عمران ابھی عمارت میں گیا ہوگا۔

مادام اس کے سامنے پہنچ کر وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ کیونکہ عمارت

کا دروازہ ۔۔۔ کھلا پڑا ہوا تھا اور اندر مکمل اندھیرا تھا۔ اور مادام نے اندر جا کر دیکھا ۔۔۔ وہ سمجھ گئی کہ عمران نے اس کے پیچھا کرتے ہوئے نظر بچا کر عمارت چھوڑ دی ہوگی۔ اب اسے عمران کی ذہانت اور چالاکی سمجھ آ رہی تھی۔ لیکن اب مسئلہ تھا اس سے انگوٹھی واپس لینے کا ۔۔۔ اس بات کا تو اسے یقین تھا کہ عمران چاہے لاکھ سر پٹکے وہ انگوٹھی میں سے مشن کی مائیکرو فلم حاصل نہیں کر سکتا۔ لیکن مادام کے لیے وہ انگوٹھی بے حد اہم تھی ۔۔۔ پھر اچانک اسے خیال آیا کہ اس انگوٹھی کے پیچھے چلنے کی بجائے وہ کیوں نہ دوبارہ اس انجینئر کو ٹریس کر کے اس سے دوبارہ نقشہ حاصل کرے۔ یہ خیال آتے ہی وہ مطمئن ہو گئی ۔۔۔ اس نے ایک کیفے کے سامنے کار روک دی اور پھر وہ اتر کر برآمدے میں لگے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اسے اس انجینئر کی رہائش گاہ کا صرف نمبر ہی معلوم تھا ۔۔۔ اس لیے اس نے سوچا کہ وہ فوراً ہی اس کی رہائش گاہ پر جا دھمکے۔ اور پھر چاہے اسے قتل ہی کیوں نہ کرنا پڑے وہ اس مشن کا نقشہ حاصل کر کے ہی واپس آئے گی ۔۔۔ اس نے سکے ڈال کر نمبر ڈائل کیا۔ اور پھر اسے کافی دیر تک انتظار کرنا پڑا۔ لیکن دوسری طرف سے رابطہ ہی قائم نہ ہوا۔ گھنٹی بجتی رہی تھی۔ مادام نے کریڈل دبا کر پچھلے خانے سے سکے نکال کر دوبارہ ڈالے اور انکوائری کا نمبر گھما دیا ۔۔۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کے چہرے پر مایوسی پھیل گئی۔ کیونکہ انکوائری آپریٹر نے بتایا کہ وہ فون کٹ چکا ہے۔ کیونکہ فون کا مالک طویل عرصے کے لئے غیر ملک چلا گیا ہے اور عمارت اس نے خالی کر دی ہے۔

اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ انگوٹھی عمران سے ہی واپس حاصل کی جائے۔ کیوں کہ اب مشن کی کامیابی ناممکن ہو گئی تھی۔ جہاں پروفیسر کا سسٹم نصب تھا وہاں تک پہنچنا ہی ناممکن تھا ——— وہ [illegible] دوبارہ کار میں آ بیٹھی اور اس نے کار کا رخ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف کر لیا۔ اس وقت رات کافی سے زیادہ گزر چکی تھی اس لئے ظاہر ہے اس وقت کچھ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اب یہی ایک صورت تھی کہ وہ صبح کو اپنے ساتھیوں سمیت عمران کی تلاش کے لئے نکلتی۔

ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اور وہ بے اختیار سیٹ پر ہی اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ واقعی اچھوتا خیال تھا۔ اس طرح نہ صرف وہ عمران سے انگوٹھی واپس حاصل کر سکتی تھی بلکہ اس سے جی بھر کر انتقام بھی لے سکتی تھی ——— اور پھر اس نے اس آئیڈیئے پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اب وہ مطمئن تھی۔ بے حد مطمئن۔

عمران انگوٹھی لئے سیدھا دانش منزل آیا۔ اور پھر اس نے انگوٹھی کو اچھی طرح چیک کیا۔ لیکن انگوٹھی کا وہ صندوق جس میں کوئی چیز ہو سکتی تھی بالکل خالی تھا ——— اس نے اس کا مائیکرو شاٹ بھی لیا اور دیگر کیمیکلز لگا کر بھی چیک کیا کہ شاید کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے لیکن وہاں کچھ ہوتا تو معلوم ہوتا۔ آخر ایک گھنٹے کی مسلسل کوششوں کے بعد عمران کو یقین ہو گیا کہ یہ انگوٹھی خالی ہے ——— اب اس کے سوا اور کیا سوچا جا سکتا تھا کہ بلیک گرل نے فراڈ کیا ہے۔ اس نے اصلی انگوٹھی واپس کرنے کی بجائے نقلی انگوٹھی واپس کی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ بڑی آسانی اور اطمینان سے انگوٹھی واپس کر رہی تھی ——— اس سے صاف ظاہر تھا کہ اصلی انگوٹھی بلیک گرل کے پاس ہے۔ اور مادام شمانا کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ ابھی جا کر بلیک گرل سے وہ انگوٹھی حاصل کرے ——— لیکن پھر اس نے ارادہ ترک کر دیا۔ کیوں کہ بلیک گرل کے نقطہ نظر سے مادام شمانا دھوکہ کھا چکی ہے۔ اس لئے وہ فوراً فرار نہ ہو گی۔ بلکہ کچھ دیر انتظار

کرنے کے بعد ہی انگوٹھی کو کسی خفیہ جگہ سے نکالنے کی بجائے اس نے صبح تک انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔

"بلیک زیرو ——— تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو ہدایت دے دو کہ وہ نشاط کالونی کی کوٹھی نمبر تیرہ کی نگرانی کریں۔ اگر ان میں سے کوئی باہر جائے تو اس کا تعاقب کیا جائے۔ میں اب فلیٹ پر جا رہا ہوں"
عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران تیزی سے آپریشن روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ اور چونکہ عمران بے حد تھکا ہوا تھا، اس لئے جاتے ہی سو گیا۔ لیکن اس وقت اسے جاگنا پڑا جب سلیمان نے اسے بری طرح جھنجھوڑ دیا

"کیا بات ہے" ——— عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بڑے صاحب آئے ہیں ——— سر سلطان بھی ان کے ہمراہ ہیں اور آدمی بھی ہیں۔ جلدی کیجئے ——— بڑے صاحب بڑے غصے میں ہیں"
سلیمان نے پریشان لہجے میں کہا۔

"ارے باپ رے ——— یہ صبح صبح ناشتہ کرانا پڑ جائے گا سب کو" ——— عمران نے بستر سے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے ڈریسنگ روم میں گھستا چلا گیا تاکہ حلیہ درست کر سکے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ان سب حضرات کی صبح صبح شان نزول کیا ہو سکتی ہے لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی ——— بہرحال منہ دھو کر کنگھی کر کے اور کپڑے بدل کر وہ دس منٹ بعد ہی ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

[illegible] حماقتوں کی نقاب چڑھائی تھی۔ لیکن ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے ——— اور اس بار وہ اداکاری نہ کر سکا بلکہ واقعی حیرت کی شدت سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔ کیونکہ ڈرائنگ روم میں سر رحمان اور سر سلطان کے ساتھ ایک مولوی صاحب بھی ہاتھ میں رجسٹر سنبھالے بیٹھے ہوئے تھے ——— اور سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی کہ مادام اشمار بھی سر رحمان کے ساتھ سر جھکائے یوں گھٹی سمٹائی بیٹھی تھی جیسے اس نے کبھی سر اٹھا کر ہی کسی کو نہ دیکھا ہو۔

"ادھر آؤ نالائق ——— بیٹھو مولوی صاحب کے سامنے" ——— سر رحمان نے عمران کو دیکھتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جج ——— جناب ——— میں نے قاعدہ پڑھا ہوا ہے۔ اگر آپ کہیں تو مولوی صاحب کو سنا دوں۔ الف ——— آ ——— ب ——— با ——— ج ——— جا" عمران نے باقاعدہ قاعدہ سنانا شروع کر دیا۔

"خاموش رہو بدتمیز ——— مولوی صاحب ابھی میرے سامنے تمہارا نکاح حوریہ سے پڑھیں گے۔ اس کے بعد تم دونوں کو میں اپنے ہمراہ لے جاؤں گا۔ اس بار میں دیکھتا ہوں کہ تم کس طرح شادی سے بچنے کی کوشش کرتے ہو" ——— سر رحمان نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"مم ——— مگر جناب ——— میں تو ابھی زندہ ہوں۔ ابھی حور کہاں سے آ گئی۔ جج ——— جناب ——— آپ ہی سمجھائیں قبلہ والد صاحب کو" ——— عمران نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو عمران ——— حوریہ نے بتایا ہے کہ تم نے اسے اغوا کر کے ایک

مکان میں بند رکھا تھا۔ آج یہ فرار ہو کر سر رحمان کے پاس صبح صبح پہنچ
گئی اور بھی سر رحمان کے مطابق یہ ان کی عزت کا سوال [illegible] بن
یہ شادی ہر قیمت پر ہوگی ۔۔۔ اس لئے انہوں نے مجھے صبح صبح بلا لیا
اور اب تمہیں شادی تو کرنی ہی ہوگی۔ مجبوری ہے" ۔۔۔ سر سلطان
نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران کی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ اب وہ کس طرح جان چھڑائے
اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ مادام اشمارا نے انگوٹھی واپس حاصل کرنے
کے لئے یہ نیا چکر چلایا ہے۔

"اگر یہ بات ہے تو میں تیار ہوں۔ لیکن آپ پلیز مجھے ایک منٹ دولہن
سے علیحدہ بات کرنے دیں شاید یہ خود ہی بھاگ جائے" ۔۔۔ عمران
نے کہا۔

"بکواس بند کرو ۔۔۔ شادی سے پہلے تم اس سے بات نہیں کر سکتے
چلو بیٹھو مولوی صاحب کے سامنے ۔۔۔ مولوی صاحب ۔۔۔ شروع
کریں اور سنو عمران ۔۔۔ اگر تم نے انکار کیا تو میں خودکشی کر لوں گا"
سر رحمان نے کہا اور جیب سے ریوالور نکال کر اپنی کنپٹی سے لگا دیا۔

"ارے ارے ۔۔۔ آپ مجھے مار ڈالیں لیکن یہ خودکشی تو بزدلوں
کا کام ہے" ۔۔۔ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو ۔۔۔ ورنہ تم جانتے ہو جو کچھ میں کہتا ہوں وہ کر بھی دیتا ہوں"
سر رحمان نے کہا اور اب پہلی بار عمران کو احساس ہوا کہ معاملات اس کے
ہاتھ سے نکل چکے ہیں وہ سر رحمان کی عادت جانتا تھا کہ انہوں نے واقعی کنپٹی
پر فائر کر دینا ہے۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں تیار ہوں لیکن دولہن کو پہلے نکلنے کے لئے
کہیں۔ مجھے شک تو ابھی ہے" ۔۔۔ عمران نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"نہیں ۔۔۔ یہ سب تمہیں بعد میں بتا دیا جائے گا ۔۔۔ تم نکاح پڑھواؤ
ابھی اور فوراً" ۔۔۔ سر رحمان نے سخت لہجے میں کہا۔
"ارے ۔۔۔ مجھے یاد آیا۔ ایک انگوٹھی تو میری جیب میں ہے۔ ٹھہریں
میں دے دیتا ہوں اسے" ۔۔۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی انگوٹھی
نکالی جو اس نے چیک کرنے کے بعد جیب میں ڈال لی تھی۔ اور اس وقت
پہلی بار مادام اشمارا نے جھٹکے سے سر اٹھایا ۔۔۔ اس کی آنکھوں میں چمک
پیدا ہوئی اور پھر جب اس نے عمران کے ہاتھ میں وہی انگوٹھی دیکھی تو وہ بے
اختیار کھڑی ہو گئی۔ اور اس نے عمران کے ہاتھ سے انگوٹھی جھپٹ لی۔
"سنیں مادام اشمارا ۔۔۔ یہ بتا دوں کہ اس انگوٹھی میں کچھ نہیں ہے
ایک گرل نے تمہارے ساتھ دھوکہ کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے
مضبوط لہجے میں کہا۔

اور مادام اشمارا نے چونک کر انگوٹھی کے اس نگ کو جو انگلی سے
کر رہا تھا ایک طرف سے دبایا۔ دوسرے لمحے وہ علیحدہ ہو گیا۔ اور مادام
نے چونک کر دروازے کی طرف چھلانگ لگائی مگر عمران نے تیزی سے
ٹانگ آگے بڑھا دی ۔۔۔ اور مادام منہ کے بل فرش پر گرتی چلی گئی
انگوٹھی اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری تھی۔

"خبردار مادام اشمارا ۔۔۔ اگر تم نے حرکت کی تو گولی مار دوں
گا" ۔۔۔ عمران نے اچانک کرخت لہجے میں کہا۔ اور اٹھتی ہوئی مادام
کا ہاتھ پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا۔ اور دوسرے لمحے مادام اچھل کر دروازے

کے خلاف کرنے میں پڑے ہوئے صوفے پر جا گری۔ سر سلطان اور سر رحمان بے اختیار کھڑے ہو گئے اور عمران نے جھپٹ کر انگوٹھی اٹھا لی۔

"دوسرے لمحے مادام نے جیب سے ریوالور نکال کر فائر کر دیا۔ اور عمران پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اور گولی اس کے قریب سے گزر کر دیوار میں جا لگی۔ مگر مادام کو دوسرا فائر کرنے کی مہلت ہی نہ ملی۔ اور سر رحمان کے ریوالور سے گولی نکلی اور مادام کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔

"یہ دیکھئے جناب مائیکرو فلم ——— جس کی وجہ سے مادام مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی" ——— عمران نے رنگ میں سے ایک گول مائیکرو فلم نکالتے ہوئے کہا۔

"بکواس ——— یہ انگوٹھی اس کے پاس تھی میرا کیا تعلق۔ تم لوگ مجھ سے فراڈ کر رہے ہو۔ میں اب یہ شادی نہیں کر سکتی۔ مجھے میرے سفارت خانے سے بات کرنے دو" ——— مادام نے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو ناگن ——— ورنہ ابھی گولی مار کر تمہیں ہمیشہ کے لئے خاموش کر دوں گا۔ تم نے اپنے مذموم مقصد کے لئے مجھے استعمال کرنے کی جرأت کی ہے" ——— سر رحمان اس بار مادام پر ہی الٹ پڑے۔ غصے کی شدت سے ان کی آواز پھٹ گئی تھی۔

اسی لمحے مادام نے اچانک چھلانگ لگائی۔ اس نے دراصل عمران کے ہاتھ پر موجود فلم چھیننی چاہی تھی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیخ مار کر زمین پر گر پڑی۔ کیونکہ سر رحمان نے ٹریگر دبا دیا تھا۔ اور گولی مادام کے بازو میں گھستی چلی گئی تھی۔

"اب اگر تم نے حرکت کی تو دل میں گولی مار دوں گا" ——— سر رحمان نے کہا اور مادام وہیں فرش پر پڑی تڑپتی رہی۔ اور پھر بے ہوش ہو گئی۔

"آپ اس کا خیال رکھیں ——— میں مائیکرو فلم پروجیکٹر لے آتا ہوں" عمران نے سر سلطان سے کہا اور پھر وہ تیزی سے ملحقہ کمرے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کمرے میں پروجیکٹر لا کر فلم اس میں ڈالی تو دیوار پر ہمارے دفاعی سسٹم کا نقشہ ابھر آیا۔ اور سر سلطان اور سر رحمان دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"اوہ ——— تو یہ بات ہے ——— میں شرمندہ ہوں عمران ——— میں جذبات میں آ گیا تھا" ——— سر رحمان نے شاید زندگی میں پہلی بار عمران کے سامنے شکست تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن بیٹے تم تو خود اس سے شادی پر تیار تھے" ——— سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت انگوٹھی اس کے پاس تھی اور اگر میں شادی کا چکر نہ چلا دیتا تو یہ فوراً ہی ملک سے نکل جاتی" ——— عمران نے بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔ اب ظاہر ہے وہ اس کے سوا اور کوئی بہانہ بھی نہ بنا سکتا تھا۔

"میں سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بلاتا ہوں وہ اس گروہ کو گرفتار کرے گا" ——— سر رحمان نے کہا۔

"ارے خدا کے لئے اسے نہ بلوایئے وہ مجھ سے فلیٹ کا کرایہ مانگنا شروع کر دے گا" ——— عمران نے مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"یہ قلم مجھے دے دو —— یہ کیس سیکرٹ سروس کا ہے۔ میں ایکسٹو کو کال کرتا ہوں" —— سر سلطان [illegible] سمجھ گئے تھے اور عمران نے جلدی سے قلم انہیں دے دی اور سر رحمان ٹیلی فون کی طرف بڑھ گئے۔

"ٹھیک ہے —— پھر میں چلتا ہوں۔ میری یہاں کیا ضرورت ہے۔ جو کیس ہو وہ تو سیکرٹ سروس کا ہی ہو جاتا ہے" —— سر رحمان نے تیکھے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے وہ شاید خفت کے باعث جلد از جلد وہاں سے چلا جانا چاہتے تھے۔

"ان مولوی صاحب کو بھی ساتھ لیتے جائیے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ نکاح پڑھوانا ہی شروع کر دیں" —— عمران نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"آئیے مولوی صاحب" —— سر رحمان نے مولوی صاحب سے کہا جو پہلے ہی گولیاں چلنے کی وجہ سے سہمے بیٹھے تھے۔ اور ان کی بات کرتے ہی وہ یوں دوڑ کر کمرے سے نکلے جیسے وہ پہلے سے اسی انتظار میں ہوں۔

"شکر ہے بلا ٹلی —— ورنہ آج تو میں پھنس ہی گیا تھا۔"

عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ مادام کی طرف بڑھ گیا جو فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس ڈرامے کا بھی فائدہ ہو گیا —— ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ انگوٹھی کو بھی کہیں چھپا کر مادام کے حوالے کر ہی دیتا۔ اسے یہ تصور بھی نہ تھا کہ اس کے ہاتھ میں کوئی قلم ہو سکتی ہے۔ وہ تو اس خانے کے چکر میں رہ گیا تھا۔ اب اسے ملک کی خوش قسمتی ہی کہا جا سکتا تھا کہ مادام نے بلیک تھرن کے فراڈ کا سن کر

دوبارہ انگوٹھی کے متعلق تسلی کرنا چاہی۔ اور اس طرح اصل بات سامنے آگئی۔

"آج تم بچ گئے عمران —— ورنہ آج سر رحمان فیصلہ کر کے آئے تھے کہ تمہاری شادی کر کے ہی جائیں گے" —— سر سلطان نے رحمان اور مولوی صاحب کے جانے کے بعد ریسیور واپس رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن بکرے کی ماں ساری بکرے کا باپ اور وہ بھی سوتیلا باپ کا بکرا کب تک خیر منائے گا" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان کا بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

ختم شد